UNIVERSAL LIBRARY

OU_224072

UNIVERSAL LIBRARY

سیلِ حوادث

مرتبہ

سید نورالحسن

بی۔ اے۔ بی ٹی

(علیگ)

ن

التماس

مسز ہنری ووڈ ان مشہور معروف ناول نگاروں میں شمار کیجاتی ہے جو اپنی سیرت نگاری کی وجہ سے ہر شخص کو اپنا گرویدہ کر چکی ہے۔ ایسٹ لین اُسکا شہکار ناول تسلیم کیا گیا ہے۔ یوں تو اس مقبول عام ناول کے متعدد تراجم شائع ہو چکے ہیں لیکن عام طور پر اصل کتاب کے مغربی مذاق کو قائم رکھا گیا ہے اور ضخامت بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

جسکی وجہ سے ہمارے مشرقی ناول پرست حضرات زیادہ محظوظ و لطف اندوز نہ ہو سکے چنانچہ میں نے خاص طور پر اس کتاب میں اس امر کا لحاظ رکھا ہے کہ مشرقی تمدن و تہذیب اور عام مذاق کے موافق پبلک کے سامنے اس ہدیہ کو پیش کر دوں جس سے دونوں خوبیاں یعنے اصلیت اور رنگینی جدا نہ ہونے پائے۔

اور یہ بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ان حضرات کا جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب میں وقت وناوقت میری امداد فرمائی شکریہ ادا کروں اور خصوصاً مولوی محمد یونس صاحب ڈرائنگ ماسٹر ضلع ہیٹ و مولوی سید عبدالحق صاحب منتظم مکتبہ ابراہیمیہ کا ممنون ہوں جنہوں نے مسودہ کی تیاری اور طباعت میں اپنا بیش بہا وقت صرف فرمایا ہے۔ فقط

راقم الحروف
سید نورالحسن

ماؤنٹ سیورن کا ارل بنا ہوا اور ساٹھ ہزار سالانہ کا جائز مالک :

پہلے اُس کا خیال تھا کہ اُسے روپیہ کے خرچ کرنے کا طریقہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور اتنی رقم سال بسال کسی طرح سے صرف نہیں ہو سکتی:

تعجب خیز ہے کہ اُس کا سر شروع ہی میں خوشی کی وجہ سے کیوں نہ پھر ہر قسم کے لوگوں نے اُسے آ آکر مبارکباد دی اور طرح طرح کی چاپلوسی کی باتیں کہیں حتیٰ کہ وہ اپنے زمانہ کا ایک مشہور آدمی بن گیا۔ جاہ و ثروت کے علاوہ وہ اچھی صورت اور سیرت رکھتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے دولت کے نشہ نے محنتی اور جفاکش طالب علم کو اس قدر مخمور کر دیا کہ اُس کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو گیا۔ اور ہر ذی عقل آدمی اُس کی موجودہ طرز معاشرت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ وہ اپنے آپ کو تباہی اور ہلاکت کی . . . طرف تیزی سے لئے جا رہا ہے۔

لیکن جاگیر کا مالک اور وہ جس کی آمدنی ساٹھ ہزار روپیہ ہو ایک دن میں تباہ نہیں ہوا کرتے۔ مثل مشہور ہے "ہاتھی کتنا ہی لیٹے سوا من کا ہی ہوتا ہے"۔ ناظرین خود ملاحظہ فرمالیں کہ ارل اپنے کتب خانہ میں بیٹھا ہے۔ عمر اُنچاس برس کی ہے اور تباہی ابتک نہیں آئی' یا یوں کہنا چاہیئے کہ تباہی نے اب تک اُس کو مایوس نہیں کیا۔ تاہم فکروں نے اُس کی خوشی کو ملیامیٹ اور اُس کی زندگی کو دوبھر کر دیا تھا۔ لوگ اچھی طرح جانتے تھے۔ اور قرض خواہوں پر روز روشن کی طرح ہویدا تھا۔ لیکن اُن سے زیادہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ اُس کا حشر کیا نکلنے والا ہے' اور اسی وجہ

کثر پریشان رہتا تھا۔ اگر اسے پہلے ہوش آتا اور کم خرچی سے کام لیتا تو غالباً
ِن دیکھنا نصیب نہ ہوتا، اور بہت ممکن تھا کہ اپنی کھوئی ہوئی دولت کو پھر
ں کر لیتا۔ لیکن اُس نے وہی کیا جو بیشتر آدمی کرتے، اگر اُس کی جگہ پر
تے، یعنے مقولہ ہے کہ "بُرے وقت کو مرتے وقت کے لئے اُٹھا رکھو"

ولیم قرض پر قرض بڑھاتا گیا۔ اب راز کے افشا ہونے اور تباہ ہو جانے
کا وقت تیزی سے آرہا تھا۔ شائد ارل انہیں خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا۔
کاغذات کتب خانہ کی میز پر اُس کے سامنے پھیلے ہوئے تھے اُس کے خیالات
گذشتہ زمانہ کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس کی شادی
دراصل حماقت تھی۔ لیکن اُس کی بیوی اپنے شوہر کی سچی پرستار تھی۔ اُسکی
حماقتوں کو اُس نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کیا، اُس نے
شوہر کی بے اعتنائیوں کی ذرّہ برابر بھی پروا نہیں کی اور وہ اپنی اکلوتی
بچّی کی ہمدرد اور قابل قدر ماں بنی رہی۔ قدرت نے بیچاری کو ایک بچّی
دی تھی، اور غریب کی عمر صرف تیس برس کی تھی کہ اس دنیا کو خیرباد کہہ گئی۔
کاش کہ میرا ایک لڑکا ہی ہوتا تو پھر میں اس مصیبت سے چھوٹنے کے طریقے
نکال سکتا تھا۔ وہ انہی خیالات میں غرقاب تھا کہ ایک نوکر کمرے میں داخل
ہوا۔ اُس کی آواز نے ارل کے تمام خیالی محلوں کو "ڈھا" دیا۔

نوکر۔ حضور ایک شخص آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

ارل۔ (چیخ کر) کون ہے!

نوکر۔ حضور اُن کا کارڈ حاضر ہے۔ مسٹر ... لائل ہو کر ولیسٹ لین میں

سہتے ہیں۔

ارل ۔ مسٹر کارلائل کیا چاہتے ہیں؟ اچھا انہیں اندر بلاؤ۔

نوکر نے ویسا ہی کیا۔ جیسا حکم دیا گیا تھا۔

کارلائل کی عمر تقریباً ستائیس برس کی ہو گی۔ قد لمبا بشرہ شریفانہ، اُسکی عادت تھی کہ جب اپنے سے چھوٹے قد کے آدمی سے باتیں کرتا تھا تو گردن کو جھکا لیا کرتا تھا اُس کا چہرہ خوبصورت، رنگ زرد اور صاف تھا۔ اُس کے بال کالے تھے اور اُس کے پپوٹے اُس کی بڑی اور گہری آنکھوں پر چھائے رہتے تھے۔ مرد اور عورت دونوں اُس کے چہرہ کو دیکھنا پسند کرتے تھے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بہت خوبصورت تھا لیکن بشرے سے شرافت اور متانت البتہ ٹپکتی تھی۔

حالانکہ وہ گاؤں کے ایک بیرسٹر کا لڑکا تھا لیکن اُس کی تعلیم شریف زادوں کے رنگ میں ہوئی تھی، اور اُس نے اپنی بیرسٹری کی سند اکسفورڈ سے حاصل کی تھی۔ وہ فوراً ارل کی طرف اُس آدمی کی طرح بڑھا جو کار خاص پر مامور کیا گیا ہو۔

ارل ۔ مسٹر کارلائل تم دیکھتے ہو کہ میں اُٹھ نہیں سکتا۔ کیونکہ میرا دشمن فالج پھر زور پر ہے۔ لہذا اگر تکلیف نہ ہو تو ایک کرسی لے لو۔

(اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ارل ہمیشہ سے بہت خلیق تھا) میں تمہیں دیکھکر بہت خوش ہوا۔ کیا تم گاؤں میں قیام پذیر ہو؟

کارلائل ۔ میں ابھی ویسٹ لین سے آ رہا ہوں اور میں صرف آپ سے

ملنے کو آیا ہوں۔

ارل ۔ میں تمہاری ہر طرح مدد کرنے کو تیار رہوں۔ کیا چاہتے ہو؟ (اس وقت اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں کارلائل کو اس کے قرض خواہوں نے تو مامور کر کے نہیں بھیجا ہے)۔

کارلائل (اپنی کرسی کو ارل کے قریب تر کر کے دبی زبان سے کہا) میں نے سُنا ہے کہ ایسٹ لین فروخت ہونے والا ہے۔

ارل ۔ ایک لمحہ کے لئے ٹھیرو۔ (کیونکہ اُس کا شک بڑھ رہا تھا۔) کیا تم مثل ایک شریف اور سچے آدمی کے مجھ سے گفتگو کرنا چاہتے ہو۔ یا اِس استفسار کے پردے میں کوئی چال ہے۔

کارلائل ۔ جناب مجھ کو معاف فرمائیں میں نے آپکا مطلب بالکل نہیں سمجھا۔

ارل ۔ صاف بات یہ ہے کہ میرے قرض خواہوں میں سے کسی نے تو آپ کو اس کام پر متعین نہیں کیا۔ کہ جو اطلاع اُن کو نہیں مل سکتی اس طرح مل جائے۔

کارلائل ۔ جناب والا۔ میں نے اپنی دانست میں آج تک کوئی فریب نہیں کیا اور مجھے اُمید ہے کہ نہ کبھی ایسی حرکت مجھ سے سرزد ہو گی۔

ارل ۔ کارلائل مجھے معاف کر۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ مجھ پر کتنی چالیں کی گئیں تو میرے شک کرنے سے تمہیں تعجب نہ ہو گا۔ اچھا اب اپنا مطلب بیان کرو۔

کارلائل ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ لین خفیہ طور پر فروخت ہونے والا ہے۔ آپ کے دلال نے مجھ پر اعتبار کر کے اس امر کا اشارہ کیا اور میں اُس کو خریدنا چاہتا ہوں۔

ارل آپ کس کے واسطے خریدنا چاہتے ہیں۔

کارلائل ۔ اپنے واسطے۔

ارل یہ سُن کر خوب ہنسا۔

کارلائل ۔ میرے چچا اور باپ نے کافی دولت جمع کی تھی اور میری ماں بھی اچھی خاصی دولت لائی تھی۔ میں ایک زمانہ سے کوئی جائداد خریدنا چاہتا تھا۔ اور ایسٹ لین بہترین جگہ ہے۔

ارل ۔ میں چند در چند مشکلات میں مبتلا ہوں اور مجھے نقد روپے کی سخت ضرورت ہے۔ ایسٹ لین کو فروخت کرنے کے بعد کچھ ... میرے قبضہ میں ... آئے گا۔ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ ایسٹ لین فروخت ہو رہا ہے تو قرض خواہوں سے ایک کوڑی نہیں بچے گی لہذا صیغہ راز میں ایسٹ لین فروخت ہو گا۔

کارلائل ۔ آخر اندازاً قیمت کیا ہو گی۔

ارل ۔ ستر ہزار پونڈ سے قیمت کم نہیں ہو سکتی۔

کارلائل ۔ میرا خیال تھا کہ ایسٹ لین آپ نے اپنی لڑکی کے نام لکھ دیا ہو گا۔

ارل ۔ میں نے اپنی لڑکی کے نام کچھ نہیں لکھا۔ اُس کے ذاتی اخراجات کے لئے ایک حبہ نہیں جب میں خاموشی سے اس مسئلہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے اپنی لڑکی کی حالت پر بہت افسوس ہوتا ہے۔ چونکہ دراصل اُس بیچاری کی آئندہ زندگی نہایت نازک ہو گی۔ اگر میں اُس کی شادی سے پہلے مر گیا! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُس کی شادی اچھی جگہ ہو گی۔ کیونکہ وہ نہایت

حسین ہونے کے علاوہ تہذیب یافتہ بھی ہے۔ خیر ان باتوں کو جانے دو کام کی بات یہ ہے کہ ایسٹ لین کو میں اس شرط پر بیچونگا کہ اُس کے فروخت ہونے کی خبر کسی کو کانوں کان نہ ہونے پائے اور کچھ دن کے لئے مجھکو ایسٹ لین کا مالک تصور کیا جائے۔ غالباً تمہیں اس میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ تکلیف نہ ہو تو آج میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔

جیسے ہی مسٹر کارلائل کھانے کے کمرے میں داخل ہوا دوسری طرف سے ایک دوشیزہ لڑکی آئی۔

مسٹر کارلائل کے خیال میں وہ انسان نہ تھی بلکہ پریزاد تھی لڑکپن اور شرافت اُس کے بشرے سے ٹپکتا تھا۔ اُس کا چہرہ حد درجہ کا خوبصورت اور ایسا تھا کہ نقاد کی آنکھوں میں بھی کھپ جائے۔ اُس کے بال کالے گھنے اور لانبے تھے۔ اور ایک انداز سے اُس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ صاف بلوریں بازو موتیوں سے آراستہ تھے۔ اور ایک قیمتی سفید جامہ زیب تن تھا۔ دیکھنے والے کی آنکھ دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی وہ ایک لمحہ کے لئے محو حیرت ہو گیا۔ اور نہ معلوم اس عالم میں کب تک رہتا لیکن ارل کی آواز نے اُس کو چونکا دیا۔

ارل ۔ مسٹر کارلائل یہ میری لڑکی ہے جس کا نام لیڈی ازابل ہے۔

وہ ایک ہی میز پر بیٹھ گئے لیکن ازابل اور کارلائل ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ کارلائل نسوانی خوبصورتی کا پہلے کبھی قائل نہ تھا۔ لیکن اس دوشیزہ لڑکی کے حسن و جمال نے اُس کے ہوش و حواس بجا رکھ

کردئے اور وہ اپنی خود داری کو قائم نہ رکھ سکا۔ اس نے ایسی دل کش [illegible]
عمر بھر نہ دیکھی تھیں اس کی آنکھیں اس کے چہرے پر گڑی تھیں اور وہ [illegible]
پیاری پیاری آنکھوں میں غم و الم کی جھلک دیکھ رہا تھا [illegible]
بیار [illegible] تھیں۔ آنکھیں پتہ دے رہی تھیں کہ ایک نہ ایک [illegible]
کا سامنا کرنا ہے کون کہہ سکتا تھا کہ اسابل کی آئندہ زندگی کیسا [illegible]
میں گزرے گی۔

سر کارلائل کی نظر رخسار کے گلاب جیسے حصے پر تھی اور [illegible]
خیال تھا کہ اس کی تازگی اور لطافت غیر فانی ہے۔ اسابل کو ایک [illegible]
جانا تھا لہذا وہ اپنے باپ کو خدا حافظ کہکر اٹھی اور کارلائل اس کو گاڑی [illegible]
بٹھانے کے لئے ساتھ ہولیا۔ لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ [illegible]
ہاتھ ایک خاص انداز سے گاڑی کے باہر نکال کر کارلائل کو [illegible]

اسابل کی طبیعت فیاض تھی، اور وہ ہر شخص کے ساتھ [illegible]
کے ساتھ پیش آتی تھی۔ مختصر یہ کہ لڑکپن ہی سے وہ [illegible]

اسابل کی گاڑی اپنے میزبان کے دروازے پر رکی وہ [illegible]
مکان میں داخل ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آہستہ سے [illegible]
داخل ہوا۔ وہ حسینوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس کا چہرہ خوبصورت۔ آنکھیں
سیاہ اور بڑی بڑی۔ دانت سفید اور بال خوبصورت تھے۔ اس کا نام
فرانسس کیپٹن لیویسن تھا وہ میزبان کا پوتا تھا۔ بہت کم آدمی [illegible]
جیسے دلکش انداز، خوبصورت چہرہ اور مناسبت جسمانی رکھتے تھے [illegible]

ساتھ ہی ساتھ بہت کم آدمی اُس سے زیادہ خراب طبیعت اور بُرے دل والے تھے۔ سوسائٹی اس کی عزت کرتی تھی۔ لوگ اُس کی چاپلوسی میں مشغول رہتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ بُڈھے سرپیٹر کا وہ پہلا اور جائز مالک تھا۔

بوڑھی میزبان نے دونوں کی ملاقات کرائی جب محبت کی نگاہیں آسابل پر پڑنے لگیں تو وہ شرم سے پانی پانی ہوگئی۔ دوران گفتگو میں سب اُس کے صلیب کی تعریف کرنے لگے جو اُس کی گردن میں حائل تھا کپتان لیوسین نے صلیب کو ہاتھ میں لے کر پھر واپس دیا۔ لیکن صلیب ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور گھبراہٹ میں اُس کا پیر اُس پر پڑا صلیب کے دو ٹکڑے ہوگئے صلیب کے ٹوٹنے پر اسابل کا دل بھر آیا۔ اُس کے آنسو رواں ہوگئے اور وہ سکتہ کے عالم میں رہ گئی۔ لیکن اُس نے آنسو پونچھ کر اور مُسکرا کر لیوسین کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ آپ کچھ خیال نہ فرمائے اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں صلیب درست ہوسکتا ہے۔

پار برا ہیر

ویسٹ لین کوئی مشہور مقام نہ تھا۔ بڑے گھنے اور خوبصورت درخت انسان اور جانوروں کو اپنے سایہ میں پناہ دیتے تھے۔ گرمیوں کے موسم میں پارک سے لطف دیتا تھا اس پارک سے ایک راستہ مکان کو جاتا تھا۔ مکان بہت زیادہ وسیع نہ تھا۔ پتھر کا خوش نما بنا ہوا تھا۔ جس کو دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا۔ یہ جج ہیر کا مکان تھا۔ جس کو گروُ کہتے تھے۔ جج ہیر کے

دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا۔ بڑی کا نام اینی تھا۔ جس کی شادی ہو گئی تھی۔ چھوٹی کا نام باربرا تھا جس کی عمر مشکل سے انیس برس کی ہو گی۔ پیٹر ڈ سب میں بڑا تھا۔ جس کا ذکر آئندہ آئے گا۔

مسز ہیر اس مکان کے ایک کمرے میں سبز پر شال اوڑھے ہوئے ایک آرام کرسی پر لیٹی تھیں۔ ان کا رنگ پیلا تھا۔ گو دن گرم تھے لیکن وہ آتش دان کے قریب تر بیٹھی ہوئی تھیں۔

سامنے کھڑکی میں ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی اضطراری طور پر کتاب کے صفحے پلٹ رہی تھی۔ اس کی رنگت صاف، آنکھیں نیلی اور بڑی، بال کالے اور بڑے، اور ناک ستواں تھی۔

یہ خوبصورت لڑکی اپنے خیال سے باتیں کر رہی تھی کہ "خدا معلوم وہ کب گھر واپس آئے گا۔ زندگی اس کے بغیر ایک جنجال ہے۔ اللہ جانے کس کام کو گیا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ کون اس کی واپسی میں حائل ہے۔ کارنیلیا کہتی تھی کہ وہ ایک دن میں واپس آجائے گا۔" وہ انہیں خیالات میں محو تھی کہ کسی کے پیروں کی آہٹ سنائی دی۔ اس نے اپنے آپ کو درختوں کی آڑ میں چھپا لیا تاکہ گزرنے والا اسے نہ دیکھ سکے لیکن جیسے ہی وہ قریب آیا اس کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ کیونکہ وہ چال سے بخوبی واقف اور ان قدموں پر فریفتہ تھی کیونکہ محبت میں ہمیشہ شرم مضمر ہوا کرتی ہے۔ باربرا کی کچھ بھی خصوصیات ہوں لیکن اس کی محبت یقیناً گہری اور سچی تھی۔ خدا کسی امیدوار کو ناامید

لیکن بجائے اس کے کہ گزرنے والا شخص باربرا کی طرف آتا وہ راستہ پر چلا گیا۔ باربرا نے جھک کر دیکھا۔ اُس کا دل بیٹھ گیا اور ایک حسرت بھری نگاہ سے تکتی رہ گئی۔ اُس کی زبان سے ایک دم نکل گیا۔ "کارلائل"
کارلائل نے پھر کر دیکھا اور دروازے کی طرف پلٹا۔

کارلائل۔ باربرا تم کیسے ہو؟

تھوڑی دیر گفتگو کے بعد دونو ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ کارلائل سچے دل سے بغیر کسی خیال کے باربرا سے باتیں کرتا چلا جاتا تھا لیکن باربرا محسوس کر رہی تھی کہ وہ جنت میں ہے۔

کارلائل لندن سے باربرا کے لئے ایک ہار لایا تھا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے پہنایا۔ باربرا کا دل بانسوں اچھلنے لگا۔ اُس کی رنگت خوشی
بلیوں
سے تبدیل ہو گئی۔

کارلائل کو اس گھر سے لڑکپن سے محبت تھی۔ اُس کے باپ کی پہلی بیوی اسی خاندان سے تھی اور یہی وجہ تھی کہ دونوں خاندانوں میں آپس میں انتہا کی محبت تھی۔

کارلائل واپس ہو گیا لیکن باربرا ہار کو بوسہ دیتی اور سوچتی تھی کہ ابھی تک مجھکو یقین نہ تھا کہ اُس کو بھی مجھ سے محبت ہے۔ لیکن ہار کا لانا میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر گلگشت کرنا، چلتے وقت میری پیشانی کو بوسہ دینا کیا یہ تمام باتیں اُس کی محبت کا کافی ثبوت نہیں۔

وہ ابھی انہیں خیالات میں منہمک تھی کہ سامنے کے درختوں میں کوئی

انسانی شکل چلتی پھرتی نظر آئی وہ یکایک چونک پڑی۔ چاہتی تھی کہ اپنی ماں کو
مطلع کرے یا نوکروں کو آواز دے۔ لیکن ہمت کرکے خود آگے بڑھی کہ
دیکھئے کیا معاملہ ہے۔

چاندنی رات کی ملاقات

چاندنی میں پیرا نے گھر پر سناٹے کا عالم طاری تھا۔ مہتاب اِس سے
پیشتر اتنی تیزی سے کبھی نہ چمکا تھا۔ تمام باغ، راستے، صحن سب روشن
تھے، اور چاندنی باربرا کے پیارے پیارے چہرے سے کھیل رہی تھی۔ باربرا
پر خوف طاری تھا وہ خاموشی سے نکلی اور اُن درختوں کی
جہاں اُس کو ایک انسانی شکل چلتی پھرتی معلوم ہوئی تھی اور نظاروں کو
قریب پہنچی وہ شکل درختوں کے جھرمٹ سے نکلی
میں آنے کا اشارہ کیا۔ باربرا کا تمام جسم خوف ۔ ۔اگر کوئی تمہاری مدد کرسکتا
سردی سی محسوس ہو رہی تھی اور وہ شاید وہ ہے، اور تم جانتے ہو کہ وہ
تھی۔ ۔ لہذا ہی چاہتا تھا کہ باربرا نے اس کا
باربرا۔ تم کون ہو اور کیا کام کر تم جان کی خیر چاہتے ہو تو خاموش رہو
اور کیا چاہتے ہو۔ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا پیارے
ایک دبی آواز نے کہا ایک منٹ کے لئے نہیں ٹھیر سکتی کل رات کو
آواز کا سنا ہی تھا کہ اُدھر جا سکتا ہے (یہ کہکر وہ قدم اُٹھاتی ہوئی مکان
بھاگ جائے لیکن اجنبی نے اُسے دکرنا ہی چاہتا تھا کہ باربرا نے کہا مجھے اندر

بھائی تھا۔ جو بھیس بدلے ہوئے مصنوعی مونچھیں لگائے تھا، اور بالکل کسان معلوم ہوتا تھا۔

باربرا ۔ ارے ریچرڈ تم کہاں سے آئے اور یہاں کیوں آئے۔ اگر تم یہاں لئے جاؤ تو تمہاری موت یقینی ہے۔ اگر اماں جان کو معلوم ہو جائے تو وہ اپنی جان پر کھیل جائیں گی۔

ریچرڈ ۔ باربرا میں ایسی زندگی نہیں بسر کرسکتا۔ اب تک لندن میں مزدوری کرکے پیٹ پالتا رہا۔ مجھے کچھ روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور مجھے قوی اُمید ہے کہ میری ماں میری مدد ضرور کریں گی۔ میں صرف اسلئے یہاں تک آیا ہوں۔

یچرڈ اگر جوش اور حماقت میں تم نے ایسی اہم غلطی نہ کی

ب کا سامنا کرنا پڑتا۔

یقین دلاتا ہوں کہ وہ جرم مجھ سے ہرگز

ں کہ میں بے گناہ ہوں حلفیہ کہتا ہوں

۔ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ قاتل کون ہے

نہ تھا۔ میرے خیال میں قاتل تھارن ہے

اور اتنا جانتا ہوں کہ وہ ابھی

دد چونکہ عدالت کی نگاہ میں

ور ہو چکا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ میں

باربرا۔ والد نے قسم کھائی ہے کہ اگر تم کسی طرح بھی دستیاب ہو گئے تو تم کو عدالت کے حوالے کر دیں گے۔ لہذا آج کی رات والدہ سے ملنا ناممکنات سے ہے۔ بہت ممکن ہے کہ والدہ آجائیں۔

ریچرڈ۔ اٹھارہ مہینے تک ماں سے بچھڑے رہنا۔ جان پہ کھیل کر آنا اور پھر ملاقات نہ ہو سکنا کیا یہ ظلم نہیں۔ مجھے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ کیا تم میری مدد کر سکتی ہو؟

باربرا۔ والدہ سے ملاقات کا وعدہ نہیں کرتی ہاں اگر کل شب کو آؤ تو روپیہ کا بندوبست البتہ کیا جا سکتا ہے۔ اچھے ریچرڈ اگر تم بے گناہ ہو تو بے گناہی کا ثبوت کیوں نہیں دیتے۔

ریچرڈ۔ کون ثابت کرے گا میرے خلاف گواہی موجود ہے اور تھارن کو اس شہر میں کوئی نہیں جانتا۔

باربرا۔ تمام معاملہ کی اطلاع کارلائل کو دیدو۔ اگر کوئی تمہاری مدد کر سکتا ہے اور تمہاری بیگناہی ثابت کر سکتا ہے تو وہ ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ سچا اور قابل اعتماد آدمی ہے۔ (ریچرڈ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ باربرا نے اس کا منہ بند کر دیا اور دبی زبان میں کہا) اگر جان کی خیر چاہتے ہو تو خاموش رہو والد آرہے ہیں (ایک لمحہ کے بعد اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا) پیارے ریچرڈ خدا حافظ۔ اب میں یہاں ایک منٹ کے لئے نہیں ٹھیر سکتی کل رات پھر آنا میں دیکھوں گی کہ کیا کیا جا سکتا ہے (یہ کہکر وہ قدم اٹھاتی ہوئی مکان کی طرف آئی۔ ریچرڈ بھی دروازہ بند کرنا ہی چاہتا تھا کہ باربرا نے کہا مجھے اندر

آنے دیجئے)

جج ہیر۔ تم اتنی رات تک کہاں تھیں۔

باربرا۔ میں آپ کو دیکھنے کے لئے پھاٹک تک گئی۔ جب انتظار کرتے کرتے تھک گئی تو راستہ کے ایک کنارے پر آپ کی منتظر ٹہل رہی تھی۔ کیا آپ نے مجھ کو نہیں دیکھا؟

جج ہیر نے (غصہ سے باربرا کی طرف دیکھا اور چلا کر کہا) تم کو اب تک سو جانا چاہیئے تھا۔

مسٹر کارلائل کا دفتر

ویسٹ لین کے وسط میں ایک دوسرے سے ملحق دو عمارتیں تھیں۔ بڑی عمارت میں کارلائل مع اپنی بہن کے رہتا تھا اور چھوٹی عمارت میں اُس کا دفتر تھا۔ کارلائل چھوٹا ہی تھا جب اُس کی ماں نے اس دار فانی سے انتقال کیا۔ اُس کی سوتیلی بہن نے اُس کو پالا اور تعلیم و تربیت کی۔ کارنیلیا کو اپنے بھائی سے ازحد محبت تھی۔ وہ ماں کی طرح تھی اور اسی لیے کارلائل پر حکومت بھی کرتی تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ کارنیلیا نے وہ کچھ کیا جس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن کارلائل کے جوان ہونے کے بعد بھی وہ اس پر اُسی طرح حکومت کرتی رہی جس طرح لڑکپن میں وہ چاہتی تھی کہ اُس کی کسی قسم کی حکم عدولی نہ کیجائے وہ روپئے کے بارے میں بڑی کنجوس تھی اور چاہتی تھی کہ روپیہ کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ کارنیلیا نے کبھی

شادی نہیں کی اُس کو اپنے بھائی سے ازحد محبت تھی اور کارلائل بھی اپنی بہن کو بہت چاہتا تھا۔

کارلائل اُس وقت اپنے دفتر میں مسٹر ڈول سے باتیں کررہا تھا جو اُس کے دفتر کا ناظم تھا۔

کارلائل۔ مسٹر ڈول دیکھو میں ایسٹ لین خفیہ طور پر خرید رہا ہوں تم اس کام کو ہوشیاری سے انجام دو اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔

مسٹر ڈول۔ بہت خوب۔

نوکر۔ حضور مس باربرا آپ سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔

کارلائل۔ (تعجب آمیز لہجہ میں) اچھا بلاؤ۔

باربرا کے آتے ہی کارلائل کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

باربرا۔ جناب مجھ سے مثل ایک موکل کے برتاؤ کریں۔ میں والدہ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہوں۔ راستے میں لباً والد سے مڈبھیڑ ہو جاتی لیکن مسٹر ڈول نے مجھے اپنے کمرے میں پناہ دی میرے ڈر کے مارے حواس جاتے رہے تھے۔

باربرا۔ میں آپ سے ایک عجیب و غریب قصہ کہنے آئی ہوں۔ کہیں کوئی سُن نہ رہا ہو۔ اگر کسی نے سُن لیا تو جان کی خیر نہیں۔

کارلائل۔ تم اُس کی فکر قطعی مت کرو۔ کوئی نہیں سُن سکتا دوہرے دروازے لگے ہوئے ہیں۔

باربرا۔ (دبی زبان سے) رچرڈ یہاں موجود ہے وہ کل شب کو ایک

کسان کے بھیس میں پارک کے درختوں میں آکر چھپ رہا۔ مجھے اشارہ کیا۔ میری ڈر کے مارے روح کانپنے لگی ہمت کر کے گئی۔ وہ اٹھارہ مہینے لندن کے ایک اصطبل میں خفیہ طور پر کام کرتا رہا۔ وہ کہتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ قتل فی الحقیقت تھارن نے کیا ہیں اس وقت جھونپڑے میں سو جو د بھی نہ تھا۔

کارلائل۔ (تعجب سے) کون تھارن۔

باربرا۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ ریچرڈ کہتا تھا کہ وہ ایفی کا ایک دوست تھا۔ اگر ہو سکے تو تم خود آج شب کو ریچرڈ سے ملکر اس کی رام کہانی سن لو مجھے تمہاری فراست سے توی اُمید ہے کہ تم میرے بھائی کی بے گناہی ثابت کر سکتے ہو۔ . . . . اچھا خدا حافظ میں جاتی ہوں تم آج رات کو ضرور پارک میں آکر ریچرڈ سے ملنا۔

باربرا شکل سے کمرہ سے باہر ہوئی تھی کہ کارنیلیا سے دوچار ہونا پڑا۔

کارنیلیا۔ غضب خدا کا۔ تم اور کارلائل کے ساتھ کمرہ میں بند تھیں۔ میں تین مرتبہ کارلائل کے پاس آئی اور ڈل نے یہ کہکر ٹال دیا کہ ضروری کام میں مشغول ہیں ملاقات نہیں ہو سکتی یہ کیا معمہ ہے میں کارلائل کی ابھی خبر لیتی ہوں۔

باربرا۔ والدہ نے مجھے ضروری کام پر بھیجا تھا (یہ کہکر اس نے اپنا پیچھا چھڑایا)

کارنیلیا نے کارلائل پر زور دیا اور اس نے سچا قصہ کہہ سنایا لیکن قسم لیلی کہ

وہ کسی سے ذکر نہ کرے۔

مسٹر کارلائل وقت معینہ پر پارک پہنچا۔ ریچرڈ سے ملاقات کی اور تمام قصہ من و عن سنا۔ اُس کو ایک حد تک یقین آگیا کہ ریچرڈ بیگناہ ہے۔

ایفی کی بہن جو اسی کارلائل کے یہاں ملازم تھی اُس سے یہ بھی پتہ چلا کہ تھارن نامی ایک شخص اکثر ایفی کے پاس شام کے وقت آیا کرتا تھا ریچرڈ نے اپنی ماں سے سرسری ملاقات کی اور پھر واپس ہوگیا۔

ایسٹ لین میں

صبح کا سہانا وقت

بادصبا کے جھونکے پھولوں سے اٹکھیلیاں کر رہے تھے۔ چرند و پرند تلاش معاش میں اپنی اپنی پناہ گاہوں کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے، خدا کے سچے پرستار عبادت الٰہی میں سربسجود تھے، اتوار کا دن تھا گرجا کا گھنٹہ غیر معمولی طور پر جوش و خروش سے بج رہا تھا، کہ کارنیلیا ایک کمرہ کے نزدیک آئی اور بلند آواز سے کہا۔ کارلائل تم بہت سست ہو نہیں اتنا بھی ہوش ہے کہ آج اتوار کا دن ہے اور گرجا میں خلق خدا عبادت کو جا رہی ہے۔ اول تو دیر سے سو کے اُٹھنے کی عادت ویسی ہی بُری عادت ہے لیکن خصوصاً اتوار کو دیر تک سونا گناہ ہے۔ علاوہ بریں ناشتہ تیار ہے اور ٹھنڈا ہو رہا ہے یہ سنکر کارلائل خاموشی سے اٹھا لباس

بدل کر کھانے کے کمرہ میں جا پہنچا۔

کارلائل ۔ آج گرجے کا گھنٹہ غیر معمولی طور پر بج رہا ہے ۔ غالباً کوئی جشن یا شادی ہونے والی ہے ۔

کارنیلیا ۔ تم بڑے بے وقوف ہو ۔ ماؤنٹ سیورن آیا ہے اور اُس کے استقبال کے یہ سب اہتمام ہیں ۔

ارل کی آمد سے ویسٹ لین میں بہت جوش و خروش تھا ۔ ناظرین کو واضح رہنا چاہیئے کہ ایسٹ لین کارلائل کے ہاتھ خفیہ طور پر فروخت ہو چکا تھا ۔ اور ارل ماؤنٹ سیورن یا تو اُس سرزمین سے آخری مرتبہ رخصت ہونے کو آیا تھا جس کو اُس نے بہت شوق سے خریدا تھا یا غالباً اُسے یہ خیال تھا کہ اُس کے قرضخواہوں کو ایسٹ لین کے بک جانے کا شک نہ ہونے پائے ۔

ناشتہ کے بعد کارلائل اور کارنیلیا چرچ کی طرف راہی ہوئے ۔ راستہ میں باربرا بھی مل گئی جو کہ بہترین لباس میں ملبوس تھی زیادہ راستہ طے کرنے نہ پائے ہوں گے کہ سامنے سے ایک گاڑی آتی نظر آئی جس میں ارل اور ازابل بیٹھے ہوئے تھے ۔ باربرا نے متعجب ہو کر کہا ارے ارل کی لڑکی اس قدر سادہ لباس میں ۔ نہ زیورات ہیں اور نہ جواہرات لیکن کون تھا کہ اُن کالی کالی بیار آنکھوں کو ایک مرتبہ دیکھکر بھول سکتا ۔ باربرا ازابل کو دیکھتے ہی محو حیرت ہو گئی ۔ اور اُس کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا کہ درحقیقت ازابل نہایت حسین لڑکی ہے ۔ کارلائل اور آرل کی

آنکھوں کا چار ہونا تھا کہ ارل نے گاڑی روک کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ پہلے ارل نے اور پھر لیڈی اسابل نے ملاقات کی۔

ارل۔ مجھے تم سے کام ہے اگر تکلیف نہ ہو تو میرے ساتھ چلو۔

کارلائل نے اپنی بہن اور باربرا سے معذرت چاہی اور گاڑی میں داخل ہو گیا۔ گاڑی چل دی۔ سورج چمک رہا تھا لیکن دن کی روشنی باربرا کے لئے غائب ہو چکی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آخر اسابل اور کارلائل سے ملاقات کہاں سے ہوئی۔

کارلائل ارل کے مکان پر پہنچا اور آپس میں دونوں قسم قسم کی باتیں کرنے لگے۔ چند ساعت ہی گزرے تھے کہ ایک سریلی اور دلکش آواز اس کے کان میں آئی۔ یہ کس کے گانے کی آواز تھی۔ جس نے اسے ہمہ تن گوش کر دیا۔ آواز میں جادو تھا۔ گانے والے کو یہ خیال نہ تھا کہ کوئی اس کا گانا اس قدر محویت اور دلچسپی سے سن رہا ہے۔

کارلائل اس دلکش آواز کے مزے لوٹتا رہا۔ اس کو یہ محسوس بھی نہ ہوا کہ رات زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اسے اپنے گھر جانا ہے۔

مسز کین کا ناچ گھر

ارل ماونٹ سیورنٹ کا خیال تھا کہ ایسٹ لین میں زیادہ سے زیادہ پندرہ روز قیام پذیر رہتا۔ لیکن کمبخت فالج نے پھر زور کیا۔

کارلائل۔ دلی خوشی ہو گی اگر اس وقت تک قیام کیا جا

اپ کو کامل صحت نہ ہو۔

ارل نے اپنی لڑکی سے گانے کی خواہش کی اور اُس نے جواب دیا کہ میں گانے کو تیار ہوں۔ لیکن باجا اچھی حالت میں نہیں۔ مسٹر کارلائل آپ کسی باجہ بنانیوالے کو بلا سکتے ہیں؟ مسٹر کارلائل نے مسٹر کین کو بلوایا جو نہایت غریب تھا۔ اُس نے ہمت کر کے اپنی مفلسی اور غریبی کی داستاں آسابل سے بیان کی اور التجا کی کہ اگر آپ اور آپ کے والد ماجد ہمارے تماشہ میں تشریف لائیں تو ہمارے لئے عزت اور امداد کا باعث ہوگا۔ اسابل نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے والد سے اس مسئلہ پر گفتگو کرے گی اور اُسے یقین ہے کہ اُس کا باپ اُس کی بات کو ہرگز نہ ٹالے گا۔ وہ اپنے باپ کے پاس گئی اور مسٹر کین کا قصہ من وعن بیان کیا اور ملتجی ہوئی کہ وہ بیچارہ بہت غریب ہے۔ آپ کے جانے سے کافی رقم کما سکتا ہے۔ اور جب ممکن ہو تو غریبوں کی مدد کیوں نہ کیجائے۔ ارل نے جواب میں کہا کہ اسابل میں خود غریب ہوں۔

اسابل ۔ جب کین اپنا قصہ بیان کر رہا تھا تو وہ بیچارہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا تھا۔ اُس کی آواز تھرا رہی تھی اور چہرہ پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت رنج و افسوس ہوا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ امیر غریبوں کی پروا کیوں نہیں کرتے۔ اگر وہ اُن کی حالت میں اپنے تھا دائم میں تو محسوس کر سکتے ہیں کہ غریبوں پر کیا گزرتی ہے۔
اسابل
نکل گیا کہ ارل پر اسابل کی تقریر کا بڑا اثر ہوا اور وہ جانے پر تیار ہو گیا۔

اسابل خوشی خوشی کیبن کے پاس دوڑی ہوئی آئی۔ اور اُس کو اپنی آمد کی خوشخبری سُنائی غریب کی آنکھوں سے فرطِ خوشی میں آنسو نکل پڑے اُس نے دل سے شکریہ ادا کیا اور دریافت کیا آیا وہ اس خبر کو مشتہر کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔

اسابل۔ اگر اس خبر کے مشتہر کرنے میں آپ کا کچھ فائدہ ہے، تو میں بخوشی اجازت دیتی ہوں۔

جب کارلائل آیا تو اسابل نے اُس سے کیبن کی مصیبت اور مفلسی بیان کی اور خواہش ظاہر کی کہ غالباً وہ بھی مسٹر کیبن کا گانا سننے جائے گا۔ مسٹر کارلائل نے بہت سے ٹکٹ بیچے اور بکوائے۔ گانے کی تعریف دور اور نزدیک چاروں طرف کر دی اور مشتہر کر دیا کہ اسابل اور ارل گانا سننے آ رہے ہیں۔ اسابل نے گانے میں جانے کی تیاری کی اور بہترین لباس اور جواہرات سے اپنے آپ کو ملبوس کیا۔ لیکن جب وہ ارل کے پاس آئی تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کے باپ کی طبیعت معمول سے زیادہ خراب ہے اُس نے کہا آپ کی طبیعت ناساز ہے لہذا میں بھی اپنے جانے کو ملتوی کرتی ہوں۔

ارل۔ تم وعدہ کر چکی ہو لہذا تمہارا جانا ضروری ہے۔ اگر کارلائل سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ وہ مجھ سے کل ضرور ملے۔ اس لئے کہ مجھے اُس سے ایک ضروری کام ہے۔ اسابل اپنے باپ سے رخصت ہو کر ناچ گھر پہنچی۔ اثنائے راہ میں کارلائل سے ملاقات ہوئی۔

تماشہ شروع ہوئے مشکل سے ایک ساعت ہی گزری ہو گی کہ ارل کا آدمی گھبرایا ہوا پہنچا اور کارلائل سے کہا۔

ملازم۔ سرکار کی حالت نہایت نازک ہے ڈاکٹر نا اُمید ہو چکے ہیں لیڈی اسابل کو فوراً طلب کیا ہے۔

کارلائل فوراً اسابل کے پاس پہنچا اور اُس کے والد کی بیماری کی کیفیت سُنائی اسابل اور کارلائل تماشہ چھوڑ کر گاڑی کے پاس تک آئے۔

اسابل۔ (نوکر سے) آخر اباجان کی طبیعت کیسی ہے۔

ملازم۔ حالت بہت خراب ہے۔ شائد کل تک جئیں۔

یہ سنتے ہی اسابل کی چیخ نکل گئی۔ اور اُس نے کارلائل کا بازو مضبوط پکڑ لیا۔

کارلائل۔ پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں اکثر آپ کے والد کی طبیعت خراب ہو جایا کرتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ یہ دورہ بھی معمولی ہو۔

کارلائل اسابل کے ساتھ اُس کے گھر گیا۔ کیونکہ اس پریشانی کی حالت میں اُس کو ہرگز اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

اسابل۔ (جیسے ہی گھر پہنچی اُس نے بھرآئی آواز سے دریافت کیا) میرے ابا کی طبیعت کیسی ہے۔ کیا میں اب اُن کے کمرہ میں جا سکتی ہوں۔

ارل بیہوش تھا کسی کو پہچان نہ سکتا تھا۔ گو درد رفع ہو گیا تھا۔ لیکن وہ ساکت بستر مرگ پر پڑا ہوا تھا۔ اُس کی پیشانی پر موت کا پسینہ موجود تھا۔ اسابل نے جب اس حالت میں اپنے پیارے باپ کو

دیکھا تو تھرانے لگی -

اسابل - (ڈاکٹر سے) میرے باپ کو صحت ہو جائے گی - (اس کے بعد اُس نے کارلائل سے کہا) آپ مہربانی فرما کر اُس وقت تک ٹھہریں جبتک کہ میرے باپ کو ہوش آئے اس لئے کہ وہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور آپ سے اُن کا دل بہت بہلیگا -

کارلائل - میں بسر و چشم ٹھیرنے کو اور آپ کے والد کی خدمت کرنیکو ہر طرح سے موجود ہوں - بیچاری اسابل اُس کمرہ سے علیحدہ کر دی گئی کیوں کہ ڈاکٹروں کے خیال میں وہ موت کا خوفناک سماں نہیں دیکھ سکتی تھی - اور رنج و مصیبت کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھی - چلتے وقت ایک آہ سرد بھری اور اپنے والد کی پیشانی کا آخری مرتبہ بوسہ دیا -

اسابل - (دیکھ کارلائل اسکے کمرہ میں آیا) [illegible] اس قسم کا [illegible] ظلم ہے - میں اس بیچارہ [illegible] [illegible] رات دس راتوں کے برابر گزرے گی [illegible] تو کیا تم بھی اُن کے [illegible] [illegible] جاؤں گی [illegible]

کارلائل - [illegible] دوں گا -

[illegible]

میرا باپ ہے۔ میں دنیا میں سوائے اُس کے اور کوئی عزیز نہیں رکھتی۔

کارلائل۔ میں جانتا ہوں اور میں اتنا ہی رنج و الم محسوس کر رہا ہوں جتنا کہ تم آج شب کو کم از کم بیس مرتبہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کاش میں تمہارا حقیقی بھائی ہوتا اور نہایت آزادی کے ساتھ تسکین دے سکتا۔

اسابل نے (اپنے سر کو تکیہ پر جھکا لیا اور رو کر کہنے لگی) وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا ہے مجھے ایک منٹ کے لئے اُس کی صورت دیکھنے اور آخری مرتبہ رخصت ہونے دو۔

اُس کا چہرہ غم کی وجہ سے سفید پڑ گیا تھا۔

کارلائل۔ آپ کے والد نے اس دار فانی سے انتقال کیا اور اب سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔

لاش کے محافظ

اُس کے مرنے کی خبر دن نکلتے نکلتے تمام دنیا میں پھیل گئی اور پھر بڑے آدمی کی موت کی خبر یقیناً بہت جلد مشتہر ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف سے قرض خواہ ایسٹ لین آ پہنچے کسی کا کم اور کسی کا زیادہ مطالبہ تھا۔ چند مہذب تھے اور چند غیر مہذب کچھ اپنی درخواستیں پیش کرنے آئے اور کچھ لاش کو گرفتار کرنے دو آدمی خاموشی کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئے جس میں نعش رکھی ہوئی تھی اور انہوں نے نعش کو گرفتار کر لیا نعش اُن کی ملکیت تھی جب تک کہ اُن کا قرضہ نہ ادا کر دیا جائے۔

انگلستان کا کوئی قانون اُن کو نعش پر سے نہ ہٹا سکتا تھا۔ اسابل تھوڑی دیر کے بعد اُس کمرہ میں داخل ہوئی اور دو اجنبی آدمیوں کو اپنے باپ کی لاش پر بیٹھے دیکھا۔

اسابل۔ (خاموشی کے ساتھ) تم کیا چاہتے ہو۔

اُنھوں نے جواب میں کہا آپ کے استفسار کا شکریہ۔ وہ نہ کھڑے ہوئے اور نہ کسی کا اظہار ہمدردی کیا۔

اسابل۔ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا کر رہے ہو۔

محافظ۔ ہم نے آپ کے باپ کی لاش کو قید کر لیا ہے، کیونکہ اس پر ہمارا قرضہ تھا۔

تعجب، خوف اور صدمہ اسابل پر چھا گیا۔ مردہ لاش کو گرفتار کرنا ایک ایسا معمہ تھا، جو اُس نے تمام عمر نہ سُنا تھا اور نہ وہ اُس کا یقین کر سکتی تھی۔ لاش کے گرفتار کرنے سے نتیجہ اُس کا دل دھڑکنے لگا، ہونٹ زرد پڑ گئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنے کمرہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ مکان کے چاروں طرف شور و غل کی آوازیں بلند تھیں عجب قسم کے بھیا قرض خواہ اکٹھا ہو گئے تھے۔ اُن میں سے ایک بھی مزاج کا اتنا شریف نہ تھا کہ اُس سے اظہار ہمدردی کرتا یا کہتا کہ اُس کو ایسے نازک وقت پہ نہ ستانا چاہیئے، بلکہ ہر شخص یہ کہنے کو تیار تھا کہ روپیہ خرچ کرتے وقت کسی قسم کا خیال نہ کیا اور اب عزت اور احساس کہاں گئے کہ آگر ہم سے بات بھی نہیں کی جاتی غریب اسابل طعن و تشنیع سُن رہی تھی وہ

ضبط نہ کرسکی اور خاموشی سے سب کے سامنے پہنچی تمام غصہ اُس کو دیکھ کر دور ہو گیا اور ہر شخص خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگا وہ اس قدر کم سن اس قدر بے گناہ تھی کہ صبح کی سادہ پوشاک اُس کے بھولے بھالے چہرہ پر عجب رنگ دکھا رہی تھی۔ اُس خوبصورت چہرہ پر بال بکھرے ہوئے تھے۔

اسابل ۔ (بمشکل تمام) تم میں سے کوئی کہتا تھا کہ مجھے تم سے گفتگو کرنا چاہئے تم آخر کیا چاہتے ہو؟

تمام لوگوں نے اپنے قرضوں کی فہرست گنانا شروع کی۔ اسابل ایک کا سنتی تھی۔ اُس کی پیاری آنکھیں رنج والم سے معمور تھیں، اس رنج وغم کے علاوہ اُس کے پاس کیا تھا جو حوالے کرتی۔

اسابل ۔ (تھراتی ہوئی آواز میں) میرے پاس ایک کوڑی نہیں جو میں اب تم لوگوں کو دے سکوں۔ اسی اثنا میں کارلائل کمرہ میں داخل ہوا اُس نے اسابل کا سفید چہرہ اور کانپتے ہوئے ہاتھ دیکھے اور پر جوش لہجہ میں تمام لوگوں کو مخاطب کرکے کہا۔ آخر اس لغویت کے کیا معنے۔ تم یہاں پر کیوں جمع ہوئے ہو مہربانی کرکے مکان کو فوراً خالی کردو اور اگر ایسا نہ کیا تو میں تمہیں متنبہ کئے دیتا ہوں کہ نتیجہ خراب نکلیگا تم دوسرے شخص کی ملکیت میں گھس آئے ہو۔ اول اس جائداد کو مدت ہوئی بیچ چکا ہوں، تم سے مثل ایک شریف آدمی کے کہتا ہوں کہ یہ مکان مع سازوسامان کے فروخت ہو چکا۔ اور اس کا خریدار میں ہوں۔

اسابل ۔ (لوگوں سے مخاطب کرکے) مجھے ان تمام معاملات کی خبر نہ تھی

اور نہ میرے والد کی اس ناگفتہ بہ حالت کی ...... کے گھر کو اپنا گھر سمجھے
میرے پاس ایک حبہ نہیں اگر ہوتا تو میں تم لوگوں ...... سکتا ہیں بہتر
کبھی بھی روپیہ مجھے دستیاب ہوا تو میں شکریہ کے ساتھ نہیں ...... تھی کہ

تیسرے دن اسابل کو اُس کی چچی کا خط ملا جس میں اس نے بجائے
اپنے اصلی نام لکھنے کے اپنے آپ کو لیڈی ماونٹ سیورن لکھا تھا۔ اسابل
کو یہ دیکھ کر بہت سخت رنج ہوا اور دل میں خیال کیا کہ اگر میں اُس جگہ
پر ہوتی تو اس خطاب کو رنج دفع ہو جانے کے بعد اختیار کرتی۔ وہ سوچ
رہی تھی کہ ایک دن وہ تھا جبکہ وہ جاہ و ثروت کی مالک تھی اور آج
کوڑی کوڑی کو محتاج ہے۔ حتٰی کہ یہ گھر بھی جس میں کہ وہ بیٹھی تھی اُس کا
نہیں ہے نوکروں کی تنخواہ چڑھی ہوئی تھی اور ایک پیسہ بھی نہیں ادا
کرنے کو پاس نہ تھا اُس نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا تم کہتے تھے
کہ یہ مکان معہ سامان کے خرید چکے ہو کیا میرے کپڑے بھی بک چکے ہیں؟

کارلائل - نہیں وہ آپ کے ہیں۔

اسابل - آپ مجھے چند دن کے لئے اس مکان میں پناہ لینے کی
اجازت دیں گے۔ ...... رہی رقم تھی

کارلائل - اس قسم کی باتوں سے مجھے سخت رنج ہو ......
ایسٹ لین آپ کی خدمت کر سکیں تو میرے لئے ...... ایک سو پونڈ کا نوٹ
آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام باتیں جا بجو ...... دور چلکر جب اُس کی
کہہ رہا ہوں۔ ...... پانی ہو گئی۔ سوچا کہ اُس وقت

ئل ماونٹ سیورن کے جائز مالک ابتک نہیں آئے

ہوئہ بغیر اُن کی موجودگی کے لاش دفن نہیں ہوسکتی۔

ں۔ وہ عنقریب آنے والے ہوں گے۔

نیا لارڈ سیورن

شب کے سناٹے کا عالم ہے۔ خلق خدا بستر استراحت پر نیند کے مزے لے رہی ہے۔ کسی کے ہنسنے اور بولنے کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ وہ آنکھ جو کل تک جاگنے کی عادی نہ تھی آج ایک لمحہ کو بھی نہیں جھپکتی۔ ایک کمرہ میں شمع جل رہی ہے اور خدا جانے کس غم میں رو رہی ہے۔ سامنے ہی ایک کم عمر لڑکی غم و الم کی موت بنی بیٹھی ہے۔ اُس کے دونو ہاتھ اُس کے بھولے چہرہ کو چھپائے ہوئے ہیں۔ یہ وہی خوبصورت ہستی ہے جس کو دیکھکر ایک عالم محو حیرت ہو جاتا تھا۔ یہ وہی لب ہیں جن پر مُسکراہٹ کھیلا کرتی تھی۔ لیکن آج چہرہ سفید اور لب دہیں۔ بار بار ٹھنڈی سانس خاموش فضا میں ایک ہیجان پیدا ہیں۔

۔ اپنے خیالات سے باتیں کر رہی ہے۔ وہ سوچ رہی ہے کہ

اہوگئی۔ سچ ہے ؎

لساں کبھی کسی کی نہ گزری زمانہ میں

نے اسابل سے نہایت شفقت اور محبت سے کہا تھا

کہ وہ اپنی چچی کے ساتھ رہنے کو تیار ہو جائے۔ نیز اُس کے گھر کو اپنا گھر سمجھے چچی کے ساتھ زندگی بسر کرنا محال تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اُس سے کہیں بہتر ہے کہ کہیں نوکری کرے۔ اور اپنا پیٹ پالے وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اُس کی چچی اُس سے نفرت کرتی ہے۔ اور وہ ایک منٹ بھی چین سے نہ بیٹھنے دے گی۔ لیکن مجبوری کا نام صبر ہے۔ اسابل کے لئے اُس کے سوا چارہ نہ تھا کہ بُرے یا بھلے اپنی زندگی اُس کے ساتھ بسر کرے۔ "قہر درویش بجان درویش" جانے پر تیار ہو گئی۔

لارڈ سیورن تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر لنڈن روانہ ہوا اور دوسری گاڑی سے اسابل اپنی چچی کے پاس روانہ ہونے کی تیاری کرنے لگی۔

اسابل ۔ (چلتے وقت اپنے چچا سے بڑی ہمت کر کے) آپ کو معلوم ہو کہ میرے پاس ایک پیسہ نہیں۔ مجھے روپیہ کی ضرورت ہو گی۔ اگر میرے پاس کچھ بھی ہوتا تو آپ کو تکلیف نہ دیتی۔

لارڈ سیورن نے تین اشرفیاں نکال کر دیں۔

اسابل ۔ (اُن میں سے ایک کارلائل کو دیتے ہوئے) لیجئے گو میری طرف سے یہ دیدینا اور معذرت چاہنا کہ میرے پاس صرف یہی رقم تھی ورنہ کبھی اُس کی مدد میں دریغ نہ کرتی۔

جس وقت گاڑی چلنے لگی کارلائل نے ایک سو پونڈ کا نوٹ چپکے سے اسابل کے پہلو میں رکھدیا۔ تھوڑی دور چلکر جب اُس کی نظر اُس نوٹ پر پڑی تو وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ سوچا کہ اُس وقت

واپس کرنا مصلحت سے بعید ہے۔ کارلائل کو رنج ہوگا میں اس رقم کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی اور آئندہ جب ملاقات ہوگی شکریہ کے ساتھ واپس کردوں گی۔

جب منٹگمری کے گھر پہونچی تو وہ موجود نہ تھی۔ لارڈ سیورن کی بیوی کو اسابل سے انتہائی درجہ کا بغض تھا۔ وہ اپنے شوہر سے اسابل کو گھر لانے پر خوب لڑی اور طے کرلیا کہ پہلا شخص جو اس کی نسبت لے کر آئے گا۔ اس کے ساتھ اس کی شادی کردی جائے گی۔

اسابل نئے گھر میں

بہار کا موسم تھا پھول بساطِ ارض کو آراستہ و پیراستہ کررہے تھے۔ طائرانِ خوش الحان کے چہچہانے کی آوازیں ہر سو بلند تھیں۔ زمین اپنی قبر سے گویا دوبارہ جامہ زندگی زیب تن کرکے نمایاں ہوئی تھی طرح طرح کے پھول اپنی بوئے خوش سے مشام جان کو معطر کررہے تھے۔ جنگلی جانوروں میں بھی تازہ زندگی پیدا ہوگئی تھی۔ مردہ پودے پھر زندہ ہورہے تھے۔ کلی شگفتہ ہوکر صبح کی آمد میں تحفہ سلام پیش کرتی تھی۔ اور بادِ صبا صبح کی سہانی فضاؤں میں دلکش راگ چھیڑ رہی تھی جس سے ہر ذی روح ہم آہنگ ہوجاتا تھا۔ پتیاں وجد میں آکر تالیاں بجاتی تھیں اور شجر و حجر سرور سے رقص کرتے نظر آتے تھے۔ عالم اسباب میں کون ہے جو آج مثل غنچہ شگفتہ نہیں۔ اگر ہے تو بیچاری اسابل۔

چچی نے پہلی ملاقات ہی میں وہ وہ چرکے دئے کہ اُس کا دل جانتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اسابل خوبصورت ہے۔ اور اس میں وہ خوبیاں موجود ہیں جو ہر کس و ناکس کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہیں۔ وہ رشک و حسد کا مجسمہ تھی خود غرضی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اس نے تمام عمر میں کسی نوجوان عورت کو اپنے گھر نہ بلایا تھا۔ بُرے دن کا زمانہ تھا۔ چند نوجوان مہمان سکائیں ٹھیرے ہوئے تھے۔ ایک دن اسابل سے اُس کی چچی نے کہا کہ تو لاوارث ہے کہیں ٹھکانا نہیں۔ یہی گھر رہنے کو رہ گیا تھا۔ منحوس اپنا گھر تباہ کر چکی۔ اب کیا اس گھر پر بھی تباہی لائیگی۔

مہمانوں میں کپٹن لیویسن بھی تھا۔ اسابل کی چچی کو سخت ناگوار ہوتا تھا۔ کیونکہ کپٹن لیویسن بھی اسابل ہی کی جانب مائل ہوتا تھا۔ وہ رات کو کھانے پر واپس آئے۔ لارڈ میورن کی بیوی غصہ سے سُرخ ہو رہی تھی۔ بمشکل سے اسابل نے لباس تبدیل کیا ہوگا۔ ماما بال بنا رہی تھی اور معصوم ولیم اُس سے کھیل رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور اُس کی چچی کمرہ میں داخل ہوئی۔

چچی۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ میں نے تمہیں اپنے گھر میں پناہ دی لیکن میں ایسی ذلیل حرکتیں نہیں دیکھ سکتی تین گھنٹہ سے تم اور کپٹن لیویسن غائب تھے۔ جب سے وہ آیا ہے تم اُس کو بھکا رہی ہو۔

اسابل۔ نہ میں بہکا رہی ہوں اور نہ میں نے کبھی بہکایا تھا۔ اس گھر صرف ایک عورت ہے جو ایسے کاموں کو پسند کرتی ہے۔ گستاخی معاف

وہ آپ ہیں۔

یہ سنتے ہی اُس کی چچی غصّہ سے سُرخ ہوگئی اور اپنی ہستی کو بھول کر سیدھے ہاتھ سے اسابل کے دو طمانچہ مارے۔ وہ خوف سے تھرا کر ایک کرسی پر گر پڑی اور اُس کے مُنہ سے چیخ نکل گئی، اور جاڑہ سا محسوس ہونے لگا۔ ولیم دین بہت ذی فہم لڑکا تھا۔ اسابل کی اس حالت کو دیکھکر اُس کے پیروں سے لپٹ گیا اور رونے لگا۔ اسابل کو تمام رات اپنی قسمت پر روتے اور تارے گنتے کٹی، اکثر اُس کے دماغ میں یہ بات آتی تھی کہ اُس کی روح اُس سناٹے کے عالم میں پرواز کر جائے اور اس طرح دنیا کے مصائب سے چھٹکارا مل جائے۔ یہ ظاہر تھا کہ اس قسم کے برتاؤ کے بعد اُس کا اُس مکان میں رہنا ناممکن تھا۔ بمشکل تمام سورج کی پہلی کرن پھوٹی اور وہ خاموشی سے غم و الم کو اپنے سینے میں چھپائے باغ کی روش پر ٹہلنے لگی چھوٹا ولیم دین بھی اُس کے ساتھ ہو لیا۔ کچھ دیر کے بعد نوکرنے آکر ایک کارڈ دیا، جس کو دیکھ کر وہ خوشی کے مارے اچھل پڑی اور کہا کہ اُن کو فوراً بلاؤ۔ مسٹر کارلائل بغیر کسی خیال کے آزادانہ اور شریفانہ طور پر کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ اُس سے ملنے کو بڑھی، مگر اُس کے چہرہ پر خوشی کے آثار تھے۔

اسابل۔ یہ ملاقات کس قدر اتفاقی ہوئی میں تمہیں دیکھکر بہت خوش ہوئی۔

کارلائل۔ میں ایک کام سے یہاں آیا ہوا تھا۔ تم سے بغیر ملے نہیں

یہ سنتے ہی لیڈی ماونٹ سیورن کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے۔ اور اُسے اسابل سے چھٹکارا حاصل کرنے کا یہ اچھا موقع ہاتھ لگ گیا۔ اُس نے کارلائل سے وعدہ کیا کہ میں تمہارے اس معاملہ میں مدد کروں گی۔ اور انشاء اللہ تمہاری شادی ضرور کرا دوں گی۔

اسابل پریشان تھی، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ کارلائل کو بہت پسند کیا کرتی تھی، وہ اُس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور اُس سے گفتگو کرنے میں اُسے ایک گونہ انبساط حاصل ہوتا تھا۔ علاوہ بریں لیڈی ماونٹ سیورن سے چھٹکارا پانے کا یہ بہترین ذریعہ تھا۔ اور ایسی حالت میں ایسٹ لین اُس کے لئے جنّت سے کم نہ تھا۔ لیکن یہ تصویر کے روشن رخ تھے۔ جب دوسری طرف نظر پڑی تو اُس نے محسوس کیا کہ صرف یہی نہیں کہ میں کارلائل سے محبت نہیں کرتی بلکہ مجھے ڈر ہے کہ میں کیپٹن لیویسن کو چاہتی ہوں، کاش کہ اُس نے مجھے پیام دیا ہوتا، یا میں نے اُسے کبھی دیکھا ہوتا۔ کیپٹن لیویسن پاس کے کمرہ میں موجود تھا۔ اور اسابل کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا شاید اس لئے کہ اُس کو چاہتے ہوئے دوسرے کے ساتھ شادی نہ کرنا چاہیئے۔ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیپٹن لیویسن کمرہ میں داخل ہوا۔

کیپٹن لیویسن۔ مجھے مسٹر کارلائل کی ملاقات کا فخر حاصل ہوا وہ دراصل نہایت شریف آدمی ہے۔ اسابل میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو۔

اسابل ۔ (طعن آمیز لہجہ میں) شکریہ لیکن آپ کی مبارکباد قبل از وقت ہے

کیپٹن نیوٹسن ۔ میں اپنی مبارکباد اور دعاؤں کو اُس وقت کے لئے اُٹھائے رکھتا ہوں ۔ جب تک کہ کوئی ٹھیک آدمی نہ آئے کیونکہ میں اپنے آپ کو اتنا خوش قسمت تصور نہیں کرتا ۔ میں نے دوسروں کی طرح اس بارے میں خیالی پلاؤ پکائے لیکن چونکہ میں غریب ہوں لہذا غالباً اس خوش قسمتی سے قاصر رہوں گا ۔

یہ کہتے ہوئے وہ کمرہ سے نکل گیا ۔ اتنی واضح گفتگو کے بعد ناممکن تھا کہ اسابل اُس کے کہنے کا مطلب نہ سمجھتی اُس نے پہلی مرتبہ خیال کیا کہ یہ شخص جھوٹا اور بے رحم ہے ۔ چند ساعت کے بعد کارلائل آیا ۔

کارلائل ۔ (نہایت شریفانہ لہجہ میں) کیا آپ نے میری التماس پر غور کیا؟

اسابل ۔ ہاں ..... لیکن .....

کارلائل ۔ لیکن سے کیا مطلب .....

اسابل ۔ میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں ۔ اور میں تمہاری بڑی عزت کرتی ہوں ۔ لیکن ..... مجھے تم سے محبت نہیں ہے ۔

کارلائل ۔ مجھے تعجب ہوتا ۔ اگر تم کو مجھ سے محبت ہوتی لیکن مجھے اُمید ہے کہ تم مجھے موقع دو گی تاکہ میں تمہاری محبت کو حاصل کرسکوں ۔

اسابل ۔ یقیناً ۔

کارلائل ۔ پیاری اسابل تمہارے ایک ہاں پر میری قسمت کا فیصلہ ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں دنیا میں ہر چیز سے زیادہ تمہاری قدر اور محبت کروں گا ۔

اسابل ۔ (شرم سے آنکھیں نیچے کر کے دبی زبان سے) اچھا مجھے منظور ہے ۔

اب کارلائل کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی ۔ اُس نے شادی میں بہت جلدی کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسابل کی زندگی اُس گھر میں اچھی نہیں گزر رہی تھی ۔ شادی ایک ہی مہینہ کے بعد ہونا قرار پا گئی ۔

مسٹر ڈل کی خبر لی گئی

کارلائل کے جذبات مثل ایڈن کے نوعمر طالب علم کے تھے، جو جانتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ شرارت کر سکتا ہے، لہٰذا بہتر ہے کہ اُس کی شرارت نہ معلوم ہو سکے ۔ حالانکہ کارلائل ہر معاملہ میں صاف گو تھا، اور کبھی بھی لگی لپٹی نہیں رکھتا تھا، لیکن اپنی شادی کے بارے میں اس کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ ویسٹ لین میں کسی سے کہے، اور سب سے زیادہ اُ اپنی بہن کا خوف تھا ۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ یہ خبر اُس کے لیئے تکلیف دہ ہوگی کیونکہ اول تو شادی کے بعد قدرتاً اور میاں کی محبت کی حصہ دار ہو جاتی ہے ۔ دوسرے اُس ایک گونہ خلل پڑے گا ۔ تیسرے یہ کہ اسابل کو وہ

خوبصورت لڑکی ہے لہذا فضول خرچ ہوگی۔ اور کارنیلیا۔ روپیہ کو
دانتوں سے دبا کر رکھتی تھی۔

خاموش چاندنی رات میں وہ کھیتوں کھیتوں چلے جاتے تھے
باربرا اسابل کو نہ بھول سکتی تھی۔ وہ نہ اُس کو بھول سکتی تھی نہ اُس
حسد کے جذبہ کو جو پہلے دن اُس کو دیکھکر اُس میں پیدا ہوا تھا جب
وہ ایسٹ لین میں قیام پذیر تھی کارلائل روز اُس سے ملنے جاتا تھا۔
کیا یہ اُس کو جلانے یا ستانے کو کافی نہ تھا۔ اُس نے ایک دم کارلائل
کو مخاطب کیا۔

باربرا۔ میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا تم نے کچھ سُنا ہے کہ اسابل
کی شادی کب ہو رہی ہے۔

کارلائل ۔ اور میں جواب دے چکا کہ میرا حافظہ اتنا اچھا نہیں ہے
کہ جو کچھ سنوں یاد رکھ سکوں۔

باربرا ۔ لیکن تم نے سُنا ہے۔

کارلائل ۔ تم خواہ مخواہ اس مسئلہ پر کیوں مُصر ہو۔ ہاں میں نے سُنا ہے
کہ اُن کی شادی عنقریب ہونے والی ہے۔

ربرا۔ (آہستہ سے ایک ٹھنڈی سانس بھرکر) کس سے۔

ائل ۔ (مسکرایا) میں اب کی مرتبہ تم کو تمام باتوں سے آگاہ کردونگا۔
تیب وہاں جانے والا ہوں۔

جاتا ہے کہ تمہارا شادی کرنے کا ارادہ ہی نہیں۔

کارلائل - میری زبان سے تو کبھی اس قسم کے الفاظ نہیں
باربرا - تو پھر تم نے اپنے لئے بیوی تلاش کرلی ہوگی -
کارلائل - یقیناً مناسب وقت آنے دو اُس کا بھی اظہار
باربرا - کا یہ سنتے ہی تمام بدن تھرانے لگا - اُس کا دل زو
دھڑکنے لگا - اور وہ کارلائل کے پاس سے اعلیحدہ ہوگئی
جذبات سے اُس کو آگاہی نہ ہو جائے ، اُسے کبھی خیال
کہ کارلائل کی شادی اُس کے سوا کسی سے ہو سکتی
کارلائل - باربرا شائد ہیں تیزی سے چل
باربرا - کیا تم اپنا بال مجھے دے سکتے ہو
بال جمع کئے ہیں جو میرے قریبی عزا
کارلائل - کاش کہ یہ خواہش
کٹوائے تھے - اور آسانی سے
بے وقوفی کی باتیں کیوں
کیا فائدہ - اچھا اب مجھے
وہ قدم اُٹھاتا
دونوں ہاتھوں سے
یہ کیا غضب کیا
یہ جذبات پر
وہ تمسخر سے

اُس نے کسی سے اس کی بابت اشارہ تک نہیں کیا ۔۔۔
ی لڑکی کی طرف مائل نہیں۔ کارلائل اگر میری شادی نہیں
ے تجھے معلوم ہوگا کہ میں تجھے کتنا چاہتی ہوں۔
ہ کو ویسٹ لین سے گئے ہوئے تین دن کا عرصہ گذرا تھا۔
کے کمرہ میں ایک خط لیکر آیا۔ کارنیلیا نے خط کو پڑھا
تھا۔

ابل سے ہوگئی اور سب سے پہلے تمہیں مطلع
رنگا اور تمام باتوں سے آگاہ کرونگا۔
تمہارا پیارا بھائی
کارلائل

میں ہرگز یقین نہیں کرسکتی
تھا۔ وہ اتنا بیوقوف نہیں
لڑکی کے ساتھ ۔۔۔
ں کی۔ اور اُس
شادی کی ذرہ برابر

۔ بوڑھے ڈل

کارنیلیا کو باربرا کی محبت کا راز اچھی طرح معلوم تھا وہ فوراً اس خبر کو دینے چلی۔

باربرا۔ کیا آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے یا خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آیا آپ نہایت پریشان نظر آتی ہیں۔ شراب کے دو گھونٹ لے لیجئے تاکہ ایک لمحہ کو پریشانی دور ہو جائے۔

کارنیلیا۔ کیسی شراب۔ حادثہ۔ نہایت سخت حادثہ۔ احمق کارلائل نے اسابل جیسی عیش پرست اور فضول خرچ لڑکی سے شادی کر لی۔

باربرا کی آنکھوں میں دنیا سیاہ ہو گئی۔ اس کو کمرہ کی ہر چیز رقصاں نظر آنے لگی۔ وہ بمشکل سے اپنے آپ کو سنبھال سکی اور بھرآئی ہوئی آواز میں کہا کہ آپ مجھے دو منٹ کے لئے معاف فرمائیگی مجھے ایک ضروری کام ہے۔ یہ کہکر وہ جلدی سے اپنے کمرہ میں گئی اور نہایت کرب کے ساتھ فرش پر لیٹ گئی۔ اب پردے اٹھ گئے وہ جو کارلائل کو شل ایک بت کے پوجا کرتی تھی وہ جو اس کی بیوی بننے کا خیالی پلاؤ پکایا کرتی تھی اس کو دکھائی دے رہا تھا کہ آج سے زندگی کی دلچسپیاں اس کے لئے بے معنی ہیں وہ بمشکل اپنے دل پر قابو پا سکی۔ اٹھی اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارا ایک گلاس ٹھنڈے پانی کا پیا اور دل پر پتھر رکھکر باہر آئی۔

دُولھا دُلہن کا گھر آنا

موسم برشگال کا زمانہ تھا۔ مینہ کی ننھی ننھی بوندیں پڑ رہی تھیں۔ پرندوں کے چہچہے، پپیوں کی پی پی، کوئل کی کوکو، عجب لطف دے رہی تھی۔ فضائے آسمانی ابر کے ٹکڑوں سے خالی ہوتی جاتی تھی۔ اُس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ فردوس کی ہوائیں جو یقیناً مخمور کر دینے کی تاثیر رکھتی تھیں، آرہی ہیں۔ ہر ذی روح کا دل اُمنگوں بھرا تھا۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہ محسوس کر رہا تھا کہ اگر شرعی رُکاوٹوں کی وجہ سے ہاتھ میں بوتل نہ ہو تو پہلو میں یار ہونا ضروری ہے۔

خوش قسمت تھیں وہ ہستیاں جنھیں منہ مانگی مراد مل گئی تھی۔ اُن ہی چند خوش قسمت متنفس میں سے ایک کارلائل تھا۔

شادی کے ایک ماہ بعد شب جمعہ وہ معہ اپنی چاہتی بیوی کے گھر آیا ایک شاندار چوکڑے میں سوار ہو کر دونوں گھر پر پہونچے۔ اسابل ایک خوشنما قیمتی کالے ریشم کی پوشاک زیب تن کئے تھی اور ایک نئی ٹوپی پہنے تھی۔ دونوں گاڑی سے اُترے اسابل نے کارنیلیا سے ملاقات کی۔

کارنیلیا ۔ آپ کے واسطے کیا ناشتہ تیار کیا جائے۔

اسابل ۔ شکریہ میں کھانا کھا چکی ہوں۔ اور اپنے کمرہ میں جانا چاہتی ہوں۔ اگر تکلیف نہ ہو تو تھوڑی سی چائے بنا دیجئے۔

وہ اپنے کمرہ میں پہنچی مکان کو دیکھکر اُس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ وہی گھر ہے جس میں میرے پیارے باپ نے انتقال کیا تھا۔ اس خیال کا دماغ میں آنا ہی تھا کہ رونے لگی اور فرط غم سے اُس کی ہچکی بندھ گئی۔

کارلائل ۔ (کمرہ میں داخل ہوا اور نہایت محبت سے اُس کے شانوں پر سر رکھکر تسلی اور تشفی دیتے ہوئے کہا) میری پیاری اسابل یہ تمہارا گھر ہے اور مجھے قوی اُمید ہے کہ تم یہاں ضرور خوش رہوگی۔

کارلائل کی محبت یقیناً سچی تھی اور اُس کی یہ دلی تمنا تھی کہ جو پھول خوش قسمتی سے اُس کے ہاتھ آیا ہے اُس کو ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ اسابل کو اُس سے محبت نہ تھی۔ اور اُس سے وہ بخوبی واقف تھی دن اور رات اُس کی یہی دعا رہتی تھی کہ وہ اپنے شوہر سے دلی محبت کرنے لگے اور یقیناً کارلائل تھا بھی اُسی قابل۔

گھر کا پورا انتظام کارنیلیا کے سپرد تھا۔ اور اُسی کا سکہ جاری تھا۔ اسابل نہیں چاہتی تھی کہ خواہ مخواہ دخل در معقولات کرے۔

اسابل ۔ کارلائل کیا اچھی رات ہے آؤ باغ میں ٹہلیں۔

وہ اُٹھا اور اُس نے اپنا ہاتھ اُس کی نازک کمر میں حمائل کر دیا۔

کارلائل ۔ (اُس کے چہرہ پر محبت بھری نظر ڈالتے ہوئے مذاقاً) تو سچ پوچھو اس وقت تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دونوں چاند کی طرف سفر کر رہے ہیں۔

اسابل ۔ (آنکھوں میں آنسو لاکر) میری تمنا ہے کہ کاش تم ہر وقت میرے ساتھ رہ سکو لیکن تمہاری غیرموجودگی میں کاٹنے دوڑتا ہے۔

لیکن تمہیں کام سے فرصت نہیں ملتی (اس مختصر سی گفتگو کے بعد وہ دونوں باغ کی روش پر ٹہلنے لگے)

کارلائل ۔ اسابل تم دیکھتی ہو کہ گھر کا انتظام کارنیلیا کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کو میں پسند نہیں کرتا ۔ اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ ایک نیام میں دو تلواریں اور ایک ملک میں دو بادشاہ اور ایک گھر میں دو مالک حکومت نہیں کر سکتے ۔ اگر تمہیں ذرا بھی تکلیف ہو تو مجھ سے فوراً کہہ دو کیونکہ میری زندگی کا مقصد تمہاری خوشی ہے۔

اُس نے جو کچھ کہا دل سے کہا تھا۔

اسابل ۔ (اسابل جانتی تھی کہ اُس کے پاس رہ کر جو کہ اُس پر بے حد مہربان تھا کارنیلیا اُس کی زندگی کو خراب نہیں کر سکتی اور اسی واسطے اُس نے بغیر سوچے سمجھے کہا) کارنیلیا کے گھر میں رہنے سے مجھے کوئی تکلیف نہیں اور یہ بہتر ہے کہ انتظام انہیں کے ہاتھ میں رہے۔

کارلائل ۔ خیر دو ایک مہینے میں اسے منتظماً دیکھتا ہوں اگر کام چلتا دکھائی نہ دیا تو کارنیلیا کو علیحدہ مکان میں پہنچا دوں گا۔

گفتگو کرتے کرتے وہ پارک کے دروازہ تک آگئے تھے۔ کارلائل کو دفتر میں ضروری کام تھا لہذا اُس نے رخصت چاہی۔

اسابل ۔ کاش میں تمہاری منشی ہوتی، تاکہ تمہیں کسی وقت نہ چھوڑتی اب مجھے اتنی دور مکان تک جانا پڑے گا۔

کارلائل ۔ (ہنسا اور گردن ہلا کر کہا) تم مجھے رشوت دیتی ہوئیں تمہارے

ہوگی) خرچ! اسابل خرچ کا کوئی سوال نہیں۔ تم اس کو اچھی طرح جانتی ہو۔ ان خیالات کو دماغ سے نکال دو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے میرے اخراجات میں کچھ اضافہ نہیں ہوا (یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اُن کی نظر ایک لڑکی پر پڑی)۔

کارلائل ۔ کیا تم اس سے واقف نہیں اس کا نام باربرا ہے۔

کارلائل اور اسابل باربرا کے سلام کا جواب دیتے ہوئے گاڑی میں بیٹھکر چلے گئے اور غریب باربرا اپنے خیالات میں مستغرق کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

اسابل اپنے کمرہ میں

شادی کے بعد اطراف و اکناف کے آدمی اپنی اپنی مبارک باد پیش کرنے وقتاً فوقتاً ایسٹ لین آیا کرتے تھے۔ چنانچہ آج بھی ایک کے بعد دوسرا آرہا تھا۔ شام کے چار بجے ہوں گے پیٹر نے آکو جوسی سے کہا۔

پیٹر ۔ چند ملاقاتی لیڈی اسابل سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

جوسی ۔ کون ہیں۔

پیٹر ۔ ہیریٹ ہیں۔ تمہیں تعجب ہوگا کہ اُن کے ساتھ وہ بھی ہے۔ میں نے خود اُن کو گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا۔

جوسی ۔ آخر وہ کون ہے پیٹر وہ باربرا ہیر۔ ذرا خیال تو کرو کہ وہ اور شادی کی مبارک باد دینے آئی۔ بیگم صاحبہ کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو بچائے رہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پیالہ میں زہر ملا دے۔ آخر سرکار باہر ان کے

ساتھ نہ ہوتے تو میں اُنہیں کچھ کہہ کر ٹال دیتی اور ہرگز ملاقات ہونے نہ دیتی۔

جوسی نے ملازم کو واپس بھیجدیا۔ دروازہ بند کر کے اپنی مالکہ کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور بغیر اس خیال کے کہ اُن دونوں کی بے معانی گفتگو اسابل کے کان میں پڑ چکی ہے۔ کہا۔

جوسی ۔ کچھ ملاقاتی گول کمرہ میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ غالباً جج ہیر اُس کی بیوی اور اُس کی لڑکی باربرا ہیر ہے۔

اسابل نے تھوڑی دیر سوچا اُس کے دماغ میں وہی بے معانی الفاظ گھوم رہے تھے اور وہ سوچ رہی تھی کہ آخر ان کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ وہ آخر کار کمرہ میں داخل ہوئی اور اُس نے دیکھا کہ جج ہیر جو ہٹ دھرم آدمی معلوم ہوتا تھا، اُس کی بی بی جو زرد نازک اور شریف تھی، اور باربرا جو کہ نہایت حسین لڑکی تھی موجود ہیں۔ ملاقاتی زیادہ دیر تک نہ ٹھیرے۔ اسابل کو جج ہیر کی بی بی سے بہت محبت ہو گئی، کیوں کہ وہ شریف اور مصیبت زدہ معلوم ہوتی تھی۔ باربرا کو کارنیلیا نے کھانے کے واسطے روک لیا۔ جج ہیر اور اُس کی بیوی دونو رخصت ہوئے۔ اسابل اپنا لباس تبدیل کرنے کمرہ میں آئی، تو جوسی کو موجود پایا۔

اسابل ۔ تم بیٹر سے کیا باتیں کر رہی تھیں کہ باربرا مجھ کو زہر دیدیگی

جوسی ۔ (مُسکرائی حالانکہ وہ بہت گھبرا گئی تھی۔) لوگوں کا خیال ہر کہ

باربرا کو کارلائل سے بڑی محبت تھی اور ہمیشہ وہ اُس کو بہت چاہا کرتی تھی، اور اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ جوڑ بھی اچھا ہے۔ لیکن میرے خیال میں اپنی پوری محبت سے بھی کارلائل کی زندگی کو وہ خوش نہ بنا سکتی تھی۔

اسابل کی آبرو پر بل پڑ گئے رشک و حسد کا ایک جذبہ اُس کے دل میں پیدا ہو گیا دنیا میں کوئی عورت نہیں چاہتی کہ اُس کے شوہر سے اُس کے علاوہ کوئی دوسرا محبت کرے آج سے اُس کے پہلو میں ایک کانٹا ہمیشہ کھٹکا کیا۔ بالآخر وہ کھانے کے لئے تیار ہو کر میز پر آئی، وہ ایک کالی قیمتی بانات کی پوشاک پہنے ہوئے تھی۔ لباس کے نیچے کے حصے اور آستینوں میں بیش قیمت سفید لیس ٹکی ہوئی تھی۔ اُس لباس میں وہ بیحد خوبصورت معلوم ہو رہی تھی۔ باربرا نے اُسے حسد کی نگاہ سے دیکھا اُس کی خوبصورتی، اُس کا لباس، اُس کا ملائم رومال جو اُس کے خاندان کا پتہ دیتا تھا، ہر چیز سے اُس کو حسد پیدا ہو گیا۔ ایمان کی بات تو یہ ہے کہ باربرا بھی اچھی معلوم ہو رہی تھی۔ وہ باریک ریشم کا ایک ہلکا لباس پہنے ہوئے تھی اور اُس کے پیارے پیارے رخسار اِن جذبات کی وجہ سے سرخ ہو رہے تھے۔ اُس کی گردن میں ایک سونے کا ہار تھا جو کارلائل نے اُسے تحفتاً دیا تھا، اور اُس کو اب تک جدا نہ کیا تھا۔ وہ دونوں کھڑکی میں کھڑی تھیں، اور کارلائل کو دیکھ رہی تھیں، جو باغ کی روش پر ٹہلتا ہوا آرہا تھا۔ اُس نے ان کو دیکھ کر سلام کیا۔

اسابل نے باربرا کی صورت کو غور سے دیکھا، اس کے رخسار کی سرخی کارلائل کو دیکھتے ہی ہوا ہو چکی تھی، اور شرم نے جگہ پا کر اس کے رنگ کو نیلگوں بنا دیا تھا۔ لبوں پر تھرتھراہٹ تھی اور رعشہ زبان حال سے اثرات محبت کا پتہ دے رہا تھا۔

کارلائل نے چند منٹ باربرا سے موسمی باتیں کیں، اور پھر اسابل کے ساتھ کمرہ میں چلا گیا۔ باربرا خاموش کھڑی تھی کہ اس کے کانوں میں کسی کے گانے کی آواز آئی وہ گانے والے کی طرف متوجہ ہوئی۔ اسابل باجا بجا رہی تھی۔ گو رات اندھیری تھی لیکن باربرا پردے کی آڑ سے صاف دیکھ رہی تھی۔ کارلائل اسابل پر نہایت محبت سے جھکا ہوا تھا۔ اسابل جب پہلی غزل گا چکی تو اس نے کہا۔

اسابل ۔ کارلائل تمہیں گانا سننے کا بہت شوق ہے۔

کارلائل ۔ پہلے مجھے گانے سے بالکل حس نہ تھا۔ لیکن تمہارا گانا مجھے خصوصیت کے ساتھ مست کر دیتا ہے۔

اسابل ۔ میں تمہیں تقریباً دس یا بارہ چیزیں سنا چکی ہوں۔ اب تم سے اس کا بدلا لوں گی۔

کارلائل ۔ (ہنس کر اس کے رخسار کے دو تین بوسہ لیتے ہوئے) لو بدلا ادا ہو گیا۔

جو وہ مشکل سے کمرہ کے باہر نکلے ہوں گے کہ ان کی نظر باربرا پر پڑی جو خفگی میں سر جھکا کر سوچ میں پڑی تھی

اسابل ۔ (باربرا کو دیکھتے ہی) ارے! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں اکیلی کھڑی ہو ۔ میرا خیال تھا کہ تم کارنیلیا سے باتیں کر رہی ہوگی ۔ اچھا چلو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہوگا ۔ باتوں میں دیر ہوگی ۔

باربرا ۔ (گھڑی پر نظر پڑتے ہی کھڑی ہوگئی اور کہا) باتوں میں کچھ نہ معلوم ہوا کس قدر رات ہوگئی ۔ اب مجھے گھر جانا چاہیئے ۔ والدہ نے کسی آدمی کو ضرور بھیجا ہوگا ۔

چونکہ باربرا کو لینے کوئی نہیں آیا تھا لہذا کارلائل اُس کو گھر واپس لیجانے کے لئے تیار ہو گیا ۔ جون کی چاندنی رات تھی، ہوا خوشگوار اور فضا دلکش تھی، وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے پارک میں ٹہلتے چلے جاتے تھے ۔ باربرا کا دل دھڑک رہا تھا اور یہ کوئی نئی بات نہ تھی ۔ وہ جب کارلائل کو دیکھتی تھی، اُس کا دل دھڑکنے لگتا تھا ۔ ہاں نئی بات یہ ضرور تھی کہ وہ دوسرے کا شوہر تھا ۔ عورت کی زندگی میں ایسی گھڑیاں اکثر آتی ہیں، جب وہ معمولی رسمی برتاؤ کو بھی بالائے طاق رکھ دیتی ہے اور اپنی طبیعت کے خلاف عجیب و غریب حرکتیں کرنے لگتی ہے ۔ گو ایسا واقعہ ہمیشہ پیش نہیں آتا اور وہ طبیعتیں جن کو اپنے دل و دماغ اور اپنے حرکات پر قابو ہوتا ہے ۔ ایسے وقت کو خوش اسلوبی سے ٹال دیتی ہیں، لیکن باربرا پھر بھی ناتجربہ کار لڑکی تھی ۔ ابھی دل و دماغ پر اُسے پورا قابو حاصل نہ ہوا تھا ۔ اُس کی محبت، اُس کا حسد، اُس کا نہ مٹنے والا درد، اُس کے دل پر نشتر کا کام کر رہے تھے ۔ جب سے کارلائل

کی شادی ہوئی تھی، وہ ہمیشہ پریشان رہا کرتی تھی آج کی شب اُس کی آنکھوں نے وہ کرشمہ دیکھا، جس نے اُس کی عقل کو سلب کر لیا۔ کارلائل کی اپنی بیوی سے محبت اور اُن دونوں کی خوش و خرم قابل رشک زندگی نے اُس کو یقین دلا دیا کہ اُس کے حصے کی خوشی اب دنیا سے اُٹھ گئی اگر وہ اپنے جذبات پر ذرا بھی قابو رکھتی ۔ تو اُس قسم کے الفاظ اُس کی زبان سے نہ نکلتے۔ کارلائل کو گمان بھی نہ تھا کہ جذبات کا طوفان باربرا کی دل میں اُمنڈ رہا ہے۔ اُس نے نہایت خاموشی سے اُس کے چہرہ پر نظر ڈالی اور کہا۔

کارلائل ۔ کیا نصیب دشمناں تمہارا مزاج کچھ ناساز ہے۔

اس جملہ نے آگ پر تیل کا کام کیا، جذبات میں ٹھیس لگی۔ اُس نے بہت کوشش کی کہ وہ صبر سے کام لے لیکن وہ ضبط نہ کر سکی، اور اُس نے کارلائل کو اس طرح مخاطب کیا۔

باربرا ۔ پیارے کارلائل میں نے بارہا ارادہ کیا کہ اپنے خیالات کا اظہار تم پر کروں۔ اگر تم نے آج تک کسی بات کا یقین کیا ہو تو یقین کرو کہ میں تمہیں دل سے چاہتی ہوں۔ میرا دل اب مردہ ہو رہا ہے اور اُس میں گذشتہ اُمنگیں باقی نہیں۔ آفتاب کی سنہری کرنیں، چاند کی چاندنی اور ستاروں کی دلفریب چمک میرے لئے بالکل بے معنی ہیں۔ آسمان کی نیلگوں فضا، وادیوں کے دلآویز چشمے مجھے کسی قسم کی خوشی نہیں پہنچا سکتے۔ مجھے اِس کی خبر تک نہیں ہوتی کہ صبح کب ہوتی ہے اور

شام کب۔ لیکن تمہیں میری بربادی اور تباہی کی ذرہ برابر پروا نہیں۔ میں اس تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی۔

کارلائل کو ایک قسم کا غصہ اور اُلجھن محسوس ہو رہی تھی۔ اُس نے بالآخر یہ کہا۔

کارلائل۔ باربرا میں تمہاری گفتگو کو سمجھنے کی تکلیف گوارہ نہیں کروں گا۔ اور نہ میں اس قسم کی لغو باتوں کو سمجھنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں نے کبھی تم کو اس قسم کا موقع نہیں دیا، اور نہ تم سے کبھی یہ کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

باربرا۔ یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم نے مجھے یہ سمجھنے کا کبھی موقع نہیں دیا۔ میرے گھر برابر آنا، میرے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر باغ کی روش پر چاندنی راتوں میں ٹہلنا، میرے رُخسار کا بوسہ لینا، میرے لئے تحفہ لانا، کیا یہ تمام باتیں اُس کا ثبوت نہ تھیں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

کارلائل۔ اپنے جذبہ کو ضبط کرو، عقل سے کام لو۔ اگر تمہیں میرے گذشتہ برتاؤ سے یہ شبہ ہوا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تو میں نہایت افسوس کے ساتھ معافی چاہتا ہوں، اور یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں کبھی اس قسم کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

باربرا کا جذبہ ٹھنڈا پڑ رہا تھا، اُس کے چہرہ پر انفعال کے قطرات نمایاں تھے، لیکن اُس نے کہا۔

باربرا۔ اچھا کارلائل یہ بتاؤ کہ اگر ازابل بیچ میں حائل نہ ہوتی تو تم

مجھ سے محبت کرتے۔

کارلائل۔ میں نہیں جانتا۔ میں تم سے کہہ چکا کہ میں بحیثیت ایک دوست اور بہن کے ملتا تھا۔ سو موجودہ صورت میں مجھے تم سے بہت ہمدردی ہے اور اُمید کرتا ہوں کہ تم اس خام خیالی کو اپنے دماغ سے نکال دو گی۔ آج شب کی باتوں کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ، اور یقین جانو کہ افشائے راز سے میری اور تمہاری دوستی میں کسی قسم کا فرق واقع نہ ہوگا۔

باربرا خاموش تھی اُس کے رخسار پر آنسو رواں تھے۔ کارلائل نے باربرا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اور اُس کو شب بخیر و خدا حافظ کہا۔

باربرا کا چہرہ شرم سے نیلگوں ہو رہا تھا۔ بھرآئی ہوئی آواز میں کہا کارلائل میں نے جو کچھ کہا حماقت کا جوش تھا۔ میں پاگل ہو رہی تھی۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ تم مجھے معاف کرو گے۔

کارلائل۔ میں تم سے کہہ چکا کہ میں نے معاف کیا۔ مجھے اُمید ہے کہ تمہیں مجھ سے اچھا شوہر ملے گا۔

باربرا۔ ہرگز نہیں۔ علاوہ بریں میں اُن محبت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، جو آج محبت کریں اور کل بھول جائیں۔ میری محبت پتھر کی لکیر ہے تم دیکھ لوگے کہ زمانہ مجھے بوڑھا کر دے گا۔ لیکن میں ہمیشہ کنواری رہوں گی۔

کارلائل باربرا سے رخصت ہوا۔ تمام راستہ وہ اس واقعہ پر غور کرتا چلا جاتا تھا کہ یکایک اُس کا نام لے کر کسی نے پکارا۔

وہ آواز کی طرف متوجہ ہو

اسابل ۔ میں تمہیں لینے جا رہا
میرس سے کوئی رشتہ ہے۔

کارلائل ۔ ہاں ہم لوگ عزیز ہو

اسابل ۔ کیا تمہارے خیال میں

کارلائل ۔ بہت۔

اسابل ۔ تعجب ہے کہ تم دونوں اس ... نہیں اس سے
محبت نہیں ہوئی۔ سچ سچ بتاؤ کہ تم اس کو چاہتے تھے یا چاہتے ہو۔

کارلائل ۔ اسابل تم کس خیال میں ہو۔ مجھے دنیا میں سوائے ایک عورت
کے کسی سے محبت نہیں اور خدا کا شکر ہے کہ وہ میری بیوی ہے۔

موت یا زندگی

ایک سال اور گزر گیا۔ اسابل کی زندگی ایسٹ لین میں یقیناً خوشگوار ہوتی، اگر کارنیلیا اس گھر میں موجود نہ ہوتی۔ اس کے خلاف وہ سینے پر کودوں دل رہی تھی۔ اسابل کی کوئی خواہش کوئی ارمان، کوئی تمنا پوری نہ ہوتی تھی۔ وہ اس کی ہر بات رد کر دیتی۔ اس کی وجہ سے گھر کی زندگی وبال ہو رہی تھی۔ غریب اسابل کو کسی قسم کا اختیار نہ تھا، اور اپنے گھر میں وہ مثل دوسرے معمولی گھر والوں کے تھی۔ کارلائل ان معاملات سے آگاہ نہ تھا۔ وہ بہت عدیم الفرصت رہتا تھا، اور صرف

آتا تھا اپنی بیوی کے پاس موجود

ا ہو رہا ہے۔

تکرار ہو گئی۔

ے) مری زندگی نہایت اچھی گزرتی

نہ کیا کرتی۔

ہے اگر تم اپنے پرانے گھر میں چلی جاؤ۔

کارنیلیا آکر) مجھ سے کونسا قصور سرزد ہوا کہ میں گھر سے نکالی جا رہی ہوں۔ کیا میرے رہنے کو اتنے بڑے مکان میں ایک گوشہ نہیں مل سکتا؟

اسابل کسی کو رنج نہیں دینا چاہتی تھی اُس کی طبیعت میں رحم اور ہمدردی تھی حتیٰ کہ اپنے دشمن کو بھی ستانا وہ روا نہ رکھتی تھی۔ لہذا اُس نے کارلائل کو مخاطب کیا۔

اسابل ۔ معاف کرنا میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا اُس کو بھلا دو۔

کارلائل خاموش ہو گیا۔ اُس کو کبھی بھی یہ شبہ تک پیدا نہیں ہوا کہ اسابل اور کارنیلیا میں شکر رنجی ہے اگر اُس کے کان میں بھنک بھی پڑ جاتی تو وہ یقیناً کارنیلیا کو کھڑے کھڑے علیٰحدہ مکان میں منتقل کر دیتا۔

کارنیلیا اکثر طعن سے کہا کرتی تھی اسابل کی وجہ سے اخراجات میں روز افزوں ترقی ہے اور ایک دن کارلائل پر تباہی آنا مقرر ہے۔ اسابل ہمیشہ سے غریب مزاج تھی۔ احساس کا مادہ اُس میں

معمول سے زیادہ تھا۔ وہ کارنیلیا جیسی عورت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور نہ کرنا چاہتی تھی۔ وہ بارہا سوچتی تھی کہ اپنے شوہر سے تمام واقعات کہے لیکن ہمیشہ یہ سمجھکر خاموش ہو جایا کرتی تھی کہ اُس کو رنج ہوگا۔ آج بھی وہ اسی قسم کے پریشان کن خیالات میں غلطاں و پیچاں تھی کہ سامنے سے کارلائل آتا دکھائی دیا وہ دوڑ کر اُس کے پاس پہونچی۔

اسابل ۔ تم آگئے گویا سورج نکل آیا تم اتنی جلدی گھر کیسے چلے آئے

کارلائل ۔ تمہیں ٹہلانے کی غرض سے آیا ہوں۔ وقت اچھا ہے لہذا گھومنے چلیں گے۔

آج خدا معلوم اسابل کی طبیعت معمول سے زیادہ کیوں رُکی تھی تازہ ہوا اور خوشگوار موسم نے بھی اُس کا دل خوش نہ کیا۔ غالباً حمل کا زمانہ عورتوں کے لئے ایسے ہی اُلجھن اور پریشانی کا ہوتا ہے۔ اسابل کی تندرستی ہمیشہ سے خراب تھی خصوصاً اس زمانہ میں اُس کی حالت دن بدن بگڑتی جاتی تھی۔ اپریل کا مہینہ تھا۔ ایک دن صبح کو جوسی اسابل کے کمرہ میں آتشدان کے قریب بیٹھی تھی۔ اسابل درد کی وجہ سے اپنی مٹھیاں بند کئے ہوئے تھی۔ اور اُس کے رخسار پر آنسو جاری تھے ایسا ہوتا تھا کہ وہ موت اور زندگی کے بیچ میں ہے کارنیلیا اتنے آہستہ سے اپنی ساری عمر میں کسی کمرہ میں نہ گئی ہوگی اور نہایت خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اُس کے چہرہ سے بھی پریشانی کے آثار نمایاں تھے اُس نے چپکے سے جوسی سے پوچھا کوئی خطرہ کی بات تو نہیں۔

جوسی - خطرہ تو کوئی نہیں لیکن درد کی تکلیف کا برداشت کرنا مشکل ہے۔

کارنیلیا - سنا جاتا ہے کہ بچہ پیدا ہوتے وقت بیحد تکلیف ہوتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ تم اور میں ان آفات سے بری ہیں۔ خدا کرے کہ حالت خطرناک نہ ہو میں اُس کا مرنا نہیں دیکھ سکتی۔

اُس وقت کارنیلیا کے دل و دماغ میں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ اگر خدا نخواستہ اُس کی بھاوج مر گئی تو اُس کا ضمیر اُس کو ہمیشہ لعنت ملامت کرتا رہے گا کہ ایک سال بھی شادی کے بعد خوش نہ رہنے دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد بچی پیدا ہوئی نام اسابل لوسی رکھا گیا۔

کارلائل کی پریشانی احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتی۔ اُسے تمام رات تارے گنتے کٹی تھی ڈاکٹروں کو بُلانا، بہترین دواؤں کا مہیا کرنا اسکے علاوہ بار بار اسابل کی مزاج پرسی کرنا، کچھ کم اہم ذمہ داریاں نہ تھیں سلامتی سے زچگی ہونے کے بعد کارلائل نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے اُس کی بیوی کی جان بچالی۔ اُس کو شام تک اپنی بی بی سے ملنے کی اجازت نہ تھی، لیکن جب ملا تو وفور جذبات سے اُس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

اسابل - (کارلائل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے) خدا کا شکر ہے میں آپ کی دعا سے بچ گئی۔

کارلائل - مجھے آج سے پہلے کبھی یہ موقع نہیں آیا تھا کہ خدا کا شکر ادا کرتا، لیکن آج معلوم ہوا کہ اُس کی نعمتوں کا شکریہ کس طرح

ادا کرنا چاہیئے۔ خدا نے تمہیں بچا لیا۔

اسابل ۔ تم نے لڑکی کا نام میرے نام پر کیوں رکھا۔

کارلائل ۔ کیوں کہ میں اُس کو اُس سے زیادہ پیارا نام نہ دے سکتا تھا۔

اسابل ۔ تم کھڑے کیوں ہو کرسی لے کر میرے پاس بیٹھ جاؤ۔

کارلائل نے (مسکرا کر گردن ہلائی) کاش کہ مجھے بیٹھنے کی اجازت ہوتی۔ ڈاکٹر نے مجھے صرف چار منٹ کی اجازت دی ہے۔ اچھا خدا حافظ اگر میں زیادہ ٹھیروں گا تو ڈاکٹر مجھے یہاں آنے کی ممانعت کر دے گا۔

ولسن کی گفتگو

اسابل کی زچگی ہوئی اور بچہ کی زندگی کی اُمید بھی پیدا ہو گئی لیکن وہ خود دن بدن لاغر ہوتی جاتی تھی۔ متواتر حرارت نے ضعف و نقاہت کو اور بھی بڑھا دیا۔ بچی کی نگاہ داشت کو ایک آیا کی سخت ضرورت تھی۔ ولسن باربرا کے پاس نوکر تھی لیکن اپنی بدزبانی کی وجہ سے علیحدہ کر دی گئی تھی۔ ایک روز تیسرے پہر کا وقت تھا۔ اسابل آنکھیں بند کئے ہوئے صوفے پر لیٹی تھی۔

پاس والا کمرہ کھلا ہوا تھا۔ ولسن اور جوسی آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ ان کی گفتگو نے اسابل کو چونکا دیا وہ غور سے سننے لگی۔

ولسن ۔ بیگم صاحبہ بہت بیمار معلوم ہوتی ہیں میرے خیال میں تو اُن کی زندگی کی کوئی اُمید نہیں۔

جوسی ۔ اب وہ پہلے سے بہت بہتر ہیں اگر تم انہیں ایک ہفتہ پہلے دیکھتیں تو اُس وقت جانے کیا کہتیں۔

ولسن ۔ خدانخواستہ اگر کچھ ہو گیا تو کسی کے نخل اُمید میں کونپل پھوٹیگی۔ اب کی مرتبہ وہ سرکار کو ہاتھوں سے نہ نکلنے دے گی، اور یقیناً اُس کی محبت اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ اور میرا خیال تو ہے کہ سرکار کو بھی اُس سے خاص محبت ہے ان آنکھوں نے خود اُن کو ہاتھ میں ہاتھ دے کر ٹہلتے ہوئے، بوسہ لیتے ہوئے، اور تحفہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک رات کو محبت کا منظر میرے سامنے تھا لیکن میں گفتگو صاف طور سے نہ سُن سکی۔ ڈر یہ ہے کہ آدمیوں کی طبیعت میں مستقل مزاجی نہیں ہوتی۔ اگر بیگم صاحبہ کو کچھ ہو گیا تو بچوں کی خرابی ہو گی، کیونکہ باربرا بحیثیت سوتیلی ماں کے کارلائل کا دل بچوں کی طرف سے یقیناً پھیر دیگی۔

یہ گفتگو لفظ بہ لفظ اسابل نے سُن لی، جس کا اثر اُس کے کمزور جُثہ پر جو کچھ پڑا ہو گا ظاہر ہے۔ اُس نے خیال کیا کہ کارلائل کو اُس سے محبت کبھی نہ تھی اور اُس کا دل ہمیشہ باربرا کے ساتھ تھا۔ حسد، بخار، اور محبت اُس کے دل میں آگ لگا رہے تھے۔ اور جذبات کا ناپیدا کنار سمندر اُس کے خانۂ دل میں موجیں مار رہا تھا۔ اُس کی حالت لحظہ بہ لحظہ بگڑ رہی تھی۔ کھانے کے وقت کارلائل کمرہ میں آیا زرد رخسار چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اُس کا ماتھا ٹھنک گیا۔ قریب آیا۔ اور کہا۔

کارلائل ۔ اسابل تمہاری طبیعت آج بہت زیادہ خراب معلوم ہوتی ہے۔

(وہ صوفے پر سے کچھ جوش میں اُٹھی اور کہا)

اسابل۔ کارلائل اُس سے شادی نہ کرنا ورنہ میری قبر میں پیٹھ نہ لگیگی۔

کارلائل سمجھا کہ حرارت اور ضعف نے اُس کے دماغ میں پریشان کن خیالات پیدا کئے ہوں گے۔ اُس نے تسلی دینا چاہا لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ آنسوؤں کا ایک طوفان تھا کہ اُمنڈا چلا آتا تھا۔ اور فرطِ غم سے یاس آمیز جُملے اُس کی زبان سے نکل رہے تھے۔ وہ کہہ رہی تھی کہ وہ میرے لڑکوں کے ساتھ بُرا برتاؤ کریگی۔ وہ تمہارا دل میرے خیال سے اور اُن معصوموں کی محبت سے پھیر دیگی۔ دیکھو کارلائل اس کے ساتھ شادی نہ کرنا۔

کارلائل۔ غالباً تم کوئی پریشان کُن خواب دیکھ رہی تھیں اور ابھی تک اُسی کے زیر اثر ہو۔ ذرا جاگو اور اپنے آپ کو سنبھالو ان پریشان خیالات کو دور کرو۔

اسابل۔ وہ تمہاری بی بی بنے یہ خیال میرے لئے سخت تکلیف دہ ہے اور مجھے مارے ڈالتا ہے مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اُس کے ساتھ شادی نہ کروگے۔

کارلائل۔ اگر تم سمجھ کی باتیں کرو تو میں دنیا میں ہر ممکن بات کا تم سے وعدہ کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن موجودہ صورت میں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو یہ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں تمہارے سوا کسی کو اپنی بیوی نہیں بنا سکتا۔

اسابل ۔ لیکن اگر میں مر جاؤں اور بہت ممکن ہے کہ میں مر جاؤں تو تم میری جگہ اُس کو ست لیپنے دینا۔

کارلائل ۔ ہرگز نہیں تمہارا مطلب کس کی طرف ہے تم کیا خواب دیکھ رہی ہو اور کس کا خیال تمہارے دماغ کو پریشان کر رہا ہے۔

اسابل ۔ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کیا تم میری شادی سے پیشتر کسی کو نہیں چاہتے تھے اور اب تک نہیں چاہتے ہو۔ ایمان سے بتاؤ کہ باربرا سے تمہیں محبت نہیں تھی اور نہیں ہے۔

کارلائل ۔ تمہارے دماغ میں یہ خیال کیسے پیدا ہوا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں مجھے اُس سے کبھی محبت نہ تھی اور نہ میرے دل میں اس قسم کا کبھی بھی خیال پیدا ہوا تھا۔

اسابل ۔ لیکن وہ تمہیں چاہتی ہے۔

کارلائل ۔ اگر وہ مجھکو چاہتی ہے تو یہ اُس کی سراسر حماقت ہے میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں کہ میں کارنلیا اور باربرا میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

اسابل نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ اُس کو ایک گونہ اطمینان ہوا کارلائل اُس کے شانے پر سر جھکائے ہوئے تھا اور نہایت محبت سے کہہ رہا تھا

کارلائل ۔ ایک سال کی متواتر محبت کا تم نے کچھ خیال نہ کیا انسان کونسی باتیں کر کے سچی محبت کا ثبوت دیتے ہیں جو میں نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں نہیں کیں۔

اسابل نے اُس کی طرف دیکھا اُس کی مژگان اشک آلود تھی اُس نے

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور کہا۔

اسابل ۔ مجھ سے خفا نہ ہو اگر مجھکو تم سے حد سے زیادہ محبت نہ ہوتی تو اس قسم کے خیالات پریشان نہ کرتے۔

کارلائل ۔ اچھا اب ان خیالات کو اپنے دماغ سے نکال دو۔

اسابل نے وعدہ کیا لیکن حسد کی آگ وہ آگ نہیں جو بجھائے سے بجھ جائے۔ اس کے فرو کرنے کی کوشش اور مشتعل کرتی ہے۔ شکسپیر حسد کو ہرا اور پیلا بتاتا ہے لیکن میرے خیال میں حسد کالا اور سفید ہوتا ہے کیونکہ یقیناً حسد کرنے والے کی نگاہ میں سفید چیز کالی اور کالی سفید نظر آتی ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات سچی اور ناممکن سے ناممکن بات صحیح اور درست معلوم ہوتی ہے۔ اسابل نے اپنے شوہر سے وعدہ تو کر لیا لیکن باربرا کا خیال اُس کے دل و دماغ کو ہمیشہ تکلیف دیتا رہا۔

کیپٹن تھارن ویسٹ لن میں

مسز ہیر ۔ آج کا دن کس قدر خوشگوار ہے۔

باربرا ۔ بے شک اماں فضا نہایت دلکش ہے۔

م ۔ ن ۔ میرے خیال میں باہر گھومنے چلنا بہتر ہے۔

باربرا ۔ یقیناً اگر آپ ہمیشہ تازہ ہوا میں گھوما کریں تو آپ کو بہت فائدہ ہو

گاڑی کی تیاری کا حکم دیا گیا اور جونہی باربرا اور اُس کی ماں روانہ ہونے لگے جج ہیر قریب آ کر۔

نن جج ہیر۔ (زور سے) دیکھو کھانے کے وقت تک گھر واپس آجانا اور باربرا کو خرید و فروخت میں زیادہ روپیہ صرف نہ کرنے دینا۔

گاڑی دوکان پر جا ٹھیری دونوں خرید و فروخت میں مشغول ہوئے اثنائے خریداری میں اُس کی ماں کو یاد آئی کہ روپیوں کی تھیلی وہ گاڑی میں بھول آئی ہے۔ باربرا تھیلی لینے گاڑی تک دوڑی آئی نوکر تھیلی کو گاڑی کے اندر ڈھونڈھنے لگا' اور باربرا لاپروائی سے سڑک کی طرف دیکھنے لگی۔ سورج تیزی سے چمک رہا تھا اور اُس کی شعاعیں ایک شریف صورت نوجوان پر پڑ رہی تھیں' جو نہایت بے پروائی سے سڑک کے ایک کنارے پر ٹہل رہا تھا۔ گھڑی کا سنہرا توڑا جو اُس کی ویسٹ کوٹ میں پڑا تھا نہایت آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ قمیص کا سامنے کا حصہ سنہرے بٹنوں سے آراستہ تھا۔ جیسے ہی اُس نے اپنا سفید اور بغیر دستانہ ہاتھ اپنی مونچھوں پر پھیرنے کو اُٹھایا ایک ہیرے کی انگوٹھی چمکی جس نے دیکھنے والوں کی نظروں کو خیرہ کر دیا۔ باربرا کے دل میں فوری خیال پیدا ہوا کہ اُس کے بھائی ریچرڈ نے حالی جان کے قاتل کا یہی حلیہ بتایا تھا' اور اسی قسم کے جواہرات کا حوالہ دیا تھا۔ اُس نے اُس کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ستائیس یا اٹھائیس برس کا لمبا اور جسیم آدمی تھا۔ اُس کی آنکھیں اور بال کالے تھے' اُس کی صورت اور بشرہ نہایت دلکش تھا۔ اُلٹے ہاتھ میں نہایت ملائم دستانہ پہنے ہوئے تھا۔ اور دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں دوسرے دستانہ کو پھیر رہا تھا۔ ظاہراً یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی خیال میں ڈوبا ہوا ہے۔

سڑک کے دوسرے کنارے سے اٹھوے بیتھل نے آواز دیکر کہا۔ اے سیلیا تھارن کیا یہ تم ہو؟ شاید ابھی یہاں آئے ہو۔ باربرا نے سب کچھ سُنا اور دیکھا وہ ساکت کھڑی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ خواب دیکھ رہی ہو۔ اُس کی عقل اور اُس کا دماغ سب پریشانیوں کا ایک مجموعہ تھا۔ ایک لمحہ کے بعد اُس نے ڈاکٹر ماوین رائٹ کو دیکھا۔ وہ دوڑ کر اُس کے پاس گئی اور کہا۔

باربرا۔ (اٹھوے بیتھل سے) جو شخص باتیں کر رہا ہے کیا تم اُس کو جانتے ہو؟

ڈاکٹر کوتاہ بیں تھا اُس نے جواب دینے سے پہلے جیب سے عینک نکالی اور بلستے پر جاکر غور سے دیکھا اور کہا۔

ڈاکٹر۔ ارے یہ تو کپتان تھارن ہے ہیرڈیس کے یہاں مہمان آیا ہوا ہے۔

باربرا۔ کہاں سے آیا ہے اور کہاں رہتا ہے۔

ڈاکٹر۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا صبح کو میں نے اُس کو نوجوان ہیمتھ کے ساتھ دیکھا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ وہ ہربرٹ ڈیس کا دوست ہے۔

اس گفتگو کے بعد ڈاکٹر نے اپنی راہ لی۔ باربرا اُلٹا سیدھا جو کچھ خریدنا تھا خرید کر گھر واپس آئی۔ بشکل سے پانچ منٹ اُسے اپنے کمرہ میں گزرے ہونگے کہ کھانا میز پر آگیا۔ اس قلیل عرصہ میں وہ سوچتی رہی کہ کیا کرنا چاہئے۔ بالآخر یہی مناسب معلوم ہوا کہ اس عجیب وغریب واقعہ سے کارلائل کو مطلع کرنا چاہئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ کس ترکیب وتدبیر سے جلد از جلد بغیر تضیع اوقات کے اُس سے ملنا چاہئے۔ گھر پر کیا بہانا کرنا چاہئے۔ آخر اُس کو خیال آیا کہ کارنیلیا نے ریشم کا ایک کپڑا نمونتاً دینے کا وعدہ کیا تھا۔

بس اب کیا تھا۔ ایک بہانا اُس کے ہاتھ آ گیا اُس نے ماں سے کہا کہ ریشم کا نمونہ لینے میں خود جاؤں گی۔ ماں باپ نے کسی قسم کی مخالفت نہ کی اور وہ کھانا ختم ہوتے ہی۔ ایسٹ لین جا پہنچی۔ جہاں کارلائل سے ملاقات ہوئی۔ باربرا نے سلسلۂ گفتگو یوں شروع کیا۔

باربرا۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ میں آپ کے آرام میں مُخل ہوئی۔

اُس کا چہرہ آج بھی کارلائل سے گفتگو کرتے وقت تمتما رہا تھا۔ اور آج سے بارہ مہینے پیشتر کی نازیبا گفتگو یاد تھی اُس شام کی پریشان کُن گفتگو کے بعد باربرا نے بھول کر بھی اپنے جذبات کا اظہار کارلائل سے نہ کیا تھا۔ وہ ہمیشہ اُس کے سامنے خاموش خلیق اور کشیدہ رہتی تھی۔ اور اکثر مثل ایک اجنبی کے مخاطب ہوا کرتی تھی۔

کارلائل۔ اچھا آپ تشریف رکھئے۔

باربرا۔ میں نے کارنیلیا کو آ کر دریافت کیا لیکن وہ گھر پر موجود نہیں درحقیقت مجھ کو آپ سے ملنا تھی۔ غالباً آپ کو کیپٹن تھارن کا خیال ہو گا جس کی نسبت رچرڈ نے کہا تھا کہ اصل ملزم وہی ہے۔

کارلائل۔ ہاں۔

باربرا۔ میرے خیال میں وہ ویسٹ لین میں موجود ہے۔

کارلائل۔ (تعجب سے کھڑا ہو کر) وہی تھارن۔

باربرا۔ سوائے اُس کے اور دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ آج میں اور اماں جان خرید و فروخت کو گئے تھے۔ وہ گاڑی میں اپنی روپیوں کی تھیلی بھول گئی تھیں۔

ور میں لینے کو واپس آئی۔ نوکر گاڑی میں تھیلی کو ڈھونڈ رہا تھا، میں نے
یک اجنبی کو راستے پر آتے دیکھا۔ وہ ایک لمبا خوبصورت کالے بالوں والا
آدمی تھا۔ سنہرا گھڑی کا توڑا اور سنہرے بٹن لگائے ہوئے تھا۔ سورج
اس پر پورا پڑ رہا تھا، اور جواہرات کو چمکا رہا تھا۔ خصوصاً ایک ہیرے کی
نگوٹھی جو وہ پہنے ہوئے تھا، اور ہاتھ اپنے چہرہ پر اٹھائے ہوئے تھا۔
فوراً میرے دماغ میں یہ خیال آیا کہ اس شخص کا حلیہ بالکل تھارن کے حلیہ کے
مشابہ ہے، جس کا ذکر ریچرڈ نے کیا تھا۔ یہ عجیب و غریب خیال میرے دل
میں کیوں پیدا ہوا میں نہیں جانتی۔ ایک ساعت کے بعد اکھوئے ہیتھل نے
سڑک کے دوسرے کنارے سے کیپٹن تھارن کہکر پکارا اس کے بعد ڈاکٹر
ویٹن سے ملی۔ اس نے کہا کہ یہ کیپٹن تھارن ہے، اور ہیر ڈیس کا دوست ہے۔
اب اس مسئلہ میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا کارروائی کرنا چاہیئے۔

کارلائل۔ کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا چاہیئے جو تھارن سے بخوبی واقف ہو
اور یہ ثابت کر سکے کہ یہ وہی تھارن ہے جو ایفی کے پاس آیا کرتا تھا۔

باربرا اس مختصر سی گفتگو کے بعد رخصت ہوئی۔ کارلائل اس کو پہنچانے
باہر کے دروازے تک گیا مشکل سے وہ چار قدم گئی ہوگی کہ کارلائل کو
نام ہیر ڈیس اور کیپٹن تھارن سے دوچار ہونا پڑا۔ سرسری ملاقات کے بعد
کارلائل نے انہیں اپنے گھر مدعو کیا۔ اور کچھ نہ کچھ ناشتہ کرنے پر مصر ہوا۔

کارلائل۔ (کیپٹن تھارن سے) کیا آپ یہاں پہلے بھی کبھی تشریف لائے ہیں؟

کیپٹن تھارن (مسکرا کر) میں یہاں پہلے پہل کل ہی آیا ہوں۔

کارلائل کو یقین ہوتا جاتا تھا کہ باربرا کا خیال بالکل صحیح تھا اور یقیناً یہ شخص حلیہ میں اسی کیپٹن تھارن سے ملتا ہے جس کا کہ ذکر ریچرڈ نے کیا تھا۔ کارلائل کمرہ سے باہر گیا اور جوسی کو بلایا اور کہا اس اجنبی شخص کو غور سے دیکھو میرا خیال ہے کہ تم نے اس کو پیشتر بھی دیکھا ہے۔ جوسی گئی اُس نے بنظر غور اجنبی کو دیکھا۔ اور واپس آئی۔

کارلائل۔ تم نے اس کو پہچانا۔

جوسی۔ سرکار بالکل نہیں وہ مجھکو بالکل اجنبی معلوم ہوتا ہے۔

کارلائل۔ خیالات کو سالہاسال پیچھے دوڑاؤ اور غور کرو کہ یہ وہی شخص تو نہیں ہے جو تمہاری بہن ایفی سے ملنے آتا تھا۔

جوسی۔ میں تھارن کو اچھی طرح نہیں جانتی میں نے اُس کو ایک مرتبہ یونہی سا دیکھا تھا اور اگر اب دیکھوں تو غالباً پہچان بھی نہ سکوں۔

دوسرے دن کارلائل کو معلوم ہوا کہ تھارن ویسٹ لین سے چلا گیا۔

حصہ دوم

آب و ہوا کی تبدیلی۔ چند سال گذر چکے تھے۔ اسابل کی تندرستی دن بدن خراب ہوتی جاتی تھی۔ نقاہت اور کمزوری بڑھ رہی تھی۔

ڈاکٹر۔ (اسابل کی نسبت مشورہ) آب و ہوا کی تبدیلی اور سمندر کا کنارہ کھوئی ہوئی تندرستی کو واپس لانے کے لئے ضروری ہے۔

کارلائل - کیا آپ کے خیال میں گھر سے اتنی دور جانا اُن کے لئے بہتر ہو گا۔
ڈاکٹر - جب مرض کہنہ ہو جاتا ہے اور جراثیم بدن میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اُس وقت آب و ہوا کی تبدیلی بھی مفید ثابت نہیں ہوتی۔ مریض خواہ وہ گھر میں رہے یا گھر سے باہر دونوں یکساں ہے۔ لیکن نقاہت اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے، اور تندرستی کو پھر واپس لانے کے لئے آب و ہوا اور ماحول کی تبدیلی بے حد مفید ہوتی ہے۔
کارلائل - اچھا میں ان کی رائے لونگا اور اُس کا ذکر اُن سے کروں گا۔
ڈاکٹر - میں نے خود ابھی ذکر کیا تھا انہوں نے اعتراض کیا لیکن بیمار فطرتاً گھر کو نہیں چھوڑنا چاہتے میرے خیال میں اُن کا جانا سخت ضروری ہے۔
ناظرین - یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ ڈاکٹر اور کارلائل کس کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔

ایسٹ لن میں اسابل سے تین بچے ہوئے۔ پہلی اسابل لوسی، دوسرا ولیم، تیسرا آرچی بولڈ، اسابل دو ماہ گزرے پھر بیمار پڑ گئی تھی، اور اب نسبتاً پہلے سے بہتر تھی، لیکن اب تک خطرہ سے خالی نہ تھی، علاج جاری تھا، حالت بجائے اچھی ہونے کے دن بدن بگڑ رہی تھی، اسی لحاظ سے ہو جو صورت میں بہترین چیز ماحول اور آب ہوا کی تبدیلی ہی ہو سکتی تھی، اسابل جانے پر تیار نہ تھی، لیکن اسی زمانہ میں مسز ڈیوس بولون جانے والی تھی لہذا اسابل کے اکیلے رہنے کا ڈر بھی جاتا رہا، اور وہ جانے کو راضی ہو گئی وہ یقیناً بہت زیادہ بیمار معلوم ہوتی تھی۔ اُس کا چہرہ

سفید پڑ گیا تھا۔ اُس کی پیاری پیاری آنکھیں بڑی اور زیادہ کالی ہوگئی تھیں۔ اُس کے ہاتھ ہمیشہ جلتے رہتے تھے۔ گو موسم گرمی کا تھا لیکن وہ ہمیشہ شال لپیٹے رہتی تھی، اور گھٹنوں شل اُن لوگوں کے بیٹھی رہتی تھی جو نقاہت اور ضعف کی حالت میں عموماً پسند کرتے ہیں۔ قدرت کے خاموش نظارو کو اور اپنے بچوں کے کھیلوں کو وہ ساکت بیٹھے تکا کرتی تھی۔ وہ دن میں ایک مرتبہ بند گاڑی میں سیر کو نکلتی تھی، اُس کے علاوہ اُس میں کسی کام کرنے کی سکت نہ تھی۔

اس بیماری کی حالت میں بار برا کا پریشان کن خیال اور بھی سونے پر سہاگا تھا۔ چند سال سے اُس آگ کو مشتعل کرنے والا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ لیکن اب اسابل کی نقاہت اور کمزوری اس درجہ پر پہنچ گئی تھی جبکہ خیالات خواہ اچھے ہوں یا بُرے دماغ میں پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ وہ خیال کیا کرتی تھی کہ آیا کارلائل اُس کو کبھی بھی چاہتا تھا، یا اُسکی خاندانی عزت اور ذاتی حسن کی خاطر اُس نے شادی کی تھی۔ شادی کے پہلے سال جس محبت کا اظہار کارلائل نے کیا وہ اب ختم ہوچکی تھی۔ جوش کے ختم ہونے کے بعد ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ عاشق وصلِ یار کا خواہاں ہوتا ہے۔ اور وصل نصیب ہونے کے بعد اُس کو ایک طرح کا سکون حاصل ہوجاتا ہے۔ پھر وہ بیقراری اور اضطراری حالت باقی نہیں رہتی، خصوصاً شادی کے بعد جبکہ شوہر کو یقین ہوجاتا ہے کہ جس چیز سے مجھے محبت تھی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری ملکیت ہوچکی ہے، اخلاقاً اور مذہباً میں اُس کا مالک ہوں،

اور مجھے اُس پر تصرّف کا حق حاصل ہے۔ اُس کی وجہ ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ محبت کا مادّہ سرد ہو جاتا ہے یا دلچسپی باقی نہیں رہتی، بلکہ زمانہ اور رسم و رواج اسی بات کا مُقتضی ہے، اور یہ فطری نتیجہ بھی ہے۔ بچوں کو مع اُن کے کھلونوں کے دیکھو۔ ایک بچہ جس کو ایک ڈھول دستیاب ہو گیا ہے، یا ایک لڑکی جس کو گُڑیا مل گئی ہے، ان دونوں کی خوشیوں کا اندازہ لگاؤ، وہ اپنے اپنے کھلونوں کو بوسہ دیتے، فرطِ جوش میں سینہ سے لگاتے اور کسی طرح بھی اپنے پاس سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن چند دن گزرنے پر وہ اُس کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ اُن کو کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ بچوں سے کہو کہ کل جس کھلونے سے تمہیں بہت محبت تھی اُس کو آج اُٹھا لاؤ اور آج رات اُس سے کھیلو۔ وہ جانے کو چلے جائیں اور اُٹھا لانے کو اُٹھا لائیں، لیکن اگر ایمانًا اُن سے دریافت کیا جائے تو وہ اُن سے اب تھک گئے اور وہ دلچسپی باقی نہیں رہی جو کبھی تھی۔ آپ کہیں گے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ بچے کبھی ایک بات پر قائم نہیں رہتے یہ اُن کی فطرت ہے۔ لیکن نہیں بچوں پر مخصوص نہیں انسان کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ ایک چیز سے ہمیشہ یکساں قسم کی دلچسپی نہیں رکھ سکتا۔ ہم سب کی یہی حالت ہے۔ خواہ عورت ہو یا مرد آج جو چیز پسند ہے کل وہ ناپسند ہو جاتی ہے آج جو خیالات ہیں کل انسان میں زمین و آسمان کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نوجوان لڑکیو اچھی طرح خیال رکھو کہ جب تمہارا شوہر تم سے وعدہ کرے یا قسم کھائے کہ وہ تم سے اسی طرح ہمیشہ محبت کرتا رہیگا۔ جیسی کہ آج

اگر تم چاہو تو اُن کی بات پر بھروسہ کر لو لیکن جب نا اُمیدی اپنا منحوس چہرہ دکھائے تو نحصہ مت ہو نہ اُس کا زیادہ رنج کرو یہ بات ہونے والی ہے اور ہو کر رہے گی۔ یہ انسانی فطرت ہے اور انسان اپنی فطرت سے مجبور ہے۔ وہ تمہیں جان بوجھ کر دھوکا نہیں دیتا بلکہ وعدہ کرتے وقت اُس کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس وعدہ کو ایفا نہیں کر سکتا اور نہ اُس کو یہ خبر تھی کہ فطرت کو بدلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ ایک زمانہ ایسا ضرور آئیگا جب اُس کی محبت جذبات سے خالی ہو گی۔ جب یہ ولولہ اور یہ جوش و خروش باقی نہیں رہیگا۔ اگر تم میں ذرا بھی عقل ہے تو آنے والے وقت کو آج ہی سے سمجھ لو اور جب یہ موقع آئے تو اُسے کشش پر نہیں بلکہ فطرت پر محمول کرو۔

جوانی۔ محبت اور گوناگوں دلچسپیوں کی زندگی ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔

اسابل اپنے شوہر کے انداز کو نہ سمجھ سکی حسد نے اُس کو اندھا کر رکھا تھا۔ اور خیال کرتی تھی کہ باربرا کی محبت نے کارلائل کی طبیعت میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ وہ سوچا کرتی تھی کہ اب وہ محبت باقی نہیں۔ نہ اُس کو مجھ سے وہ دلچسپی ہے جو کبھی تھی۔ وہ گاتے وقت کرسی پر جھکا رہنا وہ جوش محبت کا اظہار جب کہ وہ نئی نئی ایسٹ لین آئی تھی۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسابل کو خود کارلائل سے شروع میں محبت نہیں تھی لیکن کارلائل کی محبت اُس کے خیال و پاس نے اُس کو اُس کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اور وہ ہمیشہ اُس کی ممنون احسان رہتی تھی۔ وہ ہمیشہ اُس سے محبت کرنے کی

کوشش کیا کرتی تھی لیکن محبت کہیں پیدا کرنے سے پیدا ہوتی ہے یہ جذبہ خود بخود پیدا ہوتا ہے ممکن ہے کہ اسابل نے خیال کیا ہو کہ وہ کارلائل سے محبت کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ چونکہ وہ اُس کی بہت عزت کرتی تھی اور اُس کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ خصوصاً جب وہ اُس کا مقابلہ کیپٹن لیوین سے کرتی تھی تو محسوس کرتی تھی کہ وہ کہیں زیادہ شریف اور اچھا آدمی ہے۔ اُس کا دل اس احساس پر خوش ہوتا تھا کہ وہ اُس کی بی بی ہے۔ ایک شہزادی بھی کارلائل جیسے آدمی کی زوجہ بنکر بجا طور پر فخر کر سکتی تھی لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ یہ برداشت کر سکے کہ وہ ذرا بھی باربرا کو چاہے یا اُس کی طرف راغب ہو۔

سفر کا دن طے پا چکا تھا اور جس دن وہ بغرض تبدیل آب و ہوا جانے والی تھی۔ وہ بیٹھی ہوئی تھی اُس کے تینوں جگر کے ٹکڑے اُس کی نظروں کے سامنے کھیل رہے تھے۔ چھوٹی اسابل کی عمر پانچ سال کی تھی وہ ایک نازک اور خوبصورت لڑکی تھی ولیم بالکل اپنی ماں کی تصویر تھا اور آرچی بولڈ بالکل اپنے باپ سے مشابہ تھا۔

اسابل - کیا میرے پیارے بچے میرے ساتھ سفر میں دور دراز چلیں گے۔

بچے - ضرور۔ سمندر کی سیر ہوگی۔ ہم سب کشتی میں بیٹھیں گے۔

ماں اور بچوں میں دل خوش کن گفتگو ہو رہی تھی کہ کارنیلیا جو کھڑکی میں بیٹھی سی رہی تھی بولی۔

کارنیلیا - بچے سمندر کے کنارے نہیں جا رہے ہیں نہ اُن کو اس قسم کا کوئی

حکم دیا گیا ہے۔

اسابل ۔لیکن وہ میرے ساتھ یقیناً جائینگے ۔حکم کیا اور نہ جانا کیا معنی۔

کارنیلیا ۔معنی ..... سوائے خرچ کے اور کیا ہو سکتے ہیں ۔تمہارا اور دو نوکروں ہی کا خرچ کیا کم ہوگا کہ بچے آیا وغیرہ اور بڑھائے جائیں ۔علاوہ بریں تمہارے جانے کا مقصد تندرستی ہے۔ اگر بچے ساتھ گئے تو یہ مقصد فوت ہو جائے گا۔ چونکہ تم آئے دن ان کی وجہ سے پریشان رہو گی بیمار۔ اگر تفکرات کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں تو تندرستی محال ہے۔

کارنیلیا کی اس گفتگو نے تیر کا کام کیا۔ اس کے آنسو نکل پڑے اپنے چھوٹے بچے کو چھاتی سے لگا کر کہا۔

اسابل ۔ میرے دل کے ٹکڑے کیا تم پسند کرو گے کہ ماں چلی جائے اور تم کو چھوڑ جائے نہیں میں ہرگز اپنے بچوں کو نہیں چھوڑ سکتی ۔میں بغیر ان کو دیکھے ہوئے کبھی اچھی نہیں ہو سکتی ۔ میرا دل ہمیشہ اُن کے لئے تڑپتا رہیگا۔

جوسی تمام گفتگو سن رہی تھی جیسے ہی کارلائل آیا۔ اُس نے کہا۔

جوسی ۔ سرکار بیگم صاحبہ بچوں کو ساتھ لیجانا چاہتی ہیں اور اگر بچے ساتھ نگئے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ خوش نہ رہ سکیں گی۔

کارلائل ۔ نہ جاسکنے کے کیا معنی اگر وہ لیجانا چاہتی ہیں تو بچے ضرور جائیں گے (اسابل کی طرف مخاطب ہو کر) کیوں اسابل کیا تم بچوں کو سفر میں ساتھ لیجانا چاہتی ہیں ؟

اسابل ۔ہاں اگر وہ جاسکیں اور کوئی ہرج نہو۔

کارلائل - یقیناً وہ جا سکتے ہیں اُن کے لئے بھی آب وہوا کی تبدیلی مفید ثابت ہوگی - آخر تمہیں کس بات کا خیال ہے -

اسابل - (دبی زبان سے) اخراجات کا خیال مانع ہے -

کارلائل - (اُس کی طرف دیکھکر مسکراتے ہوئے) اخراجات سے تمہیں کوئی واسطہ نہیں یہ میرا فرض ہے - تم کبھی اخراجات کا خیال اپنے دل میں مت آنے دو جب تک کہ میں تم سے خود اُس کی بابت نہ کہوں -

اسابل - اول تو بچوں کو ساتھ لے جانے میں خرچ کچھ زیادہ نہیں ہوگا - دوسرے اُن کی موجودگی کی وجہ سے میرا دل بہلتا رہیگا اور میں جلد از جلد اچھی ہو جاؤں گی -

کارلائل - میں تم سے بارہا کہہ چکا کہ تم سوائے اپنے آرام اور دلجمعی کے کسی بات کا خیال مت کرو -

اسابل نے فرطِ محبت اور تشکر میں اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا کیوں کہ اُس کا ہر لفظ محبت کا پیام دے رہا تھا - اور اُس وقت حسد کی تمام کاوشیں مٹ گئیں -

اسابل - کارلائل مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے ویسی ہی محبت کرتے ہو جیسے کہ پہلے کبھی کرتے تھے -

وہ ان الفاظ کی تہ تک نہ پہنچ سکا -

کارلائل - (نہایت محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے) جتنا میں تمہیں چاہتا تھا اُس سے اب چوگنا اور اٹھ گنا تم سے محبت کرتا ہوں -

کارنیلیا میاں بیوی کی تمام گفتگو سُن رہی تھی وہ جب ضبط نہ کر سکی تو کارلائل سے یوں مخاطب ہوئی۔

کارنیلیا ۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ اگر بچے ساتھ گئے تو اسابل کبھی تندرست نہیں ہو سکتیں (کارلائل چکر میں پڑ گیا)

ڈاکٹروں سے رائے لی گئی اور آخرش کارنیلیا کے زور دینے سے یہی طے پایا کہ بچے روک لیے جائیں۔ بیچاری اسابل دل پر پتھر رکھکر خاموش ہو گئی۔ اُس نے جوسی کو بلایا اور کہا۔

اسابل ۔ میں تندرست ہونے کو بغیر بچوں کے بھیجی جا رہی ہوں بہت ممکن ہے کہ میں مر جاؤں۔ لہذا مجھ سے وعدہ کرو کہ میرے مرنے کے بعد تم بچوں کو نہ چھوڑو گی اور ہمیشہ اُن کے ساتھ رہو گی۔

جوسی کے دل میں ایک چوٹ سی لگی اُس کا دل بھر آیا اپنے آپ کو بمشکل سنبھال کر اُس نے کہا۔

جوسی ۔ بیگم صاحبہ ایسی یاس آمیز باتیں نہ کیجئے مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد صحیح سالم واپس تشریف لائیگا آپ کو اپنی صحت سے نا امید نہ ہونا چاہئے۔

اسابل ۔ مجھے بھی یہی اُمید ہے لیکن میری حالت بہت خراب ہے۔ فرض کرو کہ میں مر گئی تو میں چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم میرے بچوں کے پاس رہو گی تاکہ مجھے ایک گونہ اطمنان ہو جائے۔

جوسی ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ بچوں کو اُس وقت تک نہ چھوڑوں گی جب تک کہ نکالی نہ جاؤں۔

اسابل۔ ان سے محبت سے پیش آنا۔ مہربانی کرنا اور اگر کوئی سختیاں کرے تو ہم سے بچانا اس غریب ماں کا اکثر ذکر کیا کرنا جو اُن سے ان مجبوریوں سے جدا کی جا رہی ہے۔

جوسی نے آنسو بہا بہا کر وعدہ کیا۔

کپٹن لیوسن

کارلائل، اسابل، ولسن اور پمیل کے ساتھ ویلون پہنچے اور ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسابل کی دوست مس ایلبہ ڈیوس چند ضروری خانگی امور کی وجہ سے نہ آسکیں۔

اسابل۔ میں یہ پہلے سے جانتی تھی وہ پتے پتے پر کولاٹ کھانے کی عادی ہے۔ خیر اب میں آگئی ہوں۔ تھوڑے دن قیام کروں گی۔

کارلائل نے ایک آرام دہ مکان سمندر کے قریب تلاش کیا اور یہ چھوٹا سا قافلہ وہاں فروکش ہوا کارلائل تین دن قیام پذیر رہا حالانکہ اس نے ایک دن کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ یہ دیکھکر خوش تھا کہ سمندر کی ہوا سے اسابل کے چہرہ پر تندرستی کے دلفریب اثرات نمایاں ہو رہے تھے۔

اسابل۔ میں یہاں کسی سے دوستی نہ پیدا کروں گی۔

کارلائل۔ دوستی پیدا کرنا عقلمندی سے بعید ہے لیکن اتفاقاً اگر کوئی پرانا جاننے والا مل جائے تو تمہاری دلبستگی کا باعث ہوگا۔

اس مختصر سی گفتگو کے بعد کارلائل اور اسابل ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر

آہستہ آہستہ سمندر کی خوشگوار ہوا کے مزے لیتے ہوئے واپس ہوئے۔
بہت سے لوگوں کی آنکھیں اُن دونوں پر تھیں۔ کارلائل کی شریفانہ وضع اور قطع اسابل کی خوبصورتی اور حُسن جوانی کا جوبن ہزاروں گزرنے والوں کی نگاہوں کی جولانگہ بنا ہوا تھا وہ معمولی سیاح نہ معلوم ہوتے تھے بلکہ شرافت اور انسانیت اُن کے بشرہ سے ٹپکتا تھا۔ دوسرے دن صبح کارلائل واپس جارہا تھا۔ وہ نہایت محبت سے جُھکا اور اپنی بیوی کی پیشانی کو بوسہ دیکر کہا اپنی دیکھ بھال کرتی رہنا۔ خدا حافظ۔

اسابل ۔ مرے بچوں کو مری طرف سے پیار کرنا اور . . . . . .

کارلائل ۔ اور کیا . . . . جلدی کہو کیونکہ میں ایک منٹ بھی اب ضائع نہیں کرسکتا۔

اسابل ۔ (کچھ مذاق اور کچھ حقیقت کے لہجہ میں) مری عدم موجودگی میں بار براسے محبت نہ کرنا۔

کارلائل قطعی اس کو مذاق سمجھا وہ اسابل کے دھڑکتے ہوئے دل اور اُڑتی ہوئی رنگت کو محسوس نہ کرسکا۔ اور ہنستا ہوا رخصت ہوا۔

اسابل اُٹھی اور ناشتہ میں دیر تک مشغول رہی وہ سوچ رہی تھی کہ اپنے قیام کے چند ہفتہ کس طرح کاٹ سکوں گی اور وقت کو کس طرح صرف کرنا چاہئے۔ وہ سمندر میں دو دفعہ نہا چکی تھی لیکن اُس کا اثر ہمیشہ برعکس ہوا یعنے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ صبح خوشگوار تھی اُس نے باہر جانے کا ارادہ کیا پیٹر کو ساتھ لیکر چلی اور ایک جگہ بیٹھ گئی اور گذرنے

والوں کا تماشہ دیکھنے لگی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک شہ ہیں پر اُس کو دیکھتے ہی
ن گذرتے گئے اور
خوبصورت اور شریف آدمی تھا۔ اُس پر نظر پڑتی تھی کہ خدا ہیں اکثر اُس کے
اثر تھا جس نے اُس کے بدن کے رونگٹے رونگٹے کو ہلا دیا ہر رگ کا ضمیر اُس پر
چلنے لگی کونسی ایسی ہستی ہو سکتی تھی۔ جس کی آمد نے اُس کے کروٹیں بدلنے
پیدا کر دیا۔ یہ وہی تھا جس کو کہ وہ پوری طرح نہ بھولا سکی تھی۔ آزادی سے

کیپٹن لیوسن آہستہ آہستہ اُس مقام تک آیا جہاں کے وہ بیٹھا مذاق کے
تھی اُس نے اُس کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھا اور دل پر
لگا کہ کس قدر خوبصورت لڑکی ہے۔ کون ہو سکتی ہے جو یہاں تنہا بیٹھی
اُس کے دماغ میں ایک فوری خیال پیدا ہوا اپنے ٹوپ کو اُٹھایا اور سہارا
ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ میری آنکھیں یقیناً غلطی نہیں کر سکتیں
چونکہ مجھے اسابل کی ملاقات کا پہلے سے فخر حاصل ہے۔

اسابل نے اُس سے ہاتھ ملایا اُس کے سوالات کا یونہی سا جواب
دیا کیوں کہ موجودہ صورت میں اُس کے حواس باختہ ہو رہے تھے۔

لیوئیس ۔ معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو اس بے تکلفی سے مخاطب کیا تھا۔
آپ سے ملاقات کی خوشی میں میں بالکل بھول گیا کہ مجھے اسابل کا رلائل کہنا چاہیئے

اسابل کا چہرہ جذبات کو دبانیکے اثر سے سُرخ ہو رہا تھا۔

لیوئیس خیال کر رہا تھا کہ اس سے خوبصورت ہستی اس کی نگاہ سے
نہیں گزری۔

لیوئیس ۔ آپ یہاں کیوں تشریف لائی ہیں۔

آہستہ آہستہ سمندر کی خوشی اور ڈاکٹروں نے آب وہوا کی تبدیلی کا مشورہ دیا۔
بہت سے لوگیت ہمدردی سے) آپ دراصل بہت بیمار معلوم ہوتی ہیں۔
وضع اور قطع ایسا خدمت کر سکتا ہوں۔
والوں کی نگاہوں کو اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا اور سوچ رہی تھی آخر اس شخص کے
بلکہ شرافت ایسے جذبات کیوں مشتعل ہوتے ہیں اور کونسی وجہ ہے کہ میں اس
کار لائل ہی کو دل و دماغ سے نکال پھینکنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔
کو **اسابل** ۔ (بمشکل) مجھے آئے ہوئے دیر ہوئی اب مجھے مکان جانا چاہئے۔
امید نوکر راستے میں مل جائیگا۔ خدا حافظ' (یہ کہکر وہ اٹھی اور چلنے کو تیار ہوئی)
لیوٹیسن ۔ لیکن آپ اکیلے جانے کے قابل نہیں ہیں مجھے آپ اجازت دیجئے
کہ میں آپ کو گھر تک پہنچا دوں۔

یہ کہکر اس نے اسابل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جیسا کہ وہ پہلے کر چکا
تھا۔ اسابل کا ضمیر اپنے احساسات سے واقف تھا اور وہ محسوس کر رہی تھی
کہ اس بے تکلفانہ طور پر اس کے ساتھ چلنا ٹھیک نہیں لیکن وہ اس کا دور کا
عزیز بھی ہوتا تھا آخر ایک رشتہ دار تھا اور انکار کی کوئی صورت نہیں تھی۔
جلد ہی وہ دونوں گھر پہنچ گئے۔ لیوٹیسن اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوا
اور حالانکہ اس کو مدعو نہ کیا گیا تھا۔ اور آدھ گھنٹے تک اس کے خوش
کرنے کو ادھر ادھر کی گپ شپ اڑاتا رہا۔
لیوٹیسن (چلتے وقت) مجھے امید ہے کہ آئندہ سے اگر آپ باہر تشریف لیجائیں
تو مجھے طلب کر لیا کریں کیونکہ نوکر کے ساتھ ٹہلنا مناسب نہیں۔

انکار کی کوئی گنجائش نہیں تھی اسابل کی جبیں پر اُس کو دیکھتے ہی انفعال کے قطرات نمودار ہو جاتے تھے۔ مختصر یہ کہ دن گذرتے گئے اور وہ تعجب خیز سرعت کے ساتھ تندرست ہوتی گئی۔ لیویسن اکثر اُس کے ہمراہ ٹہلنے جاتا تھا جب دونوں کے ہاتھ ملتے تھے تو اسابل کا ضمیر اُس پر لعنت کرنے لگتا تھا۔ اور خوابیدہ احساسات کا اور اک کروٹیں بدلنے لگتا تھا۔ فطرت آزادی کے ساتھ اپنا کام کر رہی تھی اُسے اس آزادی کے ساتھ گھومنے میں شرم سی محسوس ہوتی تھی۔ ایک دن اُس نے مذاق کے لہجہ میں کہا۔

اسابل ۔ اب میں کافی تندرست ہو گئی ہوں۔ اور کسی کے ہاتھ کا سہارا دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

شام کو وہ کبھی اُس کو گھر میں نہ بلاتی تھی اور نہ وہ کبھی بغیر اجازت آتا تھا اس دن میں وہ ضرور بغیر اجازت چلا آتا تھا۔

پندرہ دن کے قیام میں فطرت نے عجیب و غریب تبدیلیاں اُس میں پیدا کر دیں۔ جوانی اُمنگیں اور شباب کے ولولے اُس میں پھر واپس آ رہے تھے۔ فضا کی تبدیلی نے اُس کی تندرستی اور حسن و جمال میں سرعت کے ساتھ اضافہ کیا تھا۔

کارلائل ایک روز شام کو آیا۔ وہ رُخسار کی سُرخی اور آنکھوں کی دلفریبی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

کارلائل ۔ تم بالکل تندرست معلوم ہوتی ہو پندرہ دن تک کیا کرتی رہیں۔

اسابل ۔ ہاں میں پہلے سے بہت بہتر ہوں لیکن اس وقت حرارت کی وجہ سے تمتما رہا ہے ہم لوگ بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں ۔ اور تمام وقت سورج کی ڈوبتی ہوئی شعاعیں ہمارے سر پر تھیں ۔

اثنائے گفتگو میں کارلائل کی نظر نپولین پر پڑی جو کہ اُس کی بیوی کے پہلو میں کھڑا ہوا تھا ۔

اسابل ۔ یہ مسٹر نپولین ہیں جن کی موجودگی کے بارے میں میں تم کو تحریر کر چکی ہوں کیا تم بھول گئے ۔

نپولین ۔ جب میں نے اسابل سے پہلی مرتبہ ملاقات کی تو مجھے اُن کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا میرا خیال تھا کہ اُن کے دن پورے ہو گئے اور چند عرصہ کی زندگی باقی رہ گئی ہے لہذا اُن کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھا ۔

کارلائل ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری متشکر ہونگی اُن کی تندرستی عادو کا اثر معلوم ہوتی ہے ۔ گو خطوط سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بہتر ہیں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ بالکل تندرست ہیں اور نئے سرے سے جوان ہوئی ہیں ۔

اسابل ۔ (جونہی کمرہ میں داخل ہوئی) تم نے اب تک بچوں کی خیروعافیت نہیں کہی میرے بچوں نے مجھے پیار کہلا بھیجا ہے ۔ آرچی بولڈ نے کچھ کہا ہے ۔

کارلائل ۔ (ہنسا "وہ ماں نہ تھی بلکہ باپ تھا") آرچی بولڈ جیسا بچہ کیا کہہ سکتا ہے ۔

اسابل ۔ اگر میرے بجائے تم سفر میں ہوتے تو وہ تمہیں یقیناً کچھ نہ کچھ کہلا بھیجتا ۔ میں ایک پیار نہیں بلکہ ہزار پیار اُس سے لیکر تمہارے لئے بھیجدیتی ۔

کارلائل ۔ اچھا میں اُس کی طرف سے ایک نہیں ہزار لئے لیتا ہوں ۔

کارلائل ۔ ضرورت کسی قانون کی پابند نہیں ہوتی ۔
اسابل ۔ تو پھر مجھے بھی اپنے ساتھ لیئے چلو ۔
کارلائل ۔ (مسکرا کر) نہیں جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آب و ہوا کی تبدیلی تمہاری اوپر اتنا اچھا اثر کر رہی ہے ۔ میں نے چھ ہفتہ کے لیئے یہ کمرہ کرایہ پر لیا ہے تم کو اس وقت تک اس میں قیام پذیر ہونا چاہیئے ۔
اسابل ۔ (چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور اُس نے بمشکل کہا) میں اب بغیر تمہارے نہیں رہ سکتی ۔
کارلائل ۔ کیوں !
اسابل ۔ تمہارے بغیر میرا دل نہیں لگتا ۔

اس دلیل پر کارلائل نے توجہ نہیں کی اور اُس کے خیال میں یہ کوئی وجہ نہیں تھی اُس نے چلتے وقت لیولین سے کہا ۔
کارلائل ۔ تمہیں میری بیوی کی دیکھ بھال کرنا چاہیئے ۔

کارلائل چونکہ خود شریف طبیعت رکھتا تھا لہذا اُس کے دل میں کوئی خیال بھی نہ پیدا ہوا کہ یہ نا مناسب ہے علاوہ بریں اُسے اپنی بیوی پر اسقدر اعتماد تھا کہ وہ لیولین تو کیا کسی کے ساتھ بھی دور دراز ریگستان میں چھوڑ سکتا تھا ۔

خطرہ سے باہر

کارلائل کو رخصت ہوئے تقریباً دس بارہ روز گذر چکے تھے ۔ اسابل کی تندرستی میں نمایاں ترقی ہو رہی تھی ۔ کپتان لیولین اُس کے ساتھ ہمیشہ

گھومنے جایا کرتا تھا وہ اُس سے بہت پیچھا چھوڑانا چاہتی تھی لیکن اُس کی کوشش ہمیشہ بیکار ثابت ہوتی تھی وہ اکثر بے وقت گھر سے نکل جاتی اور وہ راستہ اختیار کرتی جس پر کسی کو شبہ بھی نہیں ہوتا لیکن لیوپسن ہمیشہ آ ملتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس کی حرکات و سکنات سے بخوبی باخبر رہتا تھا۔ اور سایہ کی طرح اُس کے ساتھ ساتھ پھرتا تھا وہ اکثر سوچتی تھی کہ اُس سے کہہ دے کہ تم مجھ سے مت ملا کرو۔ لیکن پھر خیال کرتی تھی کہ میرا قیام چند یوم کا ہے کیا فائدہ کہ بیکار بات بڑھے۔ دو چار دن کے بعد میں چلی جاؤں گی اور پھر ملنے کا موقع نہ آنے دونگی۔ لیکن اتنے زمانہ تک اُس کے ساتھ رہنا رنگ لا رہا تھا۔ اُس کو دیکھتے ہی چہرہ کا رنگ اُڑ جاتا تھا۔ دل دھڑکنے لگتا تھا۔ وہ اس جذبہ کو بہت دبانا چاہتی تھی۔

جولائی کا مہینہ تھا سورج غروب ہو رہا تھا۔ سکوت عالم پر طاری تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کسی ذیروح کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ ہاں موسم گرما کے چند در چند کیڑوں کے بھنبھنانے کی آواز ضرور آ رہی تھی جو گاہے ماہے فضا کی خاموشی کے طلسم کو توڑ دیتی تھی۔ اسابل سمندر کے ساحل کے ایک چٹان پر ساکت بیٹھی ہے۔ اُس کا دل دھڑک رہا ہے اور وہ ایک حد تک خوشی محسوس کر رہی ہے لیکن اُس کا ضمیر اُس کو با آواز بلند لعنت کر رہا ہے کہ وہ دوسرے کی بیوی ہو کر کسی غیر کے پہلو کو گرم کر کے کیونکر خوش ہو رہی ہے۔

لیوپسن تمہیں یاد ہے کہ زمانہ گذرا ہم دونوں نے ایک مرتبہ ایسی ہی فضا میں

ایک شب گزاری تھی۔

اسابل۔ہاں۔

لیولیین۔اُس زمانہ میں مجھے ایک لڑکی سے بہت محبت تھی کیا تم بتا سکتی ہو کہ وہ کون تھی؟

اُس کی آواز۔ اُس کا طرز بیان۔اُس کی نگاہیں صاف محبت کا پتہ دیرہی تھیں شبہ اور شک کی گنجائش ہی نہ تھی۔آسابل نے شرم سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔

لیولیین۔ہم دونوں نے غلطی کی۔یقیناً ہماری حماقت تھی۔ اگر دنیا میں کبھی بھی ایک دوسرے سے محبت کرنے والا جوڑا پیدا کیا گیا تھا تو وہ میں اور تم تھے۔میرا خیال تھا کہ تم میرے احساسات سے اچھی طرح واقف ہو لیکن اب کیا ہوتا ہے۔گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

تعجب۔ اُس کی زبان بند کئے ہوئے تھی لیکن اب اُس نے نہایت خودداری سے کام لیا اور کہا۔

اسابل۔میں اس قسم کی گفتگو نہیں سُننا چاہتی۔

لیولیین۔چونکہ میں نے اس موضوع پر گفتگو شروع کی ہے لہٰذا میں چند الفاظ اور بغیر کہے نہیں رہونگا۔اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کر لونگا۔ میں اپنی دلی ارمان کا اظہار کر دیتا لیکن میری حالت ناگفتہ بہ تھی۔قرض کا بار تھا لہٰذا بیوی والا ہونا میرے لئے ناممکن تھا۔سرپیٹر سے مجھے مدد کا ملنا بھی ہو سکتا تھا لیکن وہ میں نے مناسب نہ سمجھا۔اپنے ارمانوں کا خون کیا اور تم کو دوسرے کے حوالے ہو جانے دیا۔

اسابل۔ (اپنی جگہ سے غصہ سے کھڑی ہو کر) میں یہ باتیں سُننا نہیں چاہتی۔
لیولین۔ (اس کا بازو آہستہ سے پکڑ کر) ایک لمحہ اور توقف کرو۔ میں مدت سے چاہتا تھا کہ تم پر واضح کر دوں کہ میں تم کو کس طرح کھو بیٹھا جس کا مجھے اب تک افسوس ہے اور ہمیشہ رہے گا جب سے اپنی حماقت پر کفِ افسوس ملتا ہوں۔ میں تمہیں دل سے چاہتا تھا۔ لیکن اس راز کا انکشاف تمہاری شادی کے بعد ہوا۔ میں تم کو اب بھی جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔
اسابل۔ تم مجھے اس بے عزتی اور جرأت سے کیوں کر مخاطب کر رہے ہو۔
لیولین۔ جو کچھ کہ میں کہہ رہا ہوں اُس سے اب کوئی نقصان پہونچنے کا اندیشہ نہیں وقت نکل گیا۔ موجودہ صورت میں نہ میں نہ تم اس کو بھول سکتے ہیں کہ تم دوسرے کی بیوی ہو ہم دونوں نے اپنی زندگی کے راستے مقرر کر لئے ہیں۔ دونوں کے راستے میں ذخارہ دریا حائل ہے اور اسکو عبور کرنا ناممکن ہے لیکن غلطی میری ہے۔ مجھے چاہیئے تھا کہ اپنی محبت کا اظہار کر دیتا اور تمہیں کارلائل کی بیوی نہ بننے دیتا۔
اسابل۔ کارلائل میرا شوہر ہے جس کو میں عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ قدر کرتی ہوں اور دل سے چاہتی ہوں۔ میں نے اپنی مرضی سے اُس کے ساتھ شادی کی اور آج تک مجھے اس کا افسوس نہیں ہوا۔ اُس کے ساتھ میری محبت دن بدن بڑھتی ہے۔ اُس کی شریفانہ وضع قطع کو دیکھو۔ تم اُس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہو۔ لیولین تم اپنی حیثیت کو بھول گئے۔ تمہیں مجھے اس قسم کی باتیں کرتے شرم نہیں آتی۔ تم نے یہ نہیں سوچا کہ تمہیں ہرگز یہ اختیار

حاصل نہیں ہے۔

سوائے تمہارے اور کوئی بھی مجھے اس طرح ذلیل نہیں کرسکتا تھا اور اس کس مپرسی کے عالم میں بیہودگی اور لغویت کی باتیں نہیں کرسکتا تھا۔ اگر کارلائل موجود ہوتا تو تمہاری مجال نہیں ہوسکتی تھی کہ اس قسم کی باتیں زبان سے نکالو۔ بس جناب شب بخیر۔

وہ غصہ میں اُٹھی اور جلد جلد قدم اُٹھاتی ہوئی اپنے گھر کی طرف چلدی۔

لیولیسن۔ جو کچھ میری زبان سے نکلا اور جن الفاظ سے آپ کو تکلیف ہوئی اُس کی معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ سے مجھے اپنا خیر خواہ دوست اور بھائی سمجھئے۔

اسابل۔ میں اب تک تمہیں یہی سمجھتی رہی ورنہ ایک منٹ کے لئے تمہارے ساتھ رہنا گوارہ نہ کرتی اور تم نے اُس کا بدلہ اس طریقہ سے دیا۔ میرے شوہر نے تمہارا شکریہ ادا کیا تھا۔ اگر اُس کو معلوم ہوتا کہ تمہارے کمینے دل میں اس قسم کے خیالات پنہاں ہیں تو شکریہ کسی دوسرے طریقہ سے ادا کیا جاتا۔

لیولیسن۔ میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں اور اُس کی معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ سے میں کبھی اس قسم کی گفتگو نہ کروں گا۔ یہ صرف وفورِ شوق کا نتیجہ تھا۔ اور اس قسم کی غلطیاں اکثر و بیشتر عقلمند سے عقلمند آدمی سے ہو جاتی ہیں۔

اسابل نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ جب لیولیسن اپنی محبت کا اظہار کررہا تھا تو اسابل کے دل میں محبت کی لہر اُٹھ رہی تھی۔ لیکن اُس کی

شرافت نے اُس خوشی کو ایک حد تک دبایا اور اُس نے تہیہ کر لیا کہ اس مقام کو اور اُس شخص کو جلد سے جلد چھوڑ دے۔ لہذا فوراً اُس نے اپنے شوہر کو ایک خط لکھا کہ وہ یہاں جلد از جلد آئے کیوں کہ وہ وہاں ایک لمحہ کے لئے نہیں ٹھہرنا چاہتی۔ وہ بغیر کارلائل کا انتظار کئے جانے کو تیار رہتی لیکن روپیہ کی کمی کی وجہ سے نہیں جا سکتی تھی۔ اس اثنار میں اسابل نے پیدل گھومنا چھوڑ دیا۔ اکثر گاڑی میں نکلتی تھی۔ لیولین اگر گھر پر بھی آتا تھا تو ملنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اتوار کی صبح کارلائل آیا وہ اسابل کو واپس لیجانیکے لئے تیار نہ تھا چونکہ اُس کے خیال میں تندرستی ٹھیک ہو رہی تھی۔

کارلائل۔ (بحث مباحثہ کے بعد) آخر کیا وجہ ہے جو تم یہاں رہنا نہیں چاہتیں۔

اسابل کے دل میں ایک فوری خیال پیدا ہوا اُس نے سوچا کہ اپنے شوہر پر راز افشا کر دے لیکن اُس کی ہمت نہ پڑی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنے شوہر کو اس قسم کے خیال سے بھی تکلیف دے کہ اُسے کسی زمانہ میں لیولین سے محبت تھی اُس نے یہی بہتر سمجھا کہ اس خیال کو دل میں رکھے اور راز افشا نہ ہونے دے۔ بالآخر اُس نے کہا:۔

اسابل۔ میں اپنے گھر اور بچوں سے جدا نہیں رہ سکتی۔

کارلائل۔ اگر تم اس قدر مُصر ہو تو خیر میرے ساتھ گھر واپس چلو لیکن میری خوشی یہی تھی کہ اور چند روز یہاں قیام کرتیں۔

اسابل کی حالت اس وقت مثل ایک بچے کی تھی جو دن بھر کی تعلیم

بعد چھوٹتا ہے۔ وہ خوشی سے ہنس رہی تھی فرطِ انبساط میں اکثر کود نے لگتی تھی اور اپنے مہربان شوہر کا شکریہ گلے میں بائیں ڈال کر ادا کر رہی تھی۔ کارلائل سمجھا کہ اسابل کو اس سے بہت محبت ہے اس نے مسکرا کر کہا۔

کارلائل تمہیں یاد ہے کہ شادی کے شروع میں تم نے کہا تھا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے لیکن محبت ہو جائیگی میرے خیال میں اب محبت ہو گئی ہو۔ یہ سنتے ہی اس کے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے ایک رنگ اس کے چہرہ پر آیا اور ایک گیا۔ تاہم وہ سوچ رہی تھی کہ اب لیویلین اور اس کے درمیان ایک ناپیدا کنار دریا حائل ہوگا۔ وہ اپنے شوہر کا شکریہ ادا کر رہی تھی کہ وہ آگیا۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ لیویلین کو چھوڑنے کے معنی محبت آفتاب کی دلفریب کرن کا چھوڑنا ہے اور اس طویل ملاقات کے بعد بیقرار یقیناً تکلیف دہ ہے لیکن پھر بھی وہ خداوند تعالیٰ کی مشکور تھی کہ اس نے اس کی لاج رکھی۔

غریب اسابل کی طبیعت یقیناً شریف تھی وہ ہمیشہ اچھا کام کرنا چاہتی تھی اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمیشہ کوشاں رہتی تھی۔ برائی سے کوسوں دور رکھنا چاہتی تھی اس کا ضمیر پاک و صاف تھا اس کے دل میں کسی قسم کے برے خیالات نہ تھے وہ اس وقت تک بھی سچائی پاکیزگی اور وفاداری کا ایک مجسمہ تھی۔ اس نے تارے گن گن کر آنکھوں ہی آنکھوں میں تمام رات کاٹی اللہ اللہ کرکے صبح نمودار ہوئی۔ سفر کی تیاریاں ہونے لگیں جہاز نے ساحل بولوں کے کنارے سے لنگر اٹھایا۔ اسابل نے

شکر کے سجدہ کئے کہ مصیبت اور ذلت کی جگہ سے آخر نجات پائی۔ وہ بار بار کارلائل سے کہہ رہی تھی۔

اسابل ۔ مجھے اپنے پاس سے کبھی علیحدہ نہ کیا کرو۔ ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرو۔ تم سے جدا ہو کر مجھے سخت کوفت ہوتی ہے۔

اسابل اور کارلائل بخیر و عافیت تمام گھر واپس آئے۔ بچوں کو دیکھکر جو خوشی اسابل کو ہوئی وہ صاحب اولاد کا دل خوب جانتا ہے۔ وہ کبھی ایک کو گود میں لیتی اور کبھی دوسرے کو پیار کرتی تھی۔

باب اول

ایک عرصہ گزرنے پر اسابل کے دل میں حسرت و مایوسی کے جذبات پیدا ہونا شروع ہوئے۔ اُس کو دنیا میں کوئی اپنا نہ دکھائی دیتا تھا۔ عالم تمام گو نیر اعظم کی دلفریب کرنوں سے روشن ہوتا تھا۔ لیکن اُس کی قسمت کا اندھیرا نظر آتا تھا۔ اُس کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ اُس کو چاہنے والے اور اُس سے حقیقی محبت رکھنے والے سب فنا ہو کر قبر میں میٹھی نیند سو رہے ہیں اور اُس کو تنہا مفارقت کے صدمے سہنے اور دنیا کے مصائب کا سامنا کرنے کے لئے چھوڑ گئے ہیں اس خیال نے اُس کی زندگی کی کایا پلٹ کر دی وہ ہمیشہ غمگین اور متفکر رہنے لگی۔ علاوہ بریں وہ اُس بڑے آدمی کے خیال کو دل سے نکال پھینکنے کے لئے کوشاں تھی لیکن

مخالفت کرو گی آخر تمہیں اعتراض کیوں ہے۔

اسابل۔ میں لیوپسن کو پسند نہیں کرتی لہذا میں نہیں چاہتی کہ ایسٹ لین میں ٹھہرے

کارلائل۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ اس بارے میں اب کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کل یہاں آجائیگا میں اُسے بلانے کے بعد نکال نہیں سکتا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اُس کو پسند نہیں کرتیں تو میں ہرگز ایسی تجویز نہ کرتا حالانکہ سرپیٹر کی بیوی نے مجھ سے کہا تھا کہ لیولین بہت خراب آدمی ہے اور اُس نے چند واقعات بھی بیان کئے تھے جو نہایت شرمناک ہیں۔ لیکن میں نے خیال کیا کہ غالباً وہ اُس سے بغض للّٰہی رکھتی ہے۔ خیر جو کچھ بھی ہو وہ اچھا ہو یا بُرا اُس سے ہم پہ کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اسابل کا دل بیٹھا جاتا تھا وہ اپنی مٹھیاں بند کئے ہوئے تھی اور سوچ رہی تھی کہ قسمت اُس کے خلاف ہے جس شخص کی یاد کو وہ بھلانا چاہتی تھی وہ پھر اُس کی صحبت میں بیٹھنے اور اُٹھنے کو آرہا ہے دوسرے دن بارش دھواں دھار ہو رہی تھی۔ جوسی ایک کام کو جلدی سے اُٹھی صاف شفاف مرمری فرش پر اُس کا پیر پھسلا اور اُس زور سے گری کہ پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اہل خانہ اس کی تیمارداری میں لگے تھے کہ چھوٹی اسابل اپنی ماں کے سونے کے کمرے میں چپکے سے کہا۔

چھوٹی اسابل۔ ایک اجنبی آدمی آیا ہے جو آپ سے اور والد سے ملنا چاہتا ہے

اسابل گھبرائی اور سوچی کہ ہو نہ ہو لیولیسن آ گیا۔

اسابل ۔ کون ہے ؟

بچی ۔ میں نہیں جانتی لیکن یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتی اُس نے مجھے پکڑ لیا تھا۔ اور اُس وقت میں نے دیکھا کہ اُس کی آنکھیں بھیانک اور ڈراونی ہیں۔

اسابل ۔ اچھی بیٹی۔ جاؤ اپنے باپ سے کہو کوئی اجنبی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔

اسابل خود ملاقات کو نہ گئی اُس کو تھوڑی دیر کے بعد کارلائل سے معلوم ہوا کہ آنیوالا شخص لیولیسن ہے۔ شام کو اسابل بچے کارلائل اور لیولیسن کمرہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ لیولیسن نے چھوٹی اسابل کو گود میں اُٹھا لیا۔ وہ رونے لگی اور کارلائل سے کہا۔

بچی ۔ میں پسند نہیں کرتی کہ یہ مجھے گود میں لے۔ مجھے خدا معلوم کیوں اس شخص سے نفرت سی ہے مجھے اس سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اس سے کہدو کہ مجھے آئندہ سے گود میں نہ لے۔

کارلائل نے خاموشی سے اُٹھکر بچی کو لیولیسن کے گود میں سے لے لیا۔

باب دوم

سورج نہایت آب و تاب سے طلوع ہوا۔ صبح نمودار ہوئی۔ فضا ہلکی

بادلوں سے خالی تھی۔ سُہانا وقت تھا ایلیبہ بیرا اپنے بستر پر لیٹی کروٹیں بدل رہی تھی اُس کا نازک چہرہ تمتا رہا تھا اور آنکھوں میں حرارت کی وجہ سے سُرخ ڈورے پڑ گئے تھے۔ ایک لمحہ گذرا ہوگا کہ باربرا اپنی ماں کے پاس دوڑی ہوئی آئی وہ مثل صبح کے خوبصورت اور دلکش معلوم ہوتی تھی اُس کی گلابی پوشاک اور اُس پر روپیلی لیس غضب ڈھا رہی تھی اور ستم یہ تھا کہ پوشاک کا گلابی رنگ اُس کے رُخساروں کے رنگ میں مل رہا تھا۔ وہ جھکی اور ماں کو پیار کیا۔ وہ کچھ سال سے نہایت رحمدل اور شریف طبیعت ہوتی جاتی تھی۔ غم نے اُس میں بیحد تبدیلی پیدا کر دی تھی۔ گو نا اُمیدی اور یاس نے شروع میں اُس کی زندگی تلخ کر دی تھی۔ لیکن زمانہ نے اس کو خود صبر کرنا سکھا دیا۔ ہاں ناکامیابی محبت کا اثر ضرور ہوا کہ اُس کی بُرائیں رفتہ رفتہ فنا ہو گئیں۔ اور اُن کی جگہ بھلائیوں نے لیلی۔

ماں۔ مجھے یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ بیچاری جوسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہیں ہمسائیگی کا حق ادا کرنا چاہیئے اور اُس کی مزاج پُرسی کو آج شام کو ضرور چلنا چاہیئے۔

یہ سُنتے ہی باربرا کا دل دھڑکنے لگا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُس کی محبت سچی تھی۔ زمانہ بھی اُس کی یاد کو نہ بھلا سکا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہو کہ اُس نے اس راز کا انکشاف کسی پر نہ کیا تھا۔ کارلائل کی محبت کو دل سے لگا کر رکھا تھا۔ اسی وجہ سے اُس کی محبت نہ مٹنے والی نقش ہو کر رہ گئی تھی۔ لیڈی کی لڑکین کی حرکات و سکنات کو دیکھکر کون کہہ سکتا تھا کہ اُس کے دل میں

کسی کی یاد پنہاں ہے اور وہ کسی وقت بھی اپنے محبوب کی یاد سے غافل نہیں رہتی یہ سنتے ہی کہ وہ پھر اُسی سے چار آنکھیں کرنے والی ہے جو اُس کے دل کا مالک ہے۔ اُس کی ہر رگ جان تیزی سے چلنے لگی۔ انتظار کی گھڑیاں مشکل کٹیں۔ شام پُر بہار تھی ماں بیٹی آہستہ آہستہ چہل قدمی کرتے ہوئے ایسٹ ہین پہونچے کارلائل مع بیوی بچوں کے کھانے کے بعد باغ میں ٹہل رہا تھا۔

ملاقات کی رسمی گفتگو ختم ہونیکے بعد کارلائل اور باربرا میں ریچرڈ کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ ناظرین سے مخفی نہیں کہ باربرا کا بھائی ریچرڈ قتل کے جرم میں روپوش تھا۔ کارلائل کوشش میں تھا کہ وہ بے خطا ثابت ہو جائے یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی گفتگو ہر ایک کے سامنے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ریچرڈ کے لئے سرکار کا گردن زدنی کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ بہر حال باربرا اور کارلائل اس مسئلہ کے حل کے متعلق سب سے علیحدہ ہو کر باغ کے ایک کونے میں باتیں کر رہے تھے۔ کارلائل چونکہ فطرتاً ہمدرد واقع ہوا تھا لہذا باربرا کی مصیبت پر اظہار ہمدردی اور محبت اُس کی آنکھوں سے ٹپکتی تھی۔ اسابل خفیہ طور پر دونوں کے حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی۔ دونوں کا آنکھوں سے اوجھل ہو جانا۔ باغ کے کونوں میں جا کر راز و نیاز کی باتیں کرنا اُس سے علیحدہ علیحدہ رہنا اور اس بات کی کوشش کہ دونوں کی گفتگو کوئی نہ سُن سکے۔ اسابل کے خیال میں کچھ نہ کچھ دال میں کالا تھا۔ وہ کھٹک رہی تھی حسد کی آگ اُس کے تن بدن کو پھونک رہی تھی۔ باربرا اُس دن غضب ڈھا رہی تھی اُسکی

ہر ادا دلکش اور ہر لفظ ترنم خیز تھا۔ گرڈی کی سادہ لیکن دلاویز لباس زیب تن تھا۔
اس کی نشیلی آنکھیں بھولا چہرہ اور رخسار کا گلابی رنگ عجیب مزہ دے رہا تھا۔ وہ
اپنے خیالات میں منہمک تھی وہ کسی کام کو سڑک کی طرف گئی کیا دیکھتی ہے کہ
کیپٹن تھارن وہاں موجود ہے۔ تھارن کو دیکھنا تھا کہ اس کے ہاتھوں کے
طوطے اڑ گئے بھر آئی ہوئی واپس آ گئی۔

باربرا۔ (کارلائل کو دیکھتے ہی) مجھے تم سے ضروری کام ہے اگر زحمت
نہ ہو تو ایک لمحہ کو میرے ساتھ باہر آؤ۔

کارلائل بغیر کسی قیل و قال کے اس کے ساتھ ہو لیا۔ اور کوئی وجہ
نہیں تھی کہ وہ ساتھ نہ ہو جاتا لیکن بدقسمتی سے اسابل کی نظر ان پر پڑی۔
باربرا کی گھبراہٹ۔ اس کی ہلکی ہلکی باتیں دونوں کا باغ کے کونے اور دور افتادہ
گوشے میں غائب ہو جانا۔ اسابل کو شادی کے بعد آج تک اس دن سے
زیادہ حسد نہیں ہوا تھا۔ وہ انگاروں پر لوٹ رہی تھی اس کے تن بدن میں
آگ لگ رہی تھی۔

باربرا نہایت سرگرمی سے کارلائل سے تمام واقعہ دہرا رہی تھی اور کہہ رہی تھی

باربرا۔ تھارن اصل قاتل ہے اب وہ ہماری خوش قسمتی سے موجود ہے۔
خدارا میرے بھائی رچرڈ کی جان بچائیے۔ وہ بے گناہ ہے۔

غریب اسابل راز سے واقف نہ تھی اس کو ایک حد تک یقین ہوتا جاتا تھا
کہ باربرا کو کارلائل سے اور کارلائل کو باربرا سے از حد محبت ہے۔

اسابل نے جو کچھ دیکھا تھا وہ بہت کافی تھا۔ باربرا اور کارلائل کی

راز و نیاز کی گفتگو اس کی خوشی کو ٹھیس دینے کے لئے کیا کم تھی رشک و حسد کی دبی ہوئی آگ مشتعل ہو رہی تھی۔ کمبخت نیولین ان زخموں پر نمک پاشی کر رہا تھا۔ جو اسابل کی آنکھیں خود نہ دیکھ سکیں وہ اس کے کانوں تک سنا۔ نیولین خوب نمک مرچ لگا کر باربرا کی بے تکلفی کی کیفیت بیان کرتا تھا۔ وہ خطرناک سانپ کی طرح جھاڑیوں میں چھپ چھپ کر تمام واقعات دیکھتا رہتا تھا اور اسابل سے بیان کرتے وقت بے حد مبالغہ سے کام لیتا تھا۔ باربرا کو کبھی شبہ بھی نہیں ہوا کہ اسابل اس سے جلتی ہے۔

اس اثنا میں نیولین کی سر پیٹر سے ملاقات ہوئی۔ حضرت کئی مرتبہ اپنے محسن کو دھوکہ دے چکے تھے۔ لہذا راز کے افشا ہونے پر سر پیٹر نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اب ایسے بٹے باز آدمی کو ایک پیسہ بھی زیادہ نہ دے گا۔ لہذا موجودہ صورت میں نیولین کے لئے لازمی تھا کہ غیر ممالک میں جا کر چوروں کی طرح زندگی بسر کرے چونکہ قرض خواہ اس کی جان کے دشمن ہو رہے تھے۔

باب سوم

نیولین ایسٹ لین میں اب تک مقیم ہے وہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ اسابل کا دل کارلائل کی طرف سے پھیر دے۔ ایک مرتبہ اسابل اور کارلائل کی دعوت تھی۔ اسابل صبح سے دعوت میں جانے کی تیاری کر رہی تھی وہ بہت خوش تھی کہ کم از کم آج چند لمحات کے لئے دلچسپی اور خوش گپی نصیب ہو گی۔

بڑی مشکل سے شام ہوئی وہ کارلائل کے انتظار میں بیٹھی تھی کارلائل کو ایک ضروری کام تھا۔ رچرڈ ایک کسان کے بھیس میں آیا ہوا تھا۔ تھا ایسٹ لین ہی میں موجود تھا۔ اور اکثر ایک مقدمہ کی پیروی کو کارلائل کے پاس آیا کرتا تھا۔ باربرا چاہتی تھی کہ رچرڈ تھارن کو دیکھکر کم از کم یہ امر تو حق الیقین تک پہنچا دے کہ یہی ہیلیان کا قاتل ہے کارلائل نے آج ہی شب کو دونوں کو اپنے دفتر میں بلایا تھا۔ رچرڈ کو پاس والے کمرہ میں پوشیدہ رکھکر تھارن کو بلانے کا ارادہ تھا۔

اسابل ۔ میں تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تمہیں معلوم تھا کہ آج دعوت میں جانا ہے اور تم اب تک نہ آئے۔

کارلائل ۔ مجھے ضروری کام تھا تم دعوت میں چلی جاؤ میں نہیں جا سکتا میری طرف سے معافی چاہنا۔

اسابل ۔ صبح سے چلنے کا وعدہ کر رہے تھے اب عین وقت پر کونسا کام نکل آیا کہ ایک گھنٹہ کے لئے نہیں چل سکتے۔ اگر نہیں جانا تھا تو وعدہ کیوں کیا تھا۔

کارلائل ۔ بڑا نہایت ضروری کام ہے جس کی اہمیت سوائے میرے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ آج دعوت میں چلنا ہے ورنہ اُس کام کو پھر کسی دن پر اُٹھا رکھتا۔

کارلائل یہ کہکر اپنے دفتر میں واپس آیا۔ رچرڈ کو ایک کمرہ میں چھپا دیا گیا کیپٹن تھارن آیا۔ رچرڈ نے اُس کو بغور دیکھا اور نہایت ایمانداری سے کہدیا کہ یہ وہ تھارن نہیں ہے۔ جو قاتل ہے گو نام ایک سا ہے لیکن صورت و شکل

ذرا بھی نہیں ملتی۔

رچرڈ اپنی ماں سے مل رہا تھا۔ باربرا اور کارلائل ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بارہ بجے کے وقت چاندنی رات میں باغ کی روش پر ٹہل رہے تھے۔ باربرا اور کارلائل کے دل میں اُس وقت کسی قسم کا خیال نہ تھا وہ پاسبانی کر رہی تھی کہ کوئی غیر آدمی یا خود رچرڈ کا باپ گھر میں نہ چلا جائے اور رچرڈ کو دیکھ نہ لے۔ اگر رچرڈ کا پتہ چل جاتا تو وہ فوراً قتل کر دیا جاتا۔

کمبخت لیویسن تاک لگائے بیٹھا تھا۔ اسابل دعوت میں گئی ہوئی تھی وہ بارہ بجے کے قریب گاڑی میں واپس آ رہی تھی کہ کسی شخص نے گاڑی کو روکا۔

لیویسن ۔ میں تھک گیا ہوں۔ اگر کوئی ہرج نہ ہو تو مجھے بھی گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت دیجئے۔

اسابل ۔ کارلائل کام سے واپس آ گئے۔

لیویسن ۔ وہ نہایت دلچسپ کام میں مشغول ہیں اور غالباً اُن کو جلد فرصت نہیں مل سکتی۔

اسابل ۔ دلچسپ کام کیا۔

لیویسن ۔ میرا گزر اتفاق سے جج ہیر کے مکان کی طرف ہوا۔ میں نے دو ہستیوں کو بغل میں ہاتھ ڈالے چاندنی رات میں ہنستے اور محبت کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ کے شوہر کارلائل اور باربرا ہیر تھے۔

اسابل نے اپنے جذبات کو لیویسن سے چھپانے کی بیحد کوشش کی وہ سوچ رہی تھی کہ کارلائل کسقدر بے مروت اور بے وفا نکلا مجھے چال دیکر

وہ بھی راتوں کو باربرا سے ملنا اور چاندنیوں میں مزے لوٹنا اُس کیلئے ہرگز مناسب نہ تھا۔ وہ ان ہی خیالات میں منہمک تھی کہ گاڑی باربرا کے باغ کے سامنے پہنچی۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ ہر چیز صاف نظر آرہی تھی۔ کیا دیکھتی ہے کہ اُس کا شوہر باربرا کے ساتھ باغ کی روشوں پر چہل قدمی کر رہا ہے۔

باوجود استقلال کے صبر دفعتاً رکا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اُس پر غشی طاری ہوگئی۔ گاڑی کے نرم گدوں پر سر رکھ کر رہ گئی۔ لیولین نے اُس کی گردن میں ہاتھ ڈال دیے اور کہا اگر کارلائل بے وفا ہے تو تمہیں سچ مچ ہنس دینا چاہیے۔ میں اب بھی تم سے انتہا درجہ کی محبت رکھتا ہوں۔

حاسد عورت پاگل ہوتی ہے اور وہ عورت دونی پاگل ہوتی ہے جو یہ سمجھے کہ اُس کے ساتھ اُس کے شوہر نے بیوفائی کی۔ اسابل کی عقل یقیناً مفقود ہو چکی تھی ورنہ ایسے آدمی کی اس قسم کی بے حیائی کی گفتگو وہ ایک منٹ بھی سننا گوارا نہ کرتی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ میاں بیوی میں جو تعلقات مذہباً اور اخلاقاً ہونا چاہئے تھے وہ سب کارلائل نے منقطع کردئے۔

لیولین:- ایسے بے وفا شوہر سے یقیناً بدلہ لینا چاہئے وہ تمہارے قابل کبھی نہ تھا۔ اس تکلیف دہ زندگی کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے خوش زندگی کیوں نہیں اختیار کرتیں۔

اسابل کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ کمینہ اور خودغرض لیولین تسلی و تشفی دے رہا تھا۔ افسوس صد افسوس اس شیطان کا جادو فرشتہ صفت اسابل پر کارگر ہو رہا تھا۔

اسابل کا مستقبل

رچرڈ ابھی ماں سے رخصت ہوا بمشکل تمام راستہ پر آیا ہوگا کہ ایک شخص سے دوچار ہوا۔ اس اجنبی پر نظر پڑنا تھی کہ اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگا۔ ہانپتا کانپتا باربرا کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں نے تھارن کو دیکھ لیا۔ یہ وہ تھارن نہیں ہے جس کو کارلائل کے دفتر میں دیکھا تھا۔ بلکہ یہ تھارن اصلی قاتل ہے میں اس کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ وہ ویسٹلین ہی میں کہیں نہ کہیں مقیم ہے یہ دوسری بات ہے کہ اس نے اپنا نام بدل دیا ہو۔

بیچارہ کارلائل اس اہم مسئلہ کے عقد و حل میں مشغول تھا۔ وہاں اسابل اپنے گھر میں پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ اس کو رہ رہ کر کارلائل کی بیوفائی اور بے اعتنائی کا خیال آتا۔ انتقام کا خیال اس پر غالب تھا وہ مصمم ارادہ کر چکی تھی کہ شوہر سے بدلہ لیا جائے اور اس کو سبق دیا جائے کہ عورت سے بیوفائی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

آخر شب کارلائل گھر آیا اپنی بیوی کو کچھ الجھتے ہوئے پایا اور کہا تم اتنی رات تک جاگ رہی ہو۔

اسابل۔ مجھے نیند نہیں ہے تم سونے جا سکتے ہو۔

کارلائل مسکرایا اور چاہا کہ جھک کر اپنی بیوی کا بوسہ لے۔ لیکن اسابل نے گردن پھیر لی۔

کارلائل - تم ذرا سی بات پر خفا ہو گئیں مجھے در اصل بہت ضروری کام
تھا جس کی اہمیت کو تم نہیں سمجھ سکتیں - میں تم سے صبح باتیں کروں گا -
آج شب بہت تھک گیا ہوں - غالباً تم جلد خط لکھ کر سونے آؤ گی -

وہ خط لکھنے میں مشغول رہی اور اُسے کوئی جواب نہ دیا - کارلائل اپنے
سونے کے کمرہ میں گیا اور دروازہ بند کر لیا - خط کو ختم کر کے اسابل آہستہ
آہستہ جوسی کے کمرہ میں گئی جوسی ابھی پہلی نیند سے ایک دم چونک پڑی -

جوسی - (پلنگ پر بیٹھکر آنکھیں ملتے ہوئے) آپ کا چہرہ سفید پڑ رہا -
کیا آپ بیمار ہیں ؟

اسابل - بیمار . . . . ہاں ! بلکہ ابتر ہوں میں تم سے یہ
چاہتی ہوں - اگر مجھے کچھ ہو جائے تو تم میرے بچوں کا لے اُن
جب میں نہ ہوں تو اُن کے ساتھ مثل حیاتی رکھنا لیکن آپ

جوسی - میں رہنے کا وعدہ کرتی ہوں لیکن آپ کوئی حسرت و
بیمار پڑ گئیں - ثبیت مثل ایک

اسابل خدا حافظ کہکر آہستہ آہستہ کمرہ سے باہر ساتھ تمام برباد ہو گئیں
پھر سو گئی - ہم سب کو

کارلائل ساڑھے تین بجے کے قریب جاگا وہ متعجب تھا کہ
اب تک سونے کے لئے کیوں نہیں آئی - اُٹھا اور اسابل کے کمرہ
چلا - اندھیرا کافی تھا لیکن کسی قسم کی آواز نہ آنے سے یہ صاف ظاہر
کمرہ میں کوئی نہیں ہے - اُس نے اسابل کا نام لے لیکر تین چار مرتبہ

رات کی خاموش فضا میں اس کی آواز بازگشت کر رہی تھی - ہاتھ میں جلتی ہوئی
شمع - بال پریشان اور کاندھے پر کوٹ ڈالے ہوئے کمرہ سے باہر اپنی عزیز
بیوی کی تلاش میں نکلا - اُسے ڈر تھا کہ کہیں بیمار نہ پڑ گئی ہو اور کسی کمرہ
میں پڑی سو رہی ہو - جب کہیں اس کا پتہ نہ پایا تو بدحواس ہو کر اپنی
بہن کے کمرہ کی طرف گیا - اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا اب رات کے
تین بج چکے ہیں - اسابل نہ سونے کے کمرہ میں ہے اور نہ بچوں کے پاس
میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً بیمار پڑ گئی اور کہیں نہ کہیں ضرور بیہوش ہو گئی -
نیلیا - بہت ممکن ہے کہ وہ جوسی کے کمرہ میں ہو اور اس کی تیمارداری
وقت ہو گی -
کل الٹے پیر جوسی کے کمرہ میں آیا اور اس کو وہاں بھی نہ

بیگم صاحبہ یہاں آئی تھیں میں ان کو نہیں ڈھونڈ

ہانے بارہ بجے کے قریب یہاں آ کر مجھے جگایا اور ایک منٹ

ھیریں -
ی کے دل میں پریشان کن خیالات یکے بادیگرے آ اور جا رہے تھے -
ہی تکلیف کا اس گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں کچھ خیال نہ رہا
ہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کارلائل کا ہاتھ پکڑ کر کہا -
ؤ بھی - سرکار غضب ہوا - اور مجھے یقین ہو گیا کہ بیگم صاحبہ نے اپنے آپکو

ہلاک کیا۔ اُن کا کہنا پہلے میری سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ اب تمام الفاظ کے معنی واضح اور صاف ہیں۔ وہ یہاں آئیں اُن کے چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی تھی انہوں نے مجھے آخری وصیت کی کہ میرے بچوں کے پاس میرے رخصت ہونے کے بعد ہمیشہ رہنا اور اچھا سلوک کرنا۔ خدا آپ کو اس سانحۂ عظیم میں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اب کارلائل کی پریشانی اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی گو اُس نے جوسی کے ایک لفظ کا بھی یقین نہ کیا۔ اُس نے سوچا کہ اُس کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔

جوسی۔ مجھے یقین ہے کہ صورتِ حال خطرناک ہے بیگم صاحبہ ضرورت سے زیادہ پریشان زندگی بسر کر رہی تھیں۔ گو آپ نے بحیثیت شوہر کے اُن کی ہر طرح دلجوئی کی اور محبت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا لیکن آپ کی بہن نے اُن کی زندگی خراب کر رکھی تھی۔ غریب کی کوئی حسرت و ارمان اُس گھر میں نکلنے نہ پائی۔ اپنے گھر میں اُن کی حیثیت مثل ایک ماما اور نوکر کے تھی۔ لیکن اُس نے نہایت خاموشی کے ساتھ تمام زیادتیوں کو سہا اور کبھی بھی شکایت کا ایک لفظ اپنی زبان پر نہ لائیں ہم سب کو ان سے خاص محبت و ہمدردی تھی۔ اور اکثر میں چاہتی تھی کہ آپ کو معاملات سے آگاہ کر دوں لیکن میری ہمت نہ پڑی۔ جب سے اُن کی شادی ہوئی تھی ہمیشہ طعن اور تشنیع ہوا کرتے تھے کہ فضول خرچی ایک نہ ایک دن مفلسی اور آفت لائیگی۔ اگر انہیں ذرا سی چیز کی بھی ضرورت ہوتی

تو وہ منع کر دی جاتیں اکثر وہ اکیلے میں بیٹھکر رویا کرتی تھیں اور دل کو دونو ہاتھوں سے دبائے رہتی تھیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک شریف النسب اور شریف طبیعت خاتون تھیں۔

کارلائل۔ (اپنی بہن کی طرف مڑکر) تم نے سُنا جو کچھ جوسی نے کہا کیا یہ سچ ہے۔ مجھے تم سے یہ اُمید ہرگز نہ تھی کہ تم میری بیوی سے اس قسم کا سلوک کرو گی۔

کارلائل کو گمان بھی نہ ہوتا تھا کہ اُس کی بیوی ایسے گناہ عظیم کی مرتکب ہوسکتی ہے گھر میں ایک تھلکہ مچ گیا تھا۔ نوکر چاکر اوپر نیچے دوڑ رہے تھے۔

جوسی۔ (تھوڑی دیر کے بعد ایک رقعہ لاتے ہوئے) سرکار یہ میری بیگم صاحبہ کے ہاتھ کا لکھا معلوم ہوتا ہے۔

لفافہ پر اُس کا نام لکھا تھا اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے بمشکل لفافہ کھولا مندرجہ ذیل مضمون پر نظر پڑی:—

"زمانہ گزرنے کے بعد جب میرے بچے دریافت کریں کہ اُن کی ماں اُن کو چھوڑ کر کیوں چلی گئی تو کہنا کہ اُن کے باپ یعنے تم نے اُس کو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ تم نے بے مروتی اور بے وفائی کو جائز رکھا جس کی بدولت وہ مجبور ہو کر ایسی حرکت کرنے پر آمادہ ہوگئی۔"

کارلائل کی آنکھوں میں دنیا اندھیری تھی اب اُس کی سمجھ میں آرہا تھا کہ اُس کی بیوی کسی غیر شخص کے ساتھ فرار ہوگئی۔ لیکن اُس کے یہ سمجھ میں

نہیں آتا تھا کہ آخر اُس نے کونسی بے وفائی کی اور وہ کس طرح اس کا موجب ہو سکتا ہے۔ وہ انہیں خیالات میں منہمک تھا کہ ایک نوکر آ کر کہا ۔

نوکر۔ حضور لیولین کا بھی پتہ نہیں وہ بھی غائب ہے۔

کارلائل کو یقین ہو گیا کہ اسابل لیولین کے ساتھ بھاگ گئی۔ رنج اور غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ چھوٹی اسابل اپنے باپ کے قریب کھڑی تھی وہ ایک دوسرے کا منہ تک رہی تھی یاس و حسرت اُس کے معصوم چہرے سے ٹپک رہی تھی۔

جوسی۔ مس اسابل تم جاؤ کیوں نیند خراب کرتی ہو۔

کارلائل۔ آئندہ سے مس لیوسی کہنا۔

مس لیوسی۔ ابھی جو سب کہہ رہے ہیں اماں جان کو کیپٹن لیولین لے بھاگا۔ وہ یقیناً اُن کو مار ڈالے گا کیوں کہ اسی واسطے دوسروں کو بھگا لے جاتے ہیں۔ میری اماں کب واپس آئیں گی۔ میں بغیر اپنی ماں کے پائے ہوئے ایک لمحہ قرار نہیں پا سکتی۔

باب چہارم

اسابل جوش اور جذبۂ رشک و حسد سے متاثر ہو کر گو ایسے گناہ عظیم کی مرتکب ہو چکی تھی لیکن بجائے آرام و آسائش کے وہ ہر لمحہ بےچینی اور اضطراب محسوس کر رہی تھی۔ فراری کے وقت سے اُس کا ضمیر اُس پر

لعنت کر رہا تھا۔ اور نہ مٹنے والا غم اُس کے دل میں جگہ پا رہا تھا وہ اکثر خاموش بیٹھی رہتی اُسکا دل پھوڑے کی طرح دُکھتا اور اُن پیاری پیاری آنکھوں سے دریا کی طرح آنسو رواں ہوتے اُس کے رُخسار رنج کی شدت سے زرد پڑ گئے تھے۔

عورتو! خواہ تم بیوی ہو یا مائیں اسابل کی حالت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو گھر کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے جھیلو صبر اور استقلال سے کام لو زندگی کی آخری سانسوں تک اپنے باپ دادا کے نام پر دھبہ مت لگاؤ۔ اپنے ضمیر کی حفاظت کرو اور شیطان سے متنبہ رہو اور یقین جانو کہ برائی کا انجام برائی کے سوا بھلائی نہیں ہوسکتا۔

اسابل کی زندگی تمہیں عبرت کا سبق دے رہی ہے اُس نے اپنا شوہر اپنے بچے اپنا نام اور اپنا گھر مختصر یہ کہ سب کچھ جو ایک عورت کو عزیز ہوتا ہے قربان کر دئے اُس نے خدا کے احکامات سے مُنہ موڑا اور شادی کے عہد و پیماں کو جان بوجھکر توڑا صرف اس لئے کہ وہ لیولسین کی صحبت اختیار کر سکے اُس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بے انتہا شریف طبیعت تھی ایک غلط فہمی کی بناء پر غصہ کی حالت میں اُس سے ایسی نازیبا حرکت سرزد ہوگئی جس کو کہ وہ تمام عمر بھگتی رہی۔ دنیا میں ہزاروں عورتوں سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں لیکن قدرت انہیں اتنی جلد اور اتنی سخت سزا نہیں دیتی جتنی کہ اسابل کو ملی ایک آگ اُس کے دل میں لگی رہتی تھی جو اُس کے دل کو آہستہ آہستہ جلا رہی تھی وہ دنیا کے طعن و تشنیع کو

باب پنجم

دسمبر کا مہینہ تھا سردی کڑاکے کی پڑ رہی تھی۔ پہاڑ اور دریا برف سے ڈھکے پڑے تھے لوگوں کے دانت سردی کی شدت سے بج رہے تھے فرانس کے ایک ہوٹل کے کمرہ میں اسابل سردی سے کانپ رہی تھی۔ گو وہ ایک گرم شال سے اپنا تمام بدن ڈھانکے ہوئے آگ کے بالکل قریب بیٹھی تھی۔ لیکن اُس کا تھرانا کم نہ ہوتا تھا وہ ساکت بیٹھی ہوئی آگ کو تک رہی تھی یاس و حسرت کی صورت معلوم ہوتی تھی چند ساعت کے بعد ایک شخص دروازے سے داخل ہوا۔

لیولین اُس کے قریب پہنچا اُس نے ہاتھ کے اشارہ سے اُسے علیحدہ کیا اور نہایت عاجزی سے التجا کی کہ اُس کے قریب نہ آئے۔ وہ اُس کے مقابل بیٹھ گیا اور دیر میں آنے کے وجوہات بیان کرنے لگا۔

اسابل۔ آپ نے اب بھی کیوں تکلیف کی میں خوش ہوں کہ تم آگئے صرف اس لئے کہ چند باتوں کا فیصلہ آسانی سے زبانی ہو سکتا ہے۔ پچھلی مرتبہ مجھے کس ما یوسی کی حالت میں اس ہوٹل میں چھوڑ گئے تمہارے وقت مقررہ پر نہ آنے کی معنی یقیناً دھوکا اور چال تھی۔ اگر تمہیں مجھ سے شادی کرنا ہوتی تو شادی کر کے جاتے یا کم از کم وقت مقررہ پر آتے تم نے اپنے وعدہ کو ایفا نہیں کیا اور نہ تمہارا ارادہ تھا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ مجھ سے اُسی وقت صاف صاف کہہ دیتے کہ میری تمنا فضول اور میری آرزو بے سود ہے میں تم سے کہہ چکی تھی کہ مجھے ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہاں اس بچہ کا خیال تھا جو اس وقت تک

نہ پیدا ہوا تھا۔

لیوٹین ۔ تمہیں خود سمجھنا چاہئے تھا کہ مجھ جیسا آدمی اور خصوصاً اس جاہ و ثروت ہونیکے بعد ایک طلاق شدہ عورت کیساتھ شادی کر کے اپنے نام کو کیونکر بٹہ لگا سکتا ہے۔

اسابل ۔ آپ کی شرافت کی نشانی یہ بچہ ہے جو گناہ اور بے شرمی کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ آپ فضول عذرات پیش نہ کیجئے اگر آپ مجھے اپنی بیوی بنانے کے لئے آئے بھی ہوتے اور اس قسم کا خیال کا اظہار بھی کرتے یا قاضی کو اس کمرہ میں اسی وقت خطبۂ نکاح پڑھنے کو لائے ہوتے تو بھی میں آپ جیسے شریف النسل اور شریف الطبع انسان کے ساتھ شادی کرنا منظور نہ کرتی۔ معصوم بچہ بدنامی کے ساتھ پیدا ہو چکا اور جبتک وہ زندہ رہیگا یہ کلنک کا ٹیکا اس کے ساتھ رہیگا۔ رہی میں خود کردہ را علاج نیست میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری جان بوجھکر ذلت اور خواری کے اندھیرے غار میں گری۔ سوچ سمجھ کر وہ کیا جو ایک شریف لڑکی کو ہرگز نہ کرنا تھا اور اب تیار ہوں کہ اپنے گناہوں کا بار صبر و استقلال کے ساتھ اٹھاؤں اور جو مصیبت سر پڑے وہ خاموشی سے برداشت کروں تمہاری بیوی بنکر مرے دامن سے گناہ کا دھبہ نہیں دھل سکتا یہ داغ میرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

لیوٹین ۔ گناہ کو پہلے سمجھنا چاہئے تھا اگر تمہاری مرے بارے میں یہ رائے ہے تو میں مجبور ہوں۔ تم اپنے شوہر سے خفا ہو کر خود مرے ساتھ بھاگ گئیں میں تمہارے ساتھ گناہ میں خواہ مخواہ شریک ہوا۔

اسابل ۔ بجا ارشاد ہے۔

لیولین ۔ اور مرے خیال میں تم بالکل غلطی پر تھیں۔ کارلائل کو کبھی بھی اُس لڑکی (باربرا) سے محبت نہ تھی ہاں وہ دونوں ایک اہم مسئلہ میں آپس میں گفت و شنید کرتے تھے۔ چونکہ میں نے اکثر اُن کی گفتگو کو سنا تھا۔ اور میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارے شوہر سے زیادہ باوفا اور شریف طبیعت آدمی ہونا مشکل ہے۔

اسابل ۔ لیکن تم نے مجھے ہمیشہ یہی باور کرایا کہ باربرا اور کارلائل میں محبت ہے۔

لیولین ۔ (ہنسا اور کہا) محبت میں چال اور فریب جائز ہے خیر بچہ کا نام کیا رکھا ہے اور آیا شکل و صورت میں مجھ جیسا حسین ہے۔

اسابل ۔ نام وراثتاً جو ہونا تھا وہی دیا گیا ہے یعنے فرانس لیولین۔ اگر طبیعت تم سی لایا ہے تو مری خدا سے دعا ہے کہ سمجھدار ہونے سے پہلے اس کی روح قبض کرلی جائے۔

لیولین ۔ مرے ٹھیرنے کے لئے کون سے کمرے منتخب ہوئے ہیں۔

اسابل ۔ یہ تمام کمرے مرے ہیں اور تم اب ان میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھیر سکتے علاوہ بریں تم نے مجھکو چالیس پونڈ منی آرڈر کے ذریعہ بھیجے تھے وہ میں تم کو واپس کرتی ہوں مجھے آج سے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔

لیولین ۔ اگر تم چاہتی ہو کہ ہمارے تعلقات ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں اور مرے خیال میں یہ بہتر بھی یہی ہو کہ اُس ذلالت کے جامہ کو اتار پھینکا جائے لیکن یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ تم

کر رہی ہو یا کہ میں تمہیں فاقہ کرتے ہوئے اور مصیبت جھیلتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ لہذا چاہتا ہوں کہ تمہارے خورد و نوش کے لیئے کچھ تنخواہ مقرر کر دوں۔

اسابل۔ خاموش تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ میں بھیک بھی تمہارے ہاتھ سے نہیں لینا چاہتی۔ اگر تمام دنیا مجھے مدد کرنے سے انکار کر دے اور اگر غیر بھی میری مدد نہ کریں یا میں کسی طرح اپنی روزی نہ کماؤں اور اُس کے بعد بھی میرا زندہ رہنا ضروری ہو تو میں اپنے شوہر سے مدد کی ملتجی ہونگی نہ کہ تم سے اس قسم کی گفتگو میرے سامنے کرنے کی جرات نہ کرنا۔

اس گفتگو کے بعد لیویسن نے اپنا راستہ لیا اور اسابل نے وہ رات نہایت بے چینی اور بیقراری سے کاٹی آج کی رات اُسے اپنے گناہ کی اہمیت اور اپنی موجودہ اور آئندہ زندگی کی بھیانک تصویریں دکھائی دیتی تھیں۔

اُس نے دنیا میں سب کچھ قربان کر دیا جس کے لیئے عیش و عشرت نیک نامی اور شرافت کو خاک میں ملایا اُس کی بیوفائی اور بے اعتنائی نے یہ رنگ دکھایا۔ اسابل تھی اور کس مپرسی کا عالم۔ نہ کوئی عزیز تھا اور نہ کوئی غمخوار تنہائی کا عالم اور پریشان کن خیالات اُس کی حالت سے مردوں کو ہمدردی عورتوں کو عبرت حاصل ہو رہی تھی۔ ایک لارڈ کی لڑکی جس نے ناز و نعم میں پرورش پائی ہو جس کی آنکھ کے ایک اشارہ پر لبیک کی صدائیں بلند ہوتی تھیں وہ آج اپنی اور اپنے معصوم بچے کی زندگی کو قائم رکھنے کے لیئے دھیلوں کا منہ تک رہی ہے۔ ماں اور باپ کے چند تحفہ اُس کے پاس تھے وہ اپنے شوہر کے گھر سے سوائے اپنے زیورات کے اور کچھ نہیں لائی تھی۔

اور اپنی کوٹھی بیچ کر اب زندگی بسر کرنے کا ارادہ تھا اور اُس کے خاتمہ پر کسی نہ کسی کی خدمت کر کے دو جانوں کا پیٹ پالنا لازمی تھا۔ آج اُسے اپنی حماقت صاف نظر آ رہی تھی۔ شوہر کی محبت اُس کے اوصاف حمیدہ اُسکو ضرورت سے زیادہ تکلیف دے رہے تھے۔ اور دراصل ہر چیز کی قدر اُسی وقت ہوتی ہے جبکہ وہ ہمارے قبضہ و قدرت سے باہر ہو جاتی ہے۔ تندرستی، عیش، جاہ و ثروت، خوشی، یہ سب چیزیں جب ہماری ملکیت ہوتی ہیں تو ہمیں اُنکی ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہوتی لیکن جب وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں تو کف افسوس ملتے ہیں ایک دوست ہمیں کتنا ہی عزیز ہو لیکن ہمیں اُسکی محبت کی قدر اُس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ وہ ہم سے جدا نہ ہو۔ اُس کو ہمیشہ کے لئے جدا ہوتے دیکھ پھر دیکھو مفارقت کے صدمہ کیسے کیسے خون کے آنسو رولاتے ہیں۔ بہر حال مصیبت کے وقت خدا یاد آتا ہے اور تکالیف انسان کے گناہ کو دور کر دیتی ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے اوصاف میں سے ایک صفت کریمی بھی ہے اور رحیمی بھی اگر گنہگار اُس کی طرف رجوع ہو اور اپنے گناہوں کی عذر خواہی کرے تو پروردگار عالم یقیناً اُس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

سمابل اپنے گناہوں سے شرمندہ تھی اور بار بار خدائے برتر کی جناب میں رو رو کر اپنے گناہ کی معافی چاہا کرتی تھی۔ آج بھی روتے روتے اُسکی آنکھ لگ گئی کیا دیکھتی ہے کہ وہ پھر ایسٹ لین میں ہے۔ اُس کے بچے اُس کے چاروں طرف کھیل رہے ہیں، نیستا اور اطمینان کی پھر وہی دنیا ہے۔ اور

پیرو ہی، اسابل لیکن بچہ کے رونے کی آواز نے اس کو خواب سے چونکا دیا۔ آنکھ کا کھلنا تھا کہ منظر ہی بدل دیا۔ فرانس کے ہوٹل کا کمرہ تھا اور کس مپرسی کا عالم۔

باب ششم

چچا کی ملاقات

موسم سرما کا اختتام تھا۔ اسابل ہوٹل کے کمرہ میں اپنے خیالات میں منہمک ایک آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک معصوم بچہ جھولے میں ہاتھ پیر مار رہا تھا کہ ایک ماما نے آکر کہا۔

ملازمہ۔ بیگم صاحبہ آپ سے ایک شخص ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

اسابل۔ کون ہے اور کس شکل و شباہت کا ہے۔

ملازمہ۔ نام تو میں نے دریافت نہیں کیا لیکن صورت شکل سے شریف بہادر خود دار شہزادہ سا معلوم ہوتا ہے۔

ایک فوری خیال اسابل کے دل و دماغ میں دوڑ گیا وہ سوچنے لگی کہ کہیں کار لائل نہ ہو اس خیال کا دماغ میں آنا تھا کہ بدن کا رُواں رُواں تھرانے لگا اور دل اس زور سے دھڑکا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہلو چیر کر نکل جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اجنبی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اسابل کے رخسار شرم سے نیلگوں ہو گئے تھے۔ اُس کا چچا لارڈ ماؤنٹ سیورن سامنے کھڑا تھا۔

اسابل ۔ آپ نے مجھے ڈھونڈھنے کی تکلیف کیوں گوارہ کی میں ننگ خاندان ہوں۔ آپ کے نام کو بٹہ میری منحوس ذات سے لگا۔

لارڈ ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے کئے کا پھل پا رہی ہو۔ میں نے تمہاری شادی کے وقت ہی تم کو آگاہ کیا تھا کہ تم اس کو اپنے گھر میں قدم رکھنے نہ دینا اور اس کی صحبت سے بچتی رہنا۔ یہ میں جانتا ہوں کہ تم نے اُسے اپنے گھر مہمان نہیں بلوایا تھا لیکن تم خود سوچو کہ تمہاری یہ نازیبا حرکت کس حد تک شریفانہ تھی اگر کبھی بھی کسی عورت نے ایک اچھا شوہر پایا تھا تو وہ تم تھیں اور اگر کبھی بھی کسی شوہر نے اپنی بیوی سے محبت کی تھی تو وہ تمہارا شوہر تھا کیا تمام عنایات احسانات اور محبت کا یہی بدلہ ہوتا ہے۔

اسابل ۔ میں اپنی غلطی پر نادم ہوں اور اپنے گناہ کی معافی کی خدا سے ہر وقت دعا مانگتی ہوں۔ اب ان باتوں کو جانے دیجئے۔

(اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔)

لارڈ ۔ لیکن تم نے ایسی حرکت ہی کیوں کی۔

اسابل ۔ میرا خیال تھا کہ میرے شوہر نے مجھکو دھوکہ دیا اور ایک غیر عورت کے ساتھ محبت اور التفات کو جائز رکھا۔

لارڈ ۔ تمہارا خیال محض غلط تھا اس نے تمہیں کبھی ایسا موقع نہیں دیا وہ خیالات میں الفاظ میں اور عمل میں ہمیشہ وفادار رہا اور جب سے تمہارے ساتھ شادی ہوئی اس نے کسی عورت کو بری نگاہ سے نہیں دیکھا۔ وہ ہمیشہ تمہاری بھلائی اور بہبودی کا خواہاں رہتا تھا۔ اُسے تمہارے اوپر پورا بھروسہ

تھا۔ وہ دعوت میں تمہارے ساتھ صرف اس لئے نہیں جاسکا۔ کیونکہ اُسے ایک ضروری کام درپیش تھا۔ ریچرڈ اپنی ماں سے مل رہا تھا اور کار لائل پر اُسکی حفاظت فرض تھی اور اگر اُس کو کوئی دیکھ پاتا تو اس کا قتل ہونا لازمی تھا۔

اسابل ۔ میں پاگل تھی اور جو کچھ بھی میں نے کیا وہ بُرا کیا۔ اب اپنے کرتوت کا نتیجہ بھگت رہی ہوں اور آئندہ بھگتتی رہوں گی۔ اس سے زیادہ عرض کرنے کی مجھ میں سکت نہیں۔

لارڈ ۔ میں تمہارا عزیز ہونیکی حیثیت سے میرا فرض منصبی ہے کہ میں تمہارے مشکل کے وقت کام آوں میں یہ نہیں دیکھ سکتا کہ میرے خاندان کا ایک شخص دوسروں کی نوکری کرکے پیٹ پالے۔ لہذا اب میں چاہتا ہوں کہ تمہارے اخراجات کا کفیل ہوں آج سے میں تمہارے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار ضرور مقرر کر دوں گا جس سے تم آسانی سے زندگی بسر کر سکو۔

اسابل ۔ میں اس قابل نہیں اور نہ آپ کو ایسی تکلیف دینا چاہتی ہوں لہٰذا مجھے میری حالت پر چھوڑ دیجئے اور جو کچھ کیا ہے اس کو بھگتنے دیجئے۔

لارڈ ۔ یہ ناممکن ہے ..... اچھا ...... خدا حافظ میں رخصت ہوتا ہوں اور تم کو ماہ بماہ رقم پہنچتی رہیگی۔

باب ہفتم

کارلائل اور باربرا کی گفتگو

موسم گرما کا آغاز تھا سورج اپنی دلفریب کرنوں سے دنیا کو منور کر رہا تھا۔ باربرا کے حسن کا چرچا گلی کوچے میں ہر ایک کی زبان زد تھا ہر طرف سے نسبتیں آ رہی تھیں لیکن باربرا کی زبان پر نہیں کے سوائے کبھی ہاں نہیں آیا۔

ایک مرتبہ کارلائل گھومتا ہوا باربرا کے گھر پہنچا۔ اثنائے گفتگو میں باربرا نے کہا۔

باربرا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ شادی کرنے والے ہیں۔

کارلائل۔ نہیں میرا ایسا ارادہ نہیں ہے میں ہمیشہ ایسا ہی رہونگا جیسا اب ہوں میری شادی ایک مرتبہ ہو چکی اور میری بی بی ابھی زندہ ہے اس کی زندگی کے زمانے میں میں دوسری شادی نہیں کر سکتا۔ چونکہ انجیل میں آیا ہے " جو اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے کے ساتھ شادی کرتا ہے وہ حرام کاری کا مرتکب ہوتا ہے "

باربرا۔ لیکن اب وہ تمہاری بیوی نہیں رہی تم اُسے طلاق دے چکے۔

کارلائل۔ بہت ممکن ہے کہ وہ پھر میری بیوی بننا چاہے۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لے۔ اس صورت میں میرا فرض ہوگا کہ میں سچے دل سے اس کو معاف کر کے پھر اُس کو اپنی منکوحہ بی بی تسلیم کر لوں۔

باب ہشتم

ایک سانحہ

اسابل کو اپنے چچا سے ملاقات کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ دنیا کے کسی خاموش گوشہ میں بیٹھ کر اپنی ما بقی زندگی کے دن گذارے جائیں تاکہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو کہ کہاں ہے اور کیسی گزر رہی ہے یہ سوچ کر وہ اپنے معصوم بچہ اور آنا کے ساتھ ہی سفر ہوئی۔ جس گاڑی سے وہ سفر کر رہی تھی وہ دوسری مال گاڑی سے ٹکر کھائی۔ بیسوں مسافر لقمۂ اجل ہوئے اسابل کا بچہ اور آنا دونوں موت کے گھاٹ اترے۔ خود اس کے بھی بہید چوٹ آئی ڈاکٹروں کی رائے میں اس کا بچنا ناممکن تھا۔ بلکہ اس نے چند سطور حسب ذیل مضمون کے اپنے چچا کے نام لکھے اور ایک عورت سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد یہ خط ڈاک میں ڈال دیا جائے۔

"میرا بچہ اور آنا ریل سے کٹ کے مر گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی مر رہی ہوں اور میرے ساتھ اس بدنامی اور رسوائی کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے جو کہ میری وجہ سے خاندان پر آئی۔ کارلائل سے کہنا کہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ اس کی معافی چاہتی ہوں اور بچوں سے بھی معذرت کی خواستگار ہوں میں نے اپنے کئے کا پھل پا لیا اور جو کچھ بھگتا اسکو

الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتی۔"

وہ یہیں تک لکھ پائی تھی کہ بیہوش ہو گئی عورت کا خیال ہوا کہ وہ مر گئی لہذا اُس خط کو ملفوف کر کے دئیے ہوئے پتہ پر روانہ کیا۔ خط پہنچا تھا کہ تمام انگلستان میں مشہور ہو گئی۔ انگلستان کے اخبارات میں اسابل کے مرنے کی خبر شائع ہونے لگیں۔ کارلائل کو لارڈ ماؤنٹ سیورن کے خط سے اور اخبارات سے اسابل کے مرنے کی خبر پہونچی۔ وہ ایک لمحہ کیلئے مبہوت ہو گیا۔ اسابل نے ہسپتال میں اپنا صحیح پتہ نہ بتایا تھا۔ لہذا جب اُس کے چچا نے حکام متعلقہ اور ڈاکٹروں سے اسابل کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس نام کی کوئی عورت زندہ نہیں ہے۔ اب اُس کی وفات میں کوئی شبہ نہ رہا۔

اسابل کی نگاہ سے جب وہ اخبارات گذرے تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کے خط کا یہ نتیجہ ہے یا اُس کے خط نے یہ خبر مشہور کی ہے۔ موجودہ صورت میں یہی اُس کی خواہش تھی۔ بہت اچھا ہوا کہ وہ مردہ تسلیم کر لی گئی۔

اب وہ آسانی سے کسی گمنامی کے گوشہ میں بیٹھکر اپنی زندگی کے دن کاٹ سکے گی۔ اور آج سے چچا کی امداد کی بھی ضرورت نہیں۔ اُس نے اپنا نام بدلکر سیڈم وائن رکھا۔ زمانہ نے رفتہ رفتہ اسابل کی یاد کو مٹا دیا۔

باب نہم

باربرا کی خوش قسمتی

واقعات عالم بھی عجب حیرت انگیز ہوتے ہیں زمانہ صفحۂ دل سے نقوش یاد کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔

اسابل کی موت کی خبر نے چند سال گذرنے کے بعد کارلائل کے خیالات میں بھی تبدیلی پیدا کر دی۔ باربرا کی محبت سچی تھی اور وہ اپنا رنگ دکھلا رہی تھی۔ کارلائل رفتہ رفتہ اس کی طرف رجوع ہوتا جاتا تھا۔ ایک دن وہ باربرا کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور باربرا بھی محسوس کر رہی تھی کہ وہ اس کی طرف معمول سے زیادہ راغب ہے۔ ایک دن شام کا وقت تھا باد صبا محبت کے پینگوں کو بڑھا رہی تھی کارلائل اور باربرا باغ کی روش پر چہل قدمی کر رہے تھے کارلائل اپنے خیالات سے چونکا اور کہا۔

کارلائل ۔ باربرا کیا تم میرے ساتھ شادی کر سکتی ہو۔

یہ سننا تھا کہ فرط خوشی سے باربرا کے رخساروں کا رنگ اور بھی سرخ ہو گیا۔ اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ اور کہا کہ میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔ (اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے) مجھے وہ رات اچھی طرح یاد ہے جب میں نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔ اور

آپ نے اپنی نفرت کا...... اُس دن کی یاد میرے دل پر نقش ہو جاتی ہیں نے اُس راز کو اپنے حد تک محدود رکھا۔

کارلائل - اُس زمانہ میں میں شادی شدہ تھا اور اس قسم کی گفتگو بے معنی تھی تم جانتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اب میں دنیا میں تمہارے سوا کسی سے شادی نہیں کر سکتا۔ جو خوشی ہمیں اب آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے اُسے گذشتہ باتوں کے خیال سے مت ٹھکراؤ۔ ہاں! اگر تمہیں پہلی سی محبت نہیں تو دوسری بات ہے۔

باربرا - میں تمہیں پہلے سے چوگنا چاہتی ہوں اور صرف تمہاری خاطر میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ہمیشہ کنواری ہی رہوں گی۔

جب باربرا کی ماں کو معلوم ہوا کہ کارلائل اُس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو فرط خوشی سے اُس کے آنکھ سے آنسو جاری ہوئے۔ اُن آنسوں سے انبساط غم کی جھلک نظر آتی تھی۔ غم تو اس بات کا تھا کہ باربرا ہمیشہ کے لئے چھوٹ رہی ہے اور خوشی اس بات کی کہ دنیا میں بہترین شوہر اُس کو مل رہا ہے۔ آخر کار اُس نے کہا۔

ماں - کارلائل تم جانتے ہو کہ میری بچی ناز و نعم کی پلی ہوئی ہے وہ اپنے گھر میں ہر طرح کے عیش و عشرت کی عادی تھی۔

کارلائل - میں اس کی خوشی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھونگا۔ اور حتی الوسع اُس کی دلدہی اور خوشنودی کی کوشش کرونگا۔

ماں - لیکن بہت ممکن ہے کہ کارنیلیا اس شادی پر راضی نہ ہو اور بعید

میں شکر گزار ہیں یہاں ہوں۔

کارلائل۔ میں کارنیلیا کو علیحدہ گھر میں رکھوں گا۔

اس مختصر سی گفتگو کے بعد کارلائل رخصت ہوا اور اپنی بہن کے پاس آیا اور اسکو مخاطب کرکے اس طرح گفتگو شروع کی۔

کارلائل۔ کارنیلیا میں باربرا کے ساتھ شادی کر رہا ہوں۔

کارنیلیا۔ تم بیوقوف ہو اور تمہارا دماغ یقیناً خراب ہو گیا ہے۔

کارلائل۔ شکریہ........ اور آپ میرے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ میری شادی کے بعد آپ کو دوسرے گھر میں جانا ہوگا۔ اب آپ اس گھر پر کافی حکومت کر چکیں جس طرح دو بادشاہ ایک سلطنت پر حکومت نہیں کر سکتے بالکل اسی طرح دو عورتیں ایک گھر کا انتظام نہیں کر سکتیں۔ مجھے اس کا تجربہ کافی ہو چکا۔

یہ امر تعجب خیز ہے کہ کارنیلیا بغیر حجت اور تکرار کے گھر چھوڑنے پر رضی ہو گئی اور شادی سے پہلے ہی اپنے آبائی گھر میں اٹھ کر چلی آئی۔

باب دہم

باربرا کی شادی

آج گرجا دلہن بنا ہوا ہے لوگ جوق جوق چلے آتے ہیں جو اندر نہیں

آسکتے سڑک کے دائیں بائیں کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ لڑکے درختوں اور پھاٹکوں پر بیٹھے دولہا اور دلہن کے نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیتی گاڑی کی آواز کان میں آئی دولہا اور دُلہن کی گاڑی گرجے کے دروازہ میں کھڑی ہے۔ کارلائل خاموشی سے گاڑی میں سے اُترا اور گرجے میں داخل ہوا۔ اُس کے بُشرے سے شرافت ٹپکتی تھی اور وہ انسانیت کا مجسمہ معلوم ہوتا تھا۔ باربرا حسن کی ایک دیوی تھی سفید ریشمی پوشاک اور اُڑتی ہوئی ہلکی نقاب غضب ڈھا رہی تھی۔ اُس کے رُخسار خوشی سے گلابی ہو رہے تھے۔

کارلائل نے باربرا کا ہاتھ پکڑا خطیب نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ خدا اور اُس کے پیمبر کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھاؤ کہ تم اپنے شوہر سے جب تک زندہ رہو گی محبت کرو گی اور اُس کی اطاعت سے منہ نہ موڑو گی۔ باربرا نے نہایت استقلال اور زور کی آواز میں کہا کہ "میں ہمیشہ اُس کی رہوں گی خدا مری مدد کرے" خطبہ ختم ہوا میاں بی بی نے ایک دوسرے سے انگشتری بدلی۔ کارلائل باربرا کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر لوگوں کی مبارکباد کا جواب دیتا ہوا اپنی گاڑی میں آیا۔

کارلائل ۔ باربرا دیکھو وفا کرنا۔

باربرا ۔ میں تمہاری تھی اب تمہاری ہوں اور تمہاری رہونگی دعا کرو کہ خدا مجھے شیطان کی چالوں سے بچائے۔

گیارہواں باب

اسابل ایک آیا کے بھیس میں

ریل کے سانحہ نے اسابل کی شکل و صورت میں ایک خاص تبدیلی پیدا کردی تھی اس کے چہرہ پر ایک نشان پڑ گیا تھا۔ اور کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے سے پیر میں لنگ ہو گیا تھا۔ گو وہ موت کے منہ سے نکل گئی تھی لیکن اس کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہو گئی تھی کہ اس کو دیکھ کر کوئی نہیں پہچان سکتا تھا۔ رنج و الم نے جو کچھ کمی باقی رہ گئی تھی وہ بھی پوری کردی۔ دانتوں کے ٹوٹ جانے سے آواز میں بھی ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی تھی۔ صدمات نے بال سفید کر دیے تھے۔ وہ خود بھی حتی الامکان کوشش کرتی تھی کہ دوسرے اسے نہ پہچان سکیں اس وجہ سے عجیب و غریب لباس اختیار کیا تھا۔ ایک گرم ٹوپا پہنے رہتی تھی جو اس کی پیشانی کو ڈھانپے رہتا تھا۔ ڈھیلی ڈھالی سیاہ پوشاکیں اور پرانی وضع کا ہرا چشمہ اور ایک موٹی نقاب یہی چند چیزیں تھیں جن کی مدد سے وہ اپنے آپ کو چھپائے رہتی تھی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی خوبصورت نازک سیاہ بالوں والی حسین اسابل ہے۔

وہ اس زمانہ میں جرمنی کے ایک شہر میں ایک رئیس کے گھر میں اس کی اکلوتی لڑکی کی تعلیم و تربیت پر نوکر ہو گئی تھی۔ وہ اکثر خیال کیا کرتی تھی کہ وہ دوسروں کے بچوں کی تعلیم و تربیت دے رہی ہے جبکہ اپنے بچوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خیرباد

کہہ چکی خدا معلوم اُن کا وہاں کیا حشر ہو گا۔ اور انہیں کس قسم کی تعلیم و تربیت حاصل ہو گی۔ اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی کمی سے اُس کا خود یہ حشر نکلا۔ اب شفیق ماں کی غیر موجودگی میں اُن کے اخلاقیات کا اللہ ہی مالک ہے۔

اسابل انہی خیالات میں منہمک تھی کہ ایفی اُس کے قریب پہنچی رسمی گفتگو کے بعد ایسٹ لین کا ذکر چھیڑ گیا۔

ایفی۔ دنیا بھی عجیب جگہ ہے اس میں عجیب و غریب واقعات ہوتے رہتے ہیں کون کہہ سکتا تھا کہ اسابل اپنے شوہر اور بچوں کو چھوڑ کر ایک غیر شخص کے ساتھ فرار ہو جائیگی اور بار برا کی حسرتیں پوری ہوں گی۔ اگر اسابل سے یہ حماقت نہ سرزد ہوتی تو بار برا تا قیامت کارلائل کی بیوی نہیں ہو سکتی تھی۔

ایفی کو یہ نہ معلوم تھا کہ وہ اسابل ہی سے باتیں کر رہی ہے۔

کارلائل کی باربرا کے ساتھ شادی کی خبر سُننا تھا کہ اسابل کی نظر میں دنیا سیاہ ہو گئی۔ اُس کا سر چکرانے لگا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ راز کے افشا ہونے کے ڈر سے یہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی اور تھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اب مجھے جانا چاہئے۔

آدھی رات گزر چکی اسابل اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہی ہے آنکھوں میں نیند کا نام نہیں پریشان کن خیالات اس کے دماغ میں آ اور جا رہے تھے۔ اُسے خارجاً معلوم ہو چکا تھا۔ کہ اُس کا بڑا لڑکا بیمار ہے۔ وہ سوچ رہی تھی کاش کہ میں اس وقت اپنے بچوں کے پاس ہوتی۔ اور خصوصاً اپنے بیمار بچے کی [illegible] کر سکتی۔ سوتیلی ماں کو کیا پڑی ہے کہ اُس کا خیال اور پاس کرے [illegible]

محبت میں باپ کا بھی دل بھر گیا ہوگا۔ خدایا میرے بچہ پر رحم کر۔ بستر پر اُسے ایک لمحہ قرار نہ پڑا وہ اُٹھ بیٹھی اور کمرہ میں ٹہلنے لگی۔ بخار سا چڑھ رہا تھا کنپٹیاں بج رہی تھیں دل دھڑک رہا تھا۔ وہ پھر بستر پر گر پڑی اور ایک تکیہ کو اپنی کوک میں رکھکر زور سے دبانے لگی۔ تاکہ پھڑکتے ہوئے دل کی حرکت کم ہو جائے۔ اُس کے آنکھ سے آنسو جاری تھے اور دعا کر رہی تھی کہ خدایا مجھے موت آجائے اور ان روح فرسا خیالات سے نجات ہو۔ خدا خدا کر کے صبح نمودار ہوئی اس کی مالکہ اہلیہ لیٹمر آئی اور کہا۔

مالکہ۔ میڈم وائن (راسابل) میری لڑکی کی شادی ہونیوالی ہے لہذا اب تمہاری ضرورت نہیں رہیگی۔ مجھے تمہارے چھوڑنے کا بہت افسوس ہے لیکن حتی الوسع کوشش کر رہی ہوں کہ کسی نہ کسی اچھی جگہ تمہارا انتظام کر دوں۔ اہلیہ لیٹی مر میری دوست ہے میں انہیں بلاتی ہوں اور اُن سے مشورہ کرتی ہوں۔

اہلیہ لیٹی مر آئیں اور اس طرح گویا ہوئیں۔

اہلیہ لیٹی مر۔ ایسٹ لین میں ایک خاندان ہے جس سے میں خوب واقف ہوں۔ کارلائل میرا دوست ہے اُس کی بیوی بار برا نہایت خوبصورت اور خوش خلق لڑکی ہے وہ اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے کسی قابل آیا کو رکھنا چاہتے ہیں جس کی تنخواہ ستر گنی سے کم نہ ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں بہت اچھی طرح سے رکھینگی بہت شریف لوگ ہیں اور تم سے بھی وہ شرافت سے برتاؤ کرینگے۔ اگر تمہاری رائے ہو تو میں انہیں لکھکر بھیجدوں اور جواب کا انتظار کروں۔

اسابل ۔ (کھڑی ہوگئی) مہربانی فرما کر ایک دن اور ایک رات کی مہلت دیجئے۔ تاکہ میں اس مسئلہ پر غور کر سکوں۔

تمام دن اسی کشمکش میں گزرا کبھی وہ سوچتی تھی کہ جاؤں۔ یہ بچوں کے دیکھنے کا بہترین موقع ہے میری آنکھوں کے نور دل کے سرور میری آنکھوں کے سامنے رہینگے۔ اُن کی تعلیم و تربیت میری ہاتھ میں رہیگی اور کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ نہیں یہ حماقت ہے اگر پہچان لی گئی تو راز افشا ہو جائیگا۔ اور نہ معلوم کس طرح نکالی جاؤں۔ ایک سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ کارلائل کو دوسری بی بی کے ساتھ رہتے ہوئے کیسے دیکھ سکتی ہے لیکن پھر خیال کرتی تھی کہ کارلائل کو اُس نے خود چھوڑا۔ اُسے کوئی استحقاق نہیں کہ دوسری عورت کے اُس کے پہلو میں دیکھکر جلے۔ یہ دوسری رات بھی پریشانی اور بیقراری میں کٹی۔ بچوں کی یاد اُسے تڑپا رہی تھی۔ آخرش اُس نے یہی رائے قائم کی کہ خدائے برتر و بزرگ نے اُس کی حالت پر رحم کھا کر بچوں کے دیکھنے کی یہ صورت پیدا کی ہے یہ موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور جو سر پڑے وہ جھیلنا چاہیئے اگر فرض کرو کہ میں پہچان لی جاؤں تو مجھے پھانسی دیجانے سے تو رہی ہاں ذلت سے نکالی جا سکتی ہوں تو ذلت میری قسمت میں ہے اور اسی ذلت سے عمر بھر کا سامنا ہے یہ بھی جھیل لوں گی۔ ذلت کو دیکھوں کہ اپنے بچے کے پاس رہنے کو۔ ان تمام باتوں پر غور کر کے اُس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا ایک ہفتہ کے بعد الیسیا لیٹی مرکو کارلائل کا خط ملا جو کہ اُس کے خط کے جواب میں تھا اور جس میں میڈم وائن (اسابل) کو منظور نہ کرنے کی تاکید کر دی گئی

تھی اور اُس کو بحیثیت ایک آیا کے رکھنا منظور کر لیا تھا۔

اسابل اب سفر کی تیاری میں مصروف ہوئی اپنی چیزوں کو نہایت احتیاط کے ساتھ مقفل کیا تاکہ کوئی چیز ایسی نہ رہ جائے جس سے اُس کی پہلی حالت کا پتہ چل سکے۔ اُس نے اپنے لباس کو اور بھی زیادہ بدل لیا۔ دو سال کی متواتر محنت نے اُس کا خط بھی بدل دیا تھا اور اب کوئی نہیں پہچان سکتا تھا کہ یہ اسابل کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے لیکن کارلائل کی بیوی کو خط لکھتے وقت اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ گرم گرم آنسو اُس کے رُخساروں پر بہہ رہے تھے۔

اہلیہ لیبٹی ہر ۔ غالباً تمہیں معلوم ہوگا کہ جن بچوں پر کہ تم آیا مقرر ہو کر جا رہی ہو وہ کارلائل کے پہلی بیوی سے بچے ہیں پہلی بیوی کا نام اسابل تھا یہ ارل سیورن کی لڑکی تھی اپنی بدقسمتی سے ایک بدمعاش شخص مسمٰی یہ لیولیس کے ساتھ فرار ہو گئی مختصر یہ کہ چونکہ ماں نے بچوں کو چھوڑ دیا لہذا ایسی ماں کا بچوں کے سامنے ذکر کرنا بھی نازیبا ہے۔

اسابل ۔ جس ماں نے بچوں کی محبت کا کچھ خیال نہ کیا اور اُن کی ذلت کا باعث ہوئی ایسی ماں کا ذکر بچوں کے سامنے یقیناً نازیبا ہے۔ غالباً کارلائل بھی اس کو پسند نہ کرتا ہوگا اور شائد یہ بتایا جاتا ہو کہ موجودہ بیوی ہی اُن کی ماں ہے تاکہ ماں کی یاد اگر اُن کے دل و دماغ میں ہو بھی تو نیست و نابود ہو جائے۔

سفر بمشکل تمام ختم ہوا اسابل ریل سے اُتری ایک گاڑی کرایہ کی لیکر کارلائل کے گھر کی طرف چلی رات کی تمام اشیاء سے مانوس تھی جس وقت گرجے کے سامنے

آئی تو باپ کی قبر پر نظر پڑی قبر کو دیکھنا تھا کہ دل قابو سے جاتا رہا۔ علاوہ بریں یہ وہی گرجہ تھا جس میں وہ اور کارلائل ہر اتوار کو عبادت کرنے آیا کرتے تھے۔ بمشکل اپنے آپ کو سنبھالا۔ آن کی آن میں گاڑی کارلائل کے گھر کے سامنے کھڑی تھی اور وہ مقام جو کبھی اُس کی ملکیت تھا اُس کی نظروں کے سامنے تھا۔

بارھواں باب

زمانے کی نیرنگیاں

(اسابل کا اپنے گھر میں آیا کی حیثیت سے رہنا)

ایسٹ لین کے دروازے کھلے ہوئے تھے دلفریب اور سنہری روشنی کی شعاعیں باہر آرہی تھیں۔ اسابل کا دل متحرک اور زبان خاموش تھی وہ ایک عالم محویت میں ہر چیز کو تکتی تھی اور اپنے گذشتہ زمانہ کو یاد کر رہی تھی یہاں تک کہ جوسی قریب پہنچ گئی۔

بابل ۔ (چونک کر) کیا کارلائل تشریف رکھتے ہیں۔

جی ۔ جی ہاں۔ آپ اندر تشریف لائیے (وہ اُس کو ایک کمرہ کی طرف لے جا کر) یہ کمرہ آپ کے رہنے کو انتخاب کیا گیا ہے۔ جو کچھ آپ فرمائیں ناشتہ کے لئے حاضر کیا جائے۔

اسابل۔ تکان کی وجہ سے مجھے بالکل اشتہا نہیں اگر ہو سکے تو تھوڑی سی چاء بنوا لو۔

اسابل اُن کمروں کی طرف سے گزری جو کبھی اُس کے سونے۔ بیٹھنے اور لباس بدلنے کے کمرے تھے۔ افسوس اب کبھی وہ ان کو اپنا نہ کہہ سکتی تھی۔ اسکو خوف تھا کہ جوسی کی تیز نظریں کہیں اُسے پہچان نہ لیں لہذا اُس نے اُس کو رخصت کیا۔ وہ چاہتی تھی کہ اپنی ٹوپی کو ایک ساعت کے لئے اُتارے لیکن جوسی کو پھر آتے دیکھ کر۔ اُس نے اپنی پیشانی اور سر کو جلدی سے اس بدنما ٹوپے سے چھپا لیا۔ وہ بمشکل اشکوں کے طوفان کو دبا سکی اپنے گھر میں مثل ایک آیا کے آنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ گھبراہٹ۔ ڈر۔ تکلیف اور پریشانی جو کچھ بھی اسابل کو ہوئی ہو وہ تھوڑی ہے وہ بار بار اپنی پیشانی کو عاجزی سے خدائے برتر بزرگ کی درگاہ میں جھکاتی تھی۔ اور آنسو بہا بہا کر اپنے گناہوں کی معا چاہتی تھی۔ خدایا مجھے ہمت دے کہ میں ان تمام تکالیف اور مصائب کو باسانی جھیل سکوں۔ چائے پیکر ابھی ایک ساعت ہی گزری تھی کہ بچوں کی آواز نے اُسے بیتاب کر دیا وہ اپنی کرسی پر سے اچانک اُٹھی اور ایک ہاتھ سے اپنے دل کو تھام کر دروازہ پر آکھڑی ہوئی۔ بچے سامنے سے نکلے چلے گئے۔ اسابل حسرت و یاس سے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔ ایک لمحہ بعد
بعد جوسی آئی اور اسنے کہا۔

جوسی۔ بیگم صاحبہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں۔

اسابل کلیجہ پر پتھر رکھ کر جوسی کے پیچھے ہولی۔ آن کی آن میں ایک سنور

جو

کمرہ میں جو برقی روشنی سے دن کا سماں دکھلا رہا تھا۔ سامنے ایک نرم و خوشنما آرام کرسی پر باربرا لیٹی تھی روشنی کی شعاعیں اُس کے رُخسار سے کھیل رہی تھیں۔ آج اسابل کی نظریں باربرا ضرورت سے زیادہ حسین معلوم ہو رہی تھیں۔ وہ ہلکی نیلی ریشمی پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھی۔ گردن میں ایک سنہرا ہار تھا۔ اور بازوں پر سونے کے بازو بند۔ چہرے کی خوبصورتی دل کش رُخسار کی گلابی رنگت۔ دل آویز نیلی آنکھوں کی چمک دل خوش کُن لمبے بھورے بالوں کی خوشنمائی دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔ باربرا اُنکو دیکھتے ہی ہاتھ پھیلا کر مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

باربرا۔ (ایک خاص انداز سے) مجھے اُمید ہے کہ سفر میں آپ کو زیادہ تکلیف نہ ہوئی ہو گی۔

اسابل۔ ایک تھوڑی سی تکان ہے۔

باربرا۔ آپ کا چہرہ پیلا پڑ رہا ہے خدانخواستہ کچھ طبیعت تو ناساز نہیں ہے میں صبح گفتگو کر لوں گی۔ بہتر ہے کہ آپ اس وقت آرام کریں۔

اسابل۔ میرا رنگ ہمیشہ پیلا ہی رہتا ہے اور اکثر چہرہ سے بیماری کے آثار نمایاں رہتے ہیں لیکن میری تندرستی بالکل ٹھیک ہے۔

باربرا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے شوہر اور بچے انتقال کر گئے۔

اسابل۔ (ایک ٹھنڈی سانس بھر کر بالکل دبی زبان میں) ہاں! میں اُنکو ہاتھوں سے کھو چکی۔

باربرا۔ اولاد کا صدمہ یقیناً ایک سانحہ عظیم ہوتا ہے یہ وہ صدمہ ہے جس سے

ماں کی نگاہوں میں دنیا سیاہ ہو جاتی ہے اور لطف زندگی باقی نہیں رہتا۔ میں اپنے بچہ کو دنیا کی نعمتوں کے بدلے بھی نہ دوں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اُس سے جُدا نہیں رہ سکتی۔

اسابل۔ بے شک صدمہ عظیم ہوتا ہے اور ناقابل برداشت۔

باربرا۔ تم جانتی ہو کہ جن بچوں کی تعلیم و تربیت پر تمہارا یہاں تقرر ہوا ہے۔ وہ میرے بچے نہیں ہیں بلکہ کارلائل کی پہلی بیوی سے ہیں۔

اسابل۔ میں نے سنا ہے کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے۔

باربرا۔ ہاں! کارلائل کی پہلی بیوی کا نام اسابل تھا وہ مونٹ سیورن کی لڑکی تھی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ حسین اور دلربا تھی۔ لیکن اُسے اپنے چاہتے شوہر کا مطلقاً خیال نہ تھا۔ غرض وہ ایک شخص کے ساتھ فرار ہو گئی۔ اور در اصل یہ نہایت بُری اور ذلیل حرکت تھی کہ کارلائل جیسے شریف آدمی اور باوفا شوہر کے احسانات کا اسابل نے یہ بدلہ دیا۔ ماں کی اس حرکت کا اثر یقیناً بچوں پر پڑے گا۔ اور لوگ ہمیشہ طعنہ زن رہینگے کہ اُن کی ماں ایک طلاق شدہ عورت تھی۔ مختصر یہ کہ بچوں کو ایسی ماں کی یاد دلا کر تکلیف دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ لہذا اُن کے سامنے اُن کی ماں کا ذکر نہ آنے دینا۔ اور خصوصاً لڑکی کو ایسی تعلیم و تربیت دینا کہ ماں جیسا حشر نہ نکلے۔

اسابل۔ میں حتی الامکان کوشش کرونگی لیکن کیا میں دریافت کر سکتی ہوں کہ بچے آپ کے پاس رہتے تھے۔۔

باربرا۔ نہیں مجھے بچوں سے کبھی شوق نہ تھا۔ جب میرا خود بچہ بڑا ہو جائیگا تو
اُسے آیا یا مدرسہ کے سپرد کر دونگی۔ بچے فطرۃً شریر اور بے چین ہوتے
ہیں۔ وہ ہمیشہ شور و غل کیا کرتے ہیں۔ ماں کا غصہ اُن کی شرارت سے
بڑھتا جاتا ہے۔ اور جن رخساروں کو وہ بچپن میں بوسہ دیا کرتی تھیں
انہیں پر چانٹیں مارنے لگتی ہیں۔ لیکن ماں کے لئے ضروری ہے کہ
بچوں کی اخلاقیات کا خود خیال رکھے اور آنیوالی زندگی کے اصل اصول
بچوں کے دل و دماغ میں راسخ کر دے۔ ماں کو ہمیشہ اپنے بچوں سے
نرمی اور ملائمت سے ہم کلام ہونا چاہئے۔

اسماعیل۔ میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گی۔ غالباً بچے بالکل تندرست
اور صحیح سالم ہوں گے۔ ہاں! سوائے ولیم کے سب ماشاءاللہ تندرست ہیں۔

باربرا۔ ولیم کو صرف معمولی سی کھانسی اور بخار ہے اور دو دن سے خدا
معلوم کیوں کھانسی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

اسماعیل۔ نصیب دشمناں دق کا تو ڈر نہیں ہے

باربرا۔ نہیں معمولی سی شکایت ہے چند روز میں خود بخود دور ہو جائیگی۔
تمہارے کتنے لڑکے تھے

اسماعیل۔ (جواب کے لئے تیار نہ تھی اور سوال اچانک کیا گیا تھا لہذا
بے ساختہ منہ سے نکل گیا) ۔ تین۔ اور ایک بچپن ہی میں مر گیا۔

باربرا۔ چار بچوں کی موت سے جو کچھ بھی آپ کا حال ہو کم ہے۔ آخر وہ
کس کس مرض میں مرے

اسابل ۔ کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح مجھ سے بچھڑنے کی ایک رام کہانی ہے۔ جس کی کہنے کی نہ مجھ میں سکت اور نہ جراءت ہے۔

باربرا ۔ کیا آپ کے شوہر کے بعد اُن بچوں کا انتقال ہوا۔

اسابل ۔ (اپنی پیشانی سے پسینہ کے قطرات کو خشک کرتے ہوئے) شیرخوار بچہ کی وفات باپ سے جدائی کے بعد ہوئی۔

باربرا ۔ اہلیہ لیٹی مر کے خط سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم ایک شریف خاندان کی لڑکی ہو۔

اسابل ۔ ہاں! میں ایک شریف گھر میں پیدا ہوئی تھی اور ایک شریف شوہر سے میرا عقد ہوا تھا۔

باربرا ۔ غالباً تمہارے شوہر نے تمہارے لئے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا۔

اسابل ۔ جب میں اُس کو کھو بیٹھی تو گویا سب کچھ کھو دیا۔

باربرا ۔ دیکھو میرا بچہ بالکل مرے شوہر کی تصویر ہے۔

اسابل ۔ درحقیقت بہت پیارہ بچہ ہے۔

اسی اثناء میں کارلائل کمرہ میں آیا اسابل چونکہ اندھیرے میں تھی لہذا وہ اُسے نہ دیکھ سکا۔ دونوں میاں بی بی میں راز و نیاز کی باتیں ہونے لگی۔ اسابل نے اپنے چہرہ کو دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا۔ کارلائل آگے بڑھا اور باربرا نے دونوں کی ملاقات کراتے ہوئے کہا۔

باربرا ۔ میڈم وائن (اسابل) آج ہی تشریف لائی ہیں۔

کارلائل نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا غریب اسابل کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

لیکن کانپتے ہوئے ہاتھوں کو بڑھایا اور بمشکل ہاتھ ملا کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ کھڑی نہ رہ سکتی تھی کیونکہ لہو کا ہر قطرہ اُس کے بدن میں خشک ہو گیا تھا۔ وہ اُٹھی اور اجازت چاہی اور کمرہ سے چلی گئی۔

کارلائل۔ (میڈم وائن (اسابل) کے جانے کے بعد) اس عورت کی صورت بہت مشابہ ہے۔

بار برا۔ کس سے۔

کارلائل۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کس سے لیکن اس شکل و شباہت کی عورت کو میں نے دیکھا ہے۔

تیرھواں باب

شکستہ دل کی صدا

دوسرے دن صبح اسابل اپنے سونے کے دروازے پر کھڑی انتظار کر رہی ہے کہ سطلع صاف ہو اور وہ نیچے اترے اُس کو یہ ڈر تھا کہ کہیں کارلائل سے پھر دوبارہ دوچار نہ ہونا پڑے۔ ایک لمحہ کے بعد ایک پانچ برس کا خوب صورت اور شریف بچہ دوسرے کمرہ سے دوڑتا ہوا نکلا۔ اُس سے بتائے جانے کی ضرورت نہ تھی کہ اُسی کا بچہ آرچی بولڈ ہے۔ کیونکہ اگر اُس کے دل نے خود گواہی نہ بھی دی ہوتی تب بھی بچہ کی

صورت اُس کی گواہ تھی۔ جوں ہی بچہ اُس کے پاس سے دوڑ کر نکلا اُس نے
اُس کو گود میں اُٹھا لیا۔ اور اپنے کمرہ میں لے گئی۔ بچہ حیران تھا کہ آخر یہ کون
اجنبی ہو سکتا ہے جس نے میری آزادی میں خلل ڈالا۔ ماں کی ممتا نے
اب رنگ دکھلایا وہ پھوٹتے ہوئے بچے کو چھاتی سے لگا کر ایک کرسی
پر بیٹھ گئی۔ آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان اُمڈ رہا تھا۔ اُس نے بہت
کوشش کی کہ آنسوؤں کو پی جائے۔ لیکن نہ آنسوؤں کو پی سکی نہ بچہ کو
اپنی چھاتی سے علیحدہ کر سکی۔ بچہ کے پیارے پیارے رخساروں کو
بار بار بوسہ دے رہی تھی۔ اور معصوم بچہ حیرانی اور پریشانی کے عالم میں
اُس کے چہرہ کو تک رہا تھا۔ اسی حال میں اسابل کی نظر ولسن پر پڑی جو
کہ سامنے کھڑی تھی۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ غالباً اسرار افشا ہو جائیں
اپنے آپ کو بمشکل سنبھالا اور ولسن سے کہا

اسابل۔ اس بچہ نے میرے بچہ کی یاد تازہ کر دی یہ بالکل میرے بچہ کی
تصویر ہے۔ علاوہ بریں جب انسان اپنی اولاد کھو دے تو دوسرے
کی اولاد کو اپنی اولاد کے برابر سمجھنا چاہئے۔

آرچی بولڈ اسابل کی گود سے نکل کر منہ میں اُنگلی رکھے ہوئے اُس کی
صورت کو تک رہا تھا۔

ولسن۔ (بچے کو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے) تم بہت شریر ہو ادھر سے اُدھر
بھاگتے پھرتے ہو۔

اسابل۔ (ولسن کی یہ حرکت دیکھ کر بیقرار ہو گئی اور دونوں ہاتھ پھیلا کر

میں اس کو پٹتا نہیں دیکھ سکتی اس کو سخت مارا۔
لیکن ولسن اس بچہ کو ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتی ہوئی کمرہ سے باہر لے گئی۔
اسابل کا دل بیٹھا جاتا تھا۔ خدا کی شان ہے کہ اس کا بچہ اور وہ نوکر سے نہیں کہہ سکتی کہ اس کو نہ پیٹا جائے۔ سامنے ایک آٹھ برس کی خوبصورت بچی اور تقریباً سات برس کا نازک بچہ دونوں کھیل رہے تھے۔ اسابل کا دل نہیں دیکھکر بیقرار ہو گیا لیکن ابھی وہ اپنے ایک جوش کا نتیجہ دیکھ چکی تھی لہذا خاموشی سے جھکی اور دونوں کے رخساروں کو محبت سے بوسہ دیا۔ لوسی فطرۃً خاموش کم سخن لڑکی تھی۔ ولیم پلے سرے کا باتونی تھا۔ لہذا خود بولا۔
ولیم۔ آپ ہماری نئی آیا معلوم ہوتی ہیں۔
اسابل۔ ہاں! ہم کو آپس میں دوست ہونا چاہیئے۔
ولیم۔ کیوں نہیں! ہماری پہلی آیا سے بھی بہت دوستی تھی۔
اسابل۔ بچو! میں نے آج ناشتے میں تمہیں صرف دودھ اور روٹی کھاتے دیکھا کیا عموماً تمہیں یہی ناشتہ ملا کرتا ہے۔
ولیم۔ ہاں! عموماً یہی ملتا ہے جب اس سے تھک جاتے ہیں تو کبھی شہد اور مکھن وغیرہ بھی مل جاتا ہے۔
لوسی۔ (نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے) جب میں والدہ کے ساتھ ناشتہ کرتی تھی تو انڈا بھی ملتا تھا۔
اسابل۔ اب تم اُن کے ساتھ ناشتہ کیوں نہیں کرتیں۔

لوسی - معلوم نہیں جب سے اماں جان آئی ہیں اُس وقت سے اباجان کے ساتھ ناشتہ بند ہو گیا ہے۔

اسابل نے خیال کیا کہ سوتیلی ماں سے سوا اس کے اور کیا توقع ہو سکتی ہے کہ بچوں کو باپ سے علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بچے اُس کے پاس پڑھنے کو جمع ہوئے۔ اسی اثنا میں کارلائل کی آواز سُنائی دی۔ باپ کی آواز سنتے ہی لوسی اُس طرف چلنے لگی۔ اسابل کے مُنہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ چھوٹی اسابل کہاں جاتی ہو۔

ولیم - اُن کا نام اسابل نہیں ہے ہم سب اُس کو لوسی کہتے ہیں تم نے اس کو اسابل کیوں پکارا۔

اسابل - میں نے غالباً کسی سے سُنا تھا کہ اُس بچی کا نام اسابل ہے۔

لوسی - ہاں میرا نام اسابل لوسی ہے لیکن میں نہیں سمجھتی کہ تمہیں کس نے بتایا۔ کیونکہ جب سے اماں جان ہم لوگوں کو چھوڑ کر چلی گئیں مجھے بجائے اسابل کے لوسی کہا جاتا ہے۔

اسابل - کیا تمہیں اُمید ہے کہ تمہاری ماں قطعی چلی گئی۔

لوسی - اُن کو زبردستی پکڑ لے گئے ورنہ وہ ہم کو چھوڑ کر نہ جاتی ایک بدمعاش اباجان کے پاس مہمان آیا ہوا تھا۔ وہ اُن کو چُرا لے گیا۔ اسابل چونکہ میری ماں کا نام تھا۔ لہذا ابا نے وہ نام بدل دیا۔ ہماری ماں اسابل ہی تھی۔ یہ ہماری ماں نہیں ہے

اسابل - تم اس ماں کو زیادہ چاہتی ہو یا اُس ماں کو زیادہ چاہتی تھی۔

زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں تھی۔

ولیم - میڈم وائن تم یہاں موجود نہ تھیں اور نہ واقعات تمہیں معلوم ہیں

اسابل جھکی اور جلتے ہوئے رخسار کا بوسہ لیا۔

ولیم - آخر تم رو کیوں رہی ہو۔

اسابل - میں اپنے پیارے بچے کو کھو بیٹھی تھی - جو بالکل تمہاری صورت تھا - اب تمہیں دیکھکر مجھے اُس کی یاد آتی ہے - اُس کا نام بھی ولیم تھا

چودھواں باب

کارلائل رکن پارلیمنٹ

کارلائل کی شہرت دن بدن بڑھ رہی تھی ایسٹ لین میں کوئی ایسا نہ تھا جو اسکی شرافت ذہانت اور متانت کی داد نہ دیتا ہو - ایسٹ لین سے ہمیشہ پارلیمنٹ میں ایک رکن ہر سال جایا کرتا تھا - اس سال لوگوں نے مشورہ کیا کہ کارلائل کو انتخاب کر کے رکن پارلیمنٹ بنایا جائے۔ لہذا اس سے اُس کی استدعا کی گئی - کارلائل راضی ہو گیا اور یہ خبر چند ہی دن میں تمام اخبارات میں مشتہر ہو گئی۔

ولیم یہ خبر سُن کر خوش تھا کہ اُس کا باپ پارلیمنٹ کا رکن منتخب کیا جا رہا ہے لیکن باوجود خوشی کے اُس کی حالت دن بدن بگڑ رہی

تھی آج اُس کو بخار تھا۔ اور وہ بیخبر آنکھیں بند کئے ہوئے پڑا تھا۔
اسابل سرہانے بیٹھی ہوئی اُس کا مُنہ تک رہی تھی آخرش سر جھکا کر آہستہ سے کہا۔

ولیم کیا تم سو گئے۔ ولیم نے آنکھیں کھولیں اور کہا کہ نہیں!
کارلائل کو اس زمانہ میں دم لینے کی بھی فرصت نہ تھی وہ اپنے کاروبار میں بیحد مشغول تھا۔ علاوہ بریں سر فرانسس لیولین کارلائل کے مقابلہ میں رکن پارلیمنٹ بننے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ ویسٹ لین کے باشندوں میں ایک جوش پھیلا ہوا تھا۔ اور ہر کس و ناکس کہہ رہا تھا کہ لیولین کس قدر بے حیا اور بے شرم آدمی ہے۔ اسے کارلائل کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہوئے شرم نہیں آتی ناہنجار کس مُنہ سے ویسٹ لین آئیگا اور کس طرح سے یہاں کے باشندوں کو اپنی صورت دکھلائیگا۔

کم ظرف لیولین ویسٹ لین میں آیا۔ لوگوں نے اُس کی پوری گت بنائی۔ غریب مصیبت زدہ اسابل کی پریشانی کی اب انتہا نہ رہی جب اُسے معلوم ہوا کہ لیولین اسی شہر میں موجود ہے وہ خوف کی وجہ سے مکان کے باہر اپنا قدم نہ رکھتی تھی۔ ایک مرتبہ کارنیلیا کے ساتھ تفریح کو جا رہی تھی کہ ہوا تیز چلی آنکھوں کا ہرا چشمہ اور اُس کے سر کا ٹوپا اُڑ گیا۔ کارنیلیا نے اُس کی آنکھیں دیکھیں اور ہبھوت رہ گئی۔

انتخاب کا شور تھا۔ لیولین ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا لیکن

عوام کارلائل کو منتخب کرنا چاہتے تھے۔ ایک مرتبہ لیولیسن مجمع عام میں کھڑا وعظ و نصیحت کر رہا تھا کہ اُولُو بے بتھل جو ایک زمانہ سے غیر ممالک کی سیر و تفریح کو گیا ہوا تھا اور اُس زمانہ میں واپس آیا ہوا تھا۔ وہاں پہونچا۔ لیولیسن کی صورت دیکھتے ہی اُولُوئے بتھل کی زبان سے نکل گیا کہ یہ شخص یہاں کیوں آیا غالباً موت اُس کے سر پر سوار ہے۔ ڈل کارلائل کا منشی اُس کے پاس کھڑا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔ بتھل بیساختہ کہہ اُٹھا کہ ہیلجون کا قاتل تھارن اور لیولیسن ایک ہی ہیں۔ ڈل کارلائل کے پاس واپس آیا۔ اور جو کچھ دیکھا اور سنا تھا من و عن بیان کر دیا۔ باربرا کو بھی یقین ہو گیا کہ یہی شخص قاتل ہے لہذا اُس نے اپنے بھائی ریچرڈ کو خفیہ خط بھیجا اور فوراً اسٹیشن میں طلب کیا تاکہ بہ نفس نفیس دیکھکر معلوم کر سکے اور یقین ہونے پر کچھ کارروائی کی جا سکے۔ ریچرڈ بھیس بدلکر آیا۔ لیولیسن کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی شخص ہے جو اصلی قاتل ہے۔ باربرا نے بہت کوشش کی کہ کارلائل اس مقدمہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ لیکن کارلائل نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ لیولیسن کے علاوہ اگر کوئی اور قاتل ہوتا تو میں بخوشی تمام ریچرڈ کی طرف سے وکالت کرتا۔ میری شرافت گوارہ نہیں کرتی۔ کہ اُس شخص کے خلاف کھڑا ہوں جو مجھے نقصان پہنچا چکا ہے۔ لوگ یہی کہیں گے کہ کارلائل نے خواہ مخواہ یہ قصہ بنایا اور اپنے دشمن سے بدلہ لیا۔ ہاں میں اتنا کر سکتا ہوں۔ کہ کسی دوسرے وکیل کو ریچرڈ کی طرف

سے مقدمہ لڑنے پر آمادہ کر دوں۔

کارلائل نے بال کو راضی کیا مقدمہ دائر کیا گیا منصفوں نے لیولیسن کو قید کر لینے کا حکم صادر کیا۔ آج صبح سے ویسٹ منسٹر میں چہل پہل تھی۔ لوگ جوق جوق انتخاب کا تماشہ دیکھنے جمع ہو رہے تھے لاکھوں ہزاروں کا سڑکوں پر مجمع تھا۔ ہر شخص کے کان خطیب کی آواز پر لگے تھے لوگ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہم لیولیسن کو نہیں چاہتے۔ ہماری طرف سے کارلائل رکن منتخب کیا جائے۔ لیولیسن کو گو کامیابی کی امید نہ تھی۔ لیکن وہ مقابلہ کے میدان میں جمع ہوا تھا۔ ہر کس و ناکس کی آنکھیں اس مقام پر لگی تھیں جہاں افسران انتخاب میں منہمک تھے کہ یکایک پولیس کے چند جوان آگے بڑھے لیولیسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بغل کے کمر میں رسی ڈال دی۔

لیولیسن۔ تم کون ہو اور تم نے میرا ہاتھ پکڑنے کی کیسے جراءت کی۔ کیا تم مجھے نہیں جانتے کہ میں کون ہوں۔ تمہاری اس حرکت کا مزا چکھایا جائیگا۔

سپاہی۔ ہم نہیں جانتے کہ آپ کون ہیں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو قتل کے جرم میں فوراً قید کر لیا جائے۔

لیولیسن۔ میں اور قاتل۔ یہ سراسر بہتان ہے۔

سپاہی۔ اس کا ثبوت عدالت میں دیجیگا۔

مجمع کی پریشانی اور انتشار کا یہ عالم تھا کہ ایک پر ایک کود رہا تھا۔

اور اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ واہ رے کارلائل کیا حریف کو عین وقت پر چت کیا ہے۔ کسی کی زبان زد تھا کہ کارلائل کو ایسا نہ چاہئے تھا۔ اُس کی شرافت کا خیال کیا ہوتا۔ بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ نا ہنجار تھا جو قابل غرض یہ کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔

لیولین کے چہرہ پر ایک رنگ آتا اور ایک جا رہا تھا۔ رُخسار پر ہوائیاں چھوٹ رہی تھیں۔ سر جھکائے مجمع میں کھڑا تھا۔ ایک ساعت کے بعد سپاہی لیولین کو کشاں کشاں لے چلے۔ کارلائل کے لئے میدان خالی تھا۔ وہ رکن مجلس منتخب کر لیا گیا۔ چند روز کے بعد لیولین کا مشہور و معروف مقدمہ شروع ہوا۔ لیولین کے دوستوں نے نامی گرامی وکیل اُس کی طرف سے وکالت کرنے کو روانہ کئے۔ ایفی بھی نظر بند کر کے لائی گئی۔

جج۔ ریچرڈ کو حاضر کرو۔

چپراسی۔ حضور ریچرڈ حاضر ہے۔

جج۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر سچا سچا واقعہ بیان کرو۔

ریچرڈ۔ حضور مجھے ایفی سے بہت محبت تھی۔ میرے والدین مجھ سے اس بات پر بہت خفا رہتے تھے۔ لہذا میں اکثر خفیہ طور پر اُس کے پاس جایا کرتا تھا۔ میں نہایت شرمندہ ہوں کہ جس رات کو یہ واقعہ ہوا میں نے اپنے باپ سے جھوٹ بولا۔ جب میں بندوق لیکر باہر جا رہا تھا تو والد نے دریافت فرمایا کہ "کہاں جاتے ہو" میں نے جواب دیا کہ شکار

کھیلنے۔ درحقیقت میں شکار کھیلنے نہیں جا رہا تھا۔ بلکہ ایفی کے والد ہیلیون سے وعدہ کر چکا تھا کہ اپنی بندوق اُس کو شکار کھیلنے کو دیدونگا۔ اُس کی بندوق خراب ہو گئی تھی جب میں ایفی کے گھر پہونچا تو اس نے مجھے اندر آنے سے روکا۔ اُس نے کہا کہ اُس کو فرصت نہیں۔ وہ اکثر مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا کرتی تھی۔ اور اُس وقت تھارن نامی شخص سے ملا کرتی تھی۔ مجھے تھارن سے بہت نفرت ہو گئی تھی۔ اور میں اس شخص سے بہت جلا کرتا تھا۔ مختصر یہ کہ مجھ سے اور ایفی سے معمولی سی گفتگو ہوئی۔ اور پھر میں اُس کو بندوق دیکر واپس آ رہا تھا۔ میں نے اُس سے یہ بھی کہدیا تھا کہ بندوق بھری ہوئی ہے ذرا احتیاط سے کام لینا۔ اس نے بندوق لے کر کونے میں رکھ دی اور میں پاس ہی جنگل میں چھپ گیا تاکہ دیکھوں کہ آیا تھارن موجود ہے یا نہیں۔ 'لاکسلے' نے مجھے چھپا ہوا دیکھا اور دریافت کیا کہ میں چوروں کی طرح درختوں کی آڑ میں کیوں چھپا ہوا ہوں۔ میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ اور بھی دور نظروں سے غائب ہو گیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد بندوق کی آواز میرے کانوں میں آئی۔ میں نے خیال کیا کہ کسی نے تیتر پر نشانہ لگایا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد بینفل درختوں میں سے نکلا اور جھونپڑے کی طرف دوڑا۔ بینفل قاتل نہیں۔ کیونکہ وہ بندوق چلنے کے بعد میرے پاس والے درخت سے نکل کر بھاگا تھا۔ ایک ساعت کے بعد ایک شخص بدحواس مکان سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگا۔ یہ بھاگنے والا شخص تھارن تھا۔ ڈر خوف اور

گھبراہٹ اس کے چہرہ سے نمایاں تھی۔ اس کی آنکھیں باہر نکلی تھیں، چہرہ زرد تھا
سر کے بال کھڑے تھے۔ اور پتے کی آہٹ پر چونک پڑتا تھا بار بار پلٹ پلٹ کر پیچھے
دیکھتا جاتا تھا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ بھاگا۔ مجھے تعجب ہوا کہ تھارن اس قدر
گھبرایا ہوا اور پریشان کیوں ہے لہذا میں جلدی جلدی ایفی کے مکان کی
طرف چلا۔ جیسے ہی مکان کے اندر داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ہلیجون مردہ زمین
پر پڑا ہوا ہے اور میری بندوق اُس کے پہلو میں رکھی ہے۔ مکان میں اندر
باہر کوئی نہ تھا۔ لہذا میں نے ایفی کو آواز دیکر پکارا، لیکن جواب ندارد۔
میں نے بندوق اُٹھالی اور مکان سے نکلکر بھاگا۔ لاکسلے نے مجھے مکان سے
نکلتے اور بھاگتے دیکھا میں اُس کو دیکھکر ڈر گیا اور بدحواس ہو کر میں بندوق
پھینک دی اور سر پر پاؤں رکھکر بھاگا۔ ڈر مجھ پر غالب تھا۔ حواس مخبوط
ہو رہے تھے۔ ورنہ میں ایسی حرکت ہرگز نہ کرتا اور کبھی نہ بھاگتا۔ مجھے یہ ڈر پیدا
ہوا کہ خواہ مخواہ یہ جرم میرے سر نہ تھوپا جائے مجھے خیال پیدا ہوا کہ میری
بندوق اور مقتول کے پہلو میں لہذا میں نے فوراً اُٹھالی لیکن جب لاکسلے
نے مجھے دیکھا پھر میں ڈر گیا۔ بندوق پھینک دی۔ ڈر نے میری عقل سلب
کر لی تھی۔ بھاگتے ہی میں تھیقل سے دوچار ہوا۔ مجھے یقین تھا کہ اس نے ضرور
تھارن کو مکان سے نکلتے اور بھاگتے دیکھا ہوگا لیکن جب میں نے دریافت
کیا تو اُس نے قطعی انکار کر دیا۔ ڈر مجھ پر ایسا غالب ہوا کہ اُسی رات کو میں
ویسٹ مین سے فرار ہو گیا۔ دراصل یہ ایک حماقت اور بزدلانہ حرکت تھی [illegible]
[illegible] یہی جرم قرار پاؤں گا۔ لہذا بہتر ہے کہ [illegible] غائب

رہوں اور واقعات کو دیکھوں کہ کیا ہوتا ہے۔ منصفوں نے مجھے ہی مجرم ٹھیرایا چنانچہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ مجھے اپنی جلا وطنی کے زمانہ میں ہمیشہ فکر رہی کہ اصلی قاتل کو کسی نہ کسی طرح تلاش کروں۔ بہت ممکن ہے کہ میں بیگناہ ثابت ہو سکوں میں خوب پہچانتا ہوں کہ لیوبین وہی شخص ہے جو تھارین بنا ہوا تھا۔ اور قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہی ملیچون کا اصلی قاتل ہے میری آنکھیں دھوکا نہیں دے سکتیں۔

ریچرڈ کے بعد اور گواہ گزرے آخر میں یہ ثابت ہو گیا کہ ریچرڈ بیگناہ ہے اور اصل قاتل لیوبین ہی ہے جج نے حکم سنایا کہ لیوبین کو حبس دوام کی سزا دیجاتی ہے اور ریچرڈ کو قطعی چھوڑا جاتا ہے۔ سچ ہے برائی کا بدلہ برا ہی ملتا ہے۔ مثل مشہور ہے جیسا تم بوؤگے ویسا ہی کاٹوگے۔

ریچرڈ خوش خوش اپنے گھر واپس آیا۔ بچھڑی ہوئی ماں اور چھوٹی بہن کو گلے لگایا۔ جج ہمیر کے گھر میں دن عید اور راتیں شب برات تھیں۔

پندرھواں باب

ولیم کی بیماری

بیٹے کی متواتر بیماری نے آسابل کے آنسو اس کھو دے تھے۔ گرمی کا تذکرہ تھا۔ ولیم اپنی آنکھیں بند کئے صوفے پر پڑا تھا اور تیمارداری ماں پاس

حسرت سے اُس کے چہرے کو تک رہی تھی اشکوں کی روانی کی وجہ سے چشمہ اُتار دیا تھا۔ اچانک ولیم نے آنکھیں کھولیں اور کہا "مجھے مرنے میں کتنا عرصہ لگیگا" ان الفاظ نے تیر کا کام کیا۔ آسابل دل تھام کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا۔

اسابل ۔ تم سے کس نے کہا کہ تم مر رہے ہو۔

ولیم ۔ میں جانتا ہوں کہ یہ موت کے آثار ہیں مجھے دہوکا دینے سے کیا فائدہ میں بچہ نہیں سب سمجھتا ہوں۔

اسابل ۔ نہیں میرے پیارے تم صرف کمزور ہو گھبرانے کی کوئی بات نہیں چند روز میں اچھے ہو جاؤ گے۔

ولیم ۔ اچھا اگر یہ بات نہیں تو ڈاکٹر نے میرے سامنے والد سے باتیں کیوں نہیں کیں ۔ اور مجھے دوسرے کمرہ میں کیوں بھیجدیا ۔ اب تمہیں بھی یقین ہے کہ میں مر رہا ہوں لیکن مجھ سے چھپاتی ہو جب سے ڈاکٹر مارشن گیا ہے تم برابر رو رہی ہو آخر تمہیں میرے مرنے کا اتنا رنج کیوں ہے میں تمہاری اولاد نہیں۔

اب اسابل کو تاب ضبط باقی نہ رہی آنسوں کا ایک طوفان تھا کہ آنکھوں سے اُمنڈ رہا تھا۔ اُس کی روتی روتی ہچکی بندھ گئی جھک کر ولیم کا سر اپنے گود میں رکھ لیا ۔ اور یوں گویا ہوئی۔

اسابل ۔ پیارے ولیم میں تم سے بارہا کہہ چکی ہوں کہ میرے ایک لڑکا تھا جس کی صورت بالکل تم سے ملتی تھی مجھے اُس کا خیال آجاتا ہے اور

محض اس لئے میں رویا کرتی ہوں۔ بیٹا سمجھ لو خدا اپنے پیارے بندوں کو بہت جلد اپنے پاس بلا لیتا ہے اور اس طرح سے دنیا کی تفکرات اور آلام سے نجات دیتا ہے ہم سے گناہ گار بندوں کے لئے بچپن ہی میں مرجانا کہیں بہتر ہوتا۔ کاش کہ مجھے ہوش آنے سے پہلے موت آ گئی ہوتی اور ان مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوتی۔

ولیم ۔ اب کیا تم پر مصیبت ہے؟ اور اگر ہے تو وہ کس قسم کی مصیبت ہے۔

اسابل ۔ میں آج بھی مصیبت میں گرفتار ہوں اور مرتے وقت تک شکار رہوں گی دنیا خود ایک مصیبت کی جگہ ہے اس میں رہنے والا کبھی آرام سے بسر نہیں کر سکتا۔ دکھ، بیماری، تفکرات گناہ یہ سب انسان کے واسطے ہیں۔ جب انسان تھک جاتا ہے تو سونے سے اسے ایک گونہ آرام ملتا ہے اسی طرح موت کی میٹھی نیند سونے کے بعد انسان راحت و آرام کے ساتھ ہاتھ پیر پھیلا کر قبر میں سو رہتا ہے روح کو اسی وقت اصل معنی میں سکون ہوتا ہے اور روح جوار رحمت میں پناہ لیتی ہے۔

ولیم ۔ کون کہتا ہے کہ دنیا مصائب سے پر ہے۔ میرے خیال میں دنیا ایک خوشنما باغ ہے۔ خصوصاً سورج کی چمکتی ہوئی کرنیں اور خوشنما مرغان چمن کا ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑنا دلفریب نظارہ ہے موسم بہار کے وقت درختوں کا ہرا بھرا رہنا آسمان کی نیلگوں فضا اور گلاب کے پھولوں کا شگفتہ ہو ہو کر ہنسنا کیا ان تمام باتوں کو تم غم و مصیبت سے تشبیہ

دیکھتی ہو۔

اسابل۔ جنت غیر فانی ہے اور یہ دنیا فانی ہے وہاں کی بہار، کو خزاں سے واسطہ نہیں پڑتا۔ وہاں کے پھول کبھی نہیں مرجھاتے مختصر یہ کہ اس فانی دنیا کا مقابلہ اُس لافانی دنیا سے کبھی نہیں کیا جا سکتا۔

ولیم یہ تمام باتیں سُنتے سُنتے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر صوفے پر پھر لیٹ گیا اور رو کر کہنے لگا۔ میں اپنے باپ اور چھوٹی بہن کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔

اسابل نے گھبرا کر بچے کو اپنے چھاتی سے لگایا۔ تسلّی اور تشفّی کی باتیں کیں۔ ولیم کے رونے کی آواز کارلائل کے کان میں پڑی جو کھانے کے کمرہ میں باربرا سے ہنس بول رہا تھا۔ کارلائل اور باربرا دونوں ولیم کے کمرہ میں آئے ولیم کی مزاج پرُسی کے بعد باربرا نے اسابل سے کہا۔

باربرا۔ مجھے اور میرے شوہر کو پسند نہیں کہ تم بچوں کو اتنے قیمتی تحفے لاکر دو تمہاری پوری تنخواہ خرچ ہوتی ہوگی آئندہ کچھ دینے کی ضرورت نہیں۔

اسابل۔ میں لے والی اور وارث ہوں میرے دنیا میں کوئی نہیں۔ مجھے ان بچوں سے محبت ہے۔ لہٰذا ان پر خرچ کیا کرتی تھی۔ اگر آپ کا حکم نہیں تو آئندہ سے احتیاط برتوں گی۔

باربرا۔ خدا حافظ .... اب رات بہت ہوگئی ہے تم بھی آرام کرو۔

سولھواں باب

ولیم کی موت

ماں کی محبت دنیا میں نعمت عظمیٰ ہوتی ہے۔ اپنا عیش و آرام اولاد پر سے قربان کر دیتی ہے۔ اگر ذرا بال بیکا ہو تو راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اسابل بھی آخر ماں تھی۔ ولیم کو تو ہمیشہ پیش ہیں رکھا تھا۔ تیس دصار کا دودھ پلایا تھا۔ ماستے کے جوش سے بیقرار تھی۔ ولیم کی حالت روز بروز خراب ہو رہی تھی۔ آج اس کو بخار تیز تھا۔ یکایک اس نے آنکھیں کھولکر اسابل کی طرف حسرت و یاس سے دیکھا۔ اُن پیاری پیاری آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اسابل پریشان ہو گئی اور گھبرا کر پوچھا کہ کیا حالت ہے۔ تمھیں معمولی سا بخار ہے۔ ایک دو دن میں چنگے ہو جاؤ گے۔

ولیم۔ میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ اگر آج بچ بھی گیا تو کل کا دن نہ جھیلیگا۔ میں موت کی بھیانک شکل دیکھتا ہوں۔ ابا۔ لوسی اور اماں جان دعوت سے ابتک واپس نہیں آئے۔ حسرت تھی کہ مرنے سے پہلے انہیں ایک مرتبہ پھر دیکھ لوں۔

ان یاس آمیز باتوں سے اسابل کے ہاتھ سے صبر و قرار کا دامن

چھوٹ گیا۔ دل پر ایک تیر لگا کہ آنسو جاری ہو گئے۔ بمشکل تمام اپنے آپ کو سنبھالا اور بیمار بچہ کی پیشانی کو بوسہ دیکر کہا۔

اسابل ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تم خواہ مخواہ اپنی زندگی سے مایوس ہوتے ہو۔ دنیا میں کون بیمار نہیں ہوتا۔

ولیم ۔ ایک سال سے زیادہ ہو گیا کہ بخار دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک لمحہ کو بھی نہیں چھوڑتا۔ میں نہایت خاموشی سے ایک ہولناک غار کی طرف جانیکی تیاری کر رہا ہوں جس کا خوف میرے تن بدن میں لرزہ پیدا کر دیتا ہے۔ افسوس میں نے دنیا میں کچھ نہ دیکھا لیکن اچھا ہے موت آنے دو ان کی بیماری سے نجات دیگی۔ مرنے کے بعد نہ درد ہوگا نہ دکھ آرام وچین کی زندگی بسر ہوگی۔ ہاں! خوب یاد آئی۔ یہ تو بتاؤ کہ میری ماں وہاں ملیں گی۔ میں انہیں اچھی طرح نہیں پہچانتا۔ وہاں کس طرح سمجھوں گا کہ میری ماں یہی۔

اسابل نے سر بچہ کے سینہ پر رکھدیا اور رو کر کہنے لگی کہ گو تم اس کو بھول گئے ہو لیکن وہ تمہیں نہیں بھولی۔

ولیم ۔ لیکن یہ کیسے یقین کیا جائے کہ وہ جنت میں ہونگی کیونکہ تم جانتی ہو کہ وہ والد کے ساتھ وفادار نہیں رہیں اور ہم لوگوں سے ان کو محبت نہ تھی اگر مرتے مرتے بھی اپنے گناہوں سے معافی نہ چاہی ہو تو۔

اسابل ۔ پیارے ولیم تمہاری ماں نے تم لوگوں کو چھوڑ کر بڑی مصیبتیں اٹھائیں۔ تمام عمر اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہی گزری۔ اس کو اپنی

اولاد سے بے انتہا محبت تھی۔

ولیم۔ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا۔

اسابل۔ اُس سے ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی بیچاری نے رو رو کر اپنی تمام کہانی سنائی وہ کہتی تھی کہ اس دنیا میں میرے لئے راحت نہیں جنت میں اپنے بچوں کو سینے سے لگاؤنگی۔ خدا گناہ کا بخشنے والا ہے۔ اُس کو قوی اُمید تھی کہ اس کا گناہ بخش دیا گیا۔

ولیم۔ مجھے سنبھالو میرا دل گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد کار لائل مع لوسی اور آرچی بولڈ کے ولیم کے کمرہ میں آیا۔ مرتے ہوئے بیٹے کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

ولیم۔ لوسی۔ خدا حافظ و ناصر..........!

لوسی۔ میں اب کہیں نہیں جاتی۔ پھر خدا حافظ کہنا بے معنی ہے۔

ولیم۔ میں جنت کو سدھار رہا ہوں۔ لوسی۔ وہاں اماں جان سے ملاقات ہوگی۔

لوسی رونے لگی باپ نے تسلی و تشفی دیکر بیٹی کو رخصت کیا۔

مصیبت کی ماری آسابل کمرے کے اندر ایک کونے میں رومال منہ پر رکھے زار و قطار رو رہی تھی کس بیکسی کا یہ عالم ہے کہ بیٹا دم توڑ رہا ہے اور ماں کو تسکین دینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

کار لائل کے آنکھوں میں آنسو بھرے تھے وہ بچے کے چہرہ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

کارلائل کے آنکھوں میں آنسو بھرے تھے وہ بچے کے چہرہ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

ولیم ۔ ابا جان! آپ آنسو نہ بہائیے میں مرنے سے نہیں ڈرتا حضرت عیسیٰ مجھے لینے آرہے ہیں ۔

کارلائل ۔ شاباش میرے بہادر لڑکے۔ مرنے سے کسی کو نہ ڈرنا چاہیے۔ تم دائمی راحت اور آرام کی جگہ جا رہے ہو۔ ہر شخص کو مرنا لازمی ہے صرف آج اور کل کا فرق ہے تم چلو ہم بھی پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

ولیم کی سانس اب زور زور سے چل رہی تھی۔ دم ٹوٹ گیا تھا۔ نبض غائب ہو رہی تھیں۔ روح و بدن میں کشمکش ہو رہی تھی۔

کارلائل ۔ ولیم میں ابھی آتا ہوں تم گھبرانا نہیں تمہاری ماں کو لینے جا رہا ہوں وہ اپنے بھائی سے ملنے گئی ہیں۔

ولیم ۔ ابا جان! میرا آخری سلام قبول کیجئے۔ خدا حافظ، شاید اب آپ سے ملاقات نہ ہو سکے۔

کارلائل کو یہ خبر نہ تھی کہ بیٹا چند ساعت کا مہمان ہے۔ اس کا رخصت ہونا تھا کہ اسابل تیر کی طرح بچے کے قریب آئی۔ اپنی دونوں باہیں بچے کے گلے میں حمائل کر دیں اس وقت بھی اسابل کی ہمت نہ پڑی کہ مرتے ہوئے بیٹے سے کہدے کہ وہ اس کی اصلی ماں ہے۔ اسابل خدا سے دعا کر رہی تھی کہ بچہ کو موت کی تکلیف سے بچائے وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہی تھی۔ اس کی آخری تمنا یہ تھی کہ جنت میں اس بچے کے ساتھ رہنا نصیب ہو وہ ابھی خیالات میں ڈوبی ہوئی تھی کہ جوسی قریب آئی۔ بچہ کو دیکھا اور

چیخ مار کر کہنے لگی ۔ کہ تم نے مجھے بلایا تھا۔ خاموش کیوں ہو گئے ۔ اسابل اوچھل پڑی نبض پر ہاتھ رکھا تو وہ ساکت تھی دل کی حرکت بند رنگ زرد اور ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے تھے ۔

بیٹے کے غم نے اسابل کو بدحواس کر دیا۔ وہ بے ساختہ ہائے ولیم کہکر لاش پر گر پڑی ۔ جوسی نے اس حالت میں میڈم وائن کو بغور دیکھا۔ اور پہچان گئی کہ آیا کے بھیس میں اس کی اصلی مالک اسابل ہے ۔ اُس کو خوف ہوا کہ کہیں راز فاش نہ ہو جائے۔ لہذا اسابل کو پکڑ کر کہا ۔

جوسی ۔ بیگم صاحبہ آپ نے غضب کیا۔ خدارا یہاں سے دوسرے کمرے میں چلئے ۔

اسابل ۔ میں اپنے بچوں سے جدا نہیں رہ سکتی تھی ۔ اب چونکہ راز فاش ہو گیا میں اِس گھر میں نہ ٹھیرونگی خدارا تم راز افشا نہ کرنا ۔

اسابل نے مردہ لاش کا آخری بوسہ لیا اور جوسی نے اُس کو زبردستی پاس والے کمرہ میں بند کر دیا۔

ہاں اے اولاد والی ماؤں ولیم ماں کے سامنے حسرت ویاس کی باتیں کرتے کرتے مر گیا۔ اسابل غریب اسابل ۔ بیکس اسابل راز افشا ہونے کے خوف سے رو بھی نہیں سکتی تھی ۔

بے ثباتی دہر کی مثال اُس شگفتہ پھول سے دیجا سکتی ہے جسکو شاخ سے جدا ہوتے دیر نہیں لگتی کہ باد مخالف کا جھونکا اُس کے قلب وجگر کو کملا کر اس کی نازک اور لطیف پنکھڑیاں منتشر کر دیتا ہے ۔ ایک آن واحد

میں وہ شگفتگی اور خوش رنگی رفوچکر ہو جاتی ہے۔ وہ بہار کا عالم، وہ رنگ و روپ، وہ شان دلربائی، نام کو باقی نہیں رہتی زمانہ کے دست ستم سے کسی کو رہائی نصیب ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔ پیاری پیاری صورتیں جو آغوش محبت میں پلیں اور چشم الفت میں پروان چڑھیں آج ان کا نشان بھی باقی نہیں رہا۔ ہزارہا پیار ارمان اس دار فانی سے اٹھ گئے لیکن اب قبر میں اگر کچھ مل سکتا ہے تو بیکسی و تنہائی اور حسرت و ارماں کا ہجوم ہوگا جو گذشتہ واقعات پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہے ہوں گے دنیا کی نیرنگیاں ہم کو روزمرہ سبق دیتی ہیں کہ یہ دلچسپیاں ایک دن مٹنے والی ہیں، یہ رنگارنگ صورتیں سب خیالی تصویروں کے گلدستے ہیں جن کو کہ دست تخیل نے آراستہ و پیراستہ کیا۔ چشم بینا رکھنے والے دنیا کی ہر چیز میں فنا کی ہلکی ہلکی جھلک نمودار پاتے ہیں۔ اے دنیائے فانی پر مرنے والو! عبرت خیز ہے اس کا منظر۔ عقل کی آنکھ سے شبنم کا گرنا اور غائب ہونا دیکھو۔ بہار و خزاں کا ساتھ آنا مشاہدہ کرو۔ بزم نشاط کے بعد غم و الم میں مبتلا ہونا یقینی ہے زندگی اور موت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

سبز پتوں کا گرنا بالکل ہماری عمر سے مشابہ ہے۔ پھول ہماری زندگی کے مانند کمھلا رہے ہیں۔ بادل ہمارے تخیل کی طرح غائب ہوتے ہیں روشنی ہماری سمجھ کی طرح دھندلی ہو رہی ہے۔ غرض یہ کہ ہر چیز ہماری فانی ہستی سے تعلق گہری رکھتی ہے۔ اسابل کی زندگی خود دنیا کی بے ثباتی کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ اس حسن کی دیوی کو اس بیدردی اور شرافت

کے مرقع کو ایسی ایسی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بیٹے کا غم معمولی غم نہیں ہوتا۔ جن کی اولاد ہے اُن سے اُن کا بچھڑنا پوچھو۔ زندگی موت سے بدتر ہو جاتی ہے۔ اسابل پہلو میں دردمند دل رکھتی تھی۔ بیٹے کی موت نے اُس کو زندہ درگور کر دیا۔ وہ ولیم کی موت کے بعد آج تک کمرہ سے باہر نہ نکلی۔ ہر وقت سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا۔ راتیں کروٹیں بدلتے گزر جاتی تھیں۔ کبھی دل پکڑ کر بیٹھ جاتی تھی اور کبھی اُٹھکر کمرے میں ٹہلنے لگتی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کارلائل کو بھی ولیم کے مرنے کا صدمہ ہوا تھا۔ لیکن ماں کی محبت اور باپ کی الفت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی اثنا میں باربرا کو معمولی سا بخار اور حرارت شروع ہو گئی تھی لہذا وہ بغرض تبدیل آب ہوا۔ باہر گئی ہوئی تھی۔ بچے کارنیلیا کے پاس رہنے کو بھیج دے گئے تھے۔ بچوں کا موجود نہ رہنا مسنر نائو پر لیک اور تنا زیادہ نہ ہوا۔ اسابل کا دل بچوں سے تھوڑا بہت بہل جاتا تھا۔ اُن کی جدائی سے اُس کی حالت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ زندگی کی اُمید منقطع ہو چلی تھی۔ بخار ہمیشہ رہتا تھا۔ کمزوری اور نقاہت کا یہ عالم تھا کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو گیا تھا۔

ستھواں باب

اسابل کی موت

اسابل بستر مرگ پر پڑی ہوئی حسرت و یاس سے کمرہ کو تک رہی ہے تازہ ہوا آنے کے لیے کھڑکیاں کھول دی گئی ہیں - عینک اور ٹوپیا سرہانے رکھا ہے بیکسی اور کس مپرسی کا عالم ہے - جوسی خاموش ایک کونے میں کھڑی ہوئی مرنے والی کے چہرہ کو دیکھ رہی ہے کہ کسی کے قدموں کی آہٹ - نے مریض کو چونکا دیا - اسابل نے آنکھیں کھولیں اور جوسی سے کہا -

اسابل - جوسی میرا دم اُس وقت تک نہ نکلے گا جب تک اپنے شوہر سے خطا کی معافی نہ مانگ لوں - میں کارلائل سے ملنا چاہتی ہوں -

جوسی - بیگم صاحبہ ایسا نہیں ہو سکتا - یہ ناممکن ہے -

اسابل - میرے خیال میں اس میں کوئی ہرج نہیں - میرے مرنے میں چند ساعت کا وقفہ ہے تم نے میرے بچوں سے نہ ملنے دیا - ایسا نہیں ہو سکتا - میں کارلائل سے ضرور ملونگی -

جوسی - میں آپ کی وفادار نوکر ہوں - مجھے ڈر ہے کہ کارلائل خفا نہو - میرے خیال میں آپ کا اُن سے ملنا بہتر نہیں - اسی اثنا میں ایک

آواز آئی جس نے جوسی کو فوراً طلب کیا۔ جوسی آسابل کو چھوڑ کر کارلائل کے پاس حاضر ہوئی۔

کارلائل ۔ سیڈم وائن کی کیا حالت ہے۔

جوسی ۔ ان کی حالت بہت خراب ہے۔

کارلائل ۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں تم اطلاع کردو۔

جوسی ۔ حضور آپ کا ملنا مناسب نہیں۔

کارلائل ۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اچھا کھانا حاضر کرو میں کھانا کھا کر سیڈم وائن سے ملاقات کرونگا۔

کارلائل نے بمشکل سے کھانا شروع کیا ہوگا کہ اس کی بہن کارنیلیا آئی معمولی سی گفتگو کے بعد کارلائل نے کہا کہ سیڈم وائن کی حالت بہت خراب ہے۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ان کی یوں ہی سی طبیعت خراب ہے لیکن ابھی جوسی کہہ رہی تھی کہ بچنے کی کوئی امید نہیں۔

کارنیلیا ۔ مجھے خبر بھی نہیں بیچاری بڑی غریب اور شریف عورت ہے۔ میں ابھی اس کی مزاج پرسی کو جاتی ہوں۔ یہ کہکر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سیڈم وائن کے کمرہ پر آکر آواز دی۔

جوسی ۔ آپ اندر تشریف نہ لائیے۔

کارنیلیا ۔ تو مجھے روکنے والی کون ہوتی ہے۔ ہٹ دماغ چل گیا ہے۔

کارنیلیا ۔ اندر گئی۔ حیف صد حیف۔ سیڈم وائن نے عینک سے اپنی آنکھوں

کو چھپا سکتی تھی نہ ٹوپے سے اپنی پیشانی کو پوشیدہ کرنے کی سکت تھی۔ اُس کا زرد چہرہ تکیوں پر رکھا تھا۔ کارنیلیا تعجب سے سرہانے کھڑی تھی۔ میڈم وائن نہیں بلکہ آسابل کا مجسمہ اُس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ گو شکل ایک حد تک تبدیل ہو گئی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک نظر ڈالتے ہی دیکھنے والا کہہ سکتا تھا کہ یہ صورت اسابل کی ہے چاندی سے بال اُسکے دونوں شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں وہ ہی غم و الم کی جھلک موجود تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ کارنیلیا نے نہایت نرمی اور ہمدردی کے لہجے میں پوچھا کہ تم نے اس گھر میں آنے کی کیسی جرأت کی۔

اسابل ۔ (نہایت عاجزی سے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھکر) میں اپنے بچوں کو دیکھنے کو تڑپتی تھی۔ اُن سے جدا نہ رہ سکی۔ اب طعنے دینے کا وقت نہیں۔ میرے مرنے میں چند ساعت باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے گناہوں کا جواب دینے جا رہی ہوں۔

کارنیلیا ۔ کیا تم نے میری وجہ سے اپنا گھر اور بال بچے چھوڑے تھے۔

آسابل ۔ نہیں! گو تم نے میری زندگی دوبھر کر دی تھی لیکن میری فراری کا سبب یہ نہ تھا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ للہ مجھے معاف کرو۔ میری ایک آخری تمنا ہے اور مجھے قوی اُمید ہے کہ تم اُسے پورا کر سکتی ہو میں مرنے سے پہلے کارلائل سے ملنا چاہتی ہوں۔ صرف ایک منٹ کیلئے میں اُس کی زبان سے سننا چاہتی ہوں کہ اُس نے مجھے معاف کر دیا۔

تاکہ اطمینان سے دم نکل سکے۔

کارنیلیا نے آسابل کو اطمینان دلایا اور کارلائل کو بلا بھیجا۔

کارلائل ۔میڈم وائن کی حالت کیا درحقیقت خطرناک ہے۔

کارنیلیا۔ وہ تم کسے ملنا چاہتی ہے۔

کارلائل اندر داخل ہوا۔ کارنیلیا اور جوسی کمرے کے باہر ٹھیر گئے۔ کارلائل آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا بیمار کے قریب پہونچا۔ اُن نظر پڑنا تھی کہ اُچھل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اُس کی پہلی بیوی آسابل بستر مرگ پر پڑی ہوی زندگی کی آخری سانس لے رہی ہے۔ کارلائل کبھی بالوں کو اور کبھی پیاری پیاری غمگین آنکھوں کو دیکھتا تھا۔

اسابل ۔کارلائل! میں بغیر تم سے ملے ہوئے نہیں مر سکتی تھی۔ لہذا اتنی تکلیف دی گئی۔ مجھے معاف کرو تاکہ آسانی سے میری دم نکل جائے۔ مجھے نفرت کی نگاہوں سے نہ دیکھو۔ صرف ایک منٹ مجھ سے باتیں کرلو۔ خدارا مجھے معاف کرو۔

کارلائل ۔کیا تم درحقیقت آسابل ہو یا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ کیا تم ہی میڈم وائن کی بھیس میں تھیں۔

اسابل ۔ریل کے حادثہ سے بچ گئی تھی۔ کاش کہ میں اسی وقت مرجاتی میری شکل وصورت میں تبدیلیاں واقع ہوگئی تھیں۔ میں تم سے اور بچوں سے جدا نہیں رہ سکتی تھی۔ لہذا ایسی جرأت ہوئی۔ میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ میری خطا معاف کرو۔ مجھ سے حماقت ہوئی۔ میں

پاگل تھی حسد نے میرے تن بدن میں ایک آگ لگا رکھی تھی - مجھ سے گناہ کبیرا سرزد ہوا لیکن اس کی سزا بھی خوب بھگت لی - مجھے یقین ہے کہ خدا نے میرا قصور معاف کیا اب تم بھی مجھے معاف کرو۔

کارلائل - تمہارے بھاگنے کا کیا سبب تھا۔

اسابل - مجھے تم سے بید محبت تھی چند وجوہ سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ تم مجھے نہیں چاہتے اور دوسری عورت سے محبت کرتے ہو۔ حسد نے مجھے اندھا کر دیا۔ کمبخت لیویسن نے مجھے بدلہ لینے پر امادہ کیا اور میں اُس کی باتوں میں آگئی۔

کارلائل - میں تمہیں معاف کرتا ہوں لیکن ان واقعات کو بھول نہیں سکتا۔

آسابل - میں تمہیں گذشتہ محبت کا واسطہ دیتی ہوں کہ ان باتوں کو اب بھول جاؤ - ہائے کیا دن تھے جب میں تمہاری بیوی تھی - تم مجھ سے محبت کرتے تھے - اور میرے عیش و آرام کی حتی الامکان کوشش کیا کرتے تھے - پھر وہ زمانہ آیا کہ میں اسی گھر میں تمہاری بیوی کے ساتھ رہی تمہیں اس سے محبت کرتے ہوئے اور جو میرا حق تھا اُس کو ملتے ہوئے دیکھا - مجھے تمہاری محبت کی قدر تمہیں چھوڑ کر ہوئی - ولیم کو مرتے ہوئے ان آنکھوں نے دیکھا - اُس کی بیماری کے زمانہ میں تم سے زبان کھول کر نہ کہہ سکی کہ بچہ مر رہا ہے - جب وہ مر گیا تو تمہیں مجھے دلاسا دینا چاہئے تھا۔

کارلائل ۔ خطا کس کی تھی ۔

اسابل ۔ خطا دراصل میری تھی اور میں نے ہی بھگتا ۔ میں ولیم کے پاس جارہی ہوں ۔ لیکن لوسی اور آرچی بولڈ کو تمہارے پاس چھوڑے جاتی ہوں ۔ کہیں ایسا نہ کرنا کہ ماں کی بیوفائی کا بدلہ معصوم بچوں سے لو ۔ یا نئی بیوی کی اولاد کے سامنے اُن کو بھول جاؤ ۔ پیارے کارلائل اب میں تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہوں ۔ تم نے شادی کے وقت میرے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا مرنے سے پہلے مجھے آخری بوسہ دے لو ۔

کارلائل کو اب تابِ ضبط باقی نہ رہی اُس کے آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ۔ اُس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بکھرے ہوئے بالوں کو چہرہ پر سے علیحدہ کیا اور اسابل کے رخسار کا بوسہ لیا ۔

اسابل ۔ کارلائل ! خدا حافظ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب میں رخصت ہوتی ہوں اور غالباً ہمیشہ کے لئے تم سے جدا ہو رہی ہوں ۔ مجھے قوی امید ہے کہ خدا نے مجھے معاف کردیا اب انشاء اللہ جنت میں تم سے ملاقات ہوگی ۔ وہاں تم میرے اور میں تمہاری ہوں گی ۔ ولیم میرا انتظار کر رہا ہوگا ۔ بس آخری وصیت ہے ۔ ۔ ۔ کہ میری یاد کو دل سے نہ بھلانا ۔ یہ کہتے کہتے اسابل کی آنکھیں پھر گئیں ۔ موت کا پسینہ آنے لگا ۔ کارلائل کارنیلیا کو بلانے چلا ۔ ادھر کارلائل کا کمرے سے نکلنا تھا اُدھر اسابل کی

روح نے قفس عنصری سے پرواز کی۔
تجہیز و تکفین کی رسم ادا ہوئی۔ لیکن نہایت خاموشی کے ساتھ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائی کہ میڈم دائن کون تھی۔ اس کی قبر اُس کے باپ کے پہلو میں بنائی گئی۔

تمت بالخیر

کتبہ محمد شفیع الدین کاتب (کوہیری)

"ارنسٹ"

آسکر وائیلڈ کے مشہور شاہکار "دی امپارٹنس آف بی انگ ارنسٹ" کو ملک کے مشہور ادیب اور ممتاز انشاپرداز مولانا تمکین الکاظمی و مولانا سعیدی نے نہایت ہی عمدگی سے اردو کا جامہ پہنایا ہے حتی الامکان مصنف کے طرز بیان اور ندرت تخیل کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے اور ایک حد تک کامیاب بھی رہے ہیں ادیب جلیل حضرت جوش (علیگ) ادیب شہیر حضرت جوش ملیح آبادی ناظر دارالترجمہ عثمانیہ حیدرآباد مشہور انشاپرداز مولوی انیس مجتبیٰ صہبا زبیری مارہروی (علیگ) اور خواجہ مسعود ذوقی بی اے (علیگ) نے اس کتاب پر تعارف، پیش لفظ وغیرہ لکھ کر اس ترجمہ کو اور اہم بنا دیا ہے۔ آسکر وائلڈ اور تمکین الکاظمی و سعیدی صاحبان کے فوٹو بلاک بھی موجود ہیں لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ نفیس پاکٹ سائز قیمت ۸؍ -

پتہ

مکتبۂ ابراہیمیہ امداد باہمی اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن

تذکرۂ ریختی

اردو شعرائے کے تذکروں میں یا تو ریختی کلام ہے ہی نہیں یا ہے بھی تو نہایت مختصر سوائے رنگین انشا جان صاحب کے اور کسی کا کلام نظر ہی نہیں آتا۔

ملک کے مشہور ادیب اور انشاپرداز مولوی سید تمکین کاظمی نے نہایت ہی تحقیق سے ریختی کہنے والے تقریباً پچاس شعراء کا کلام اور حالات جمع کرکے چھوٹی تقطیع پر نہایت ہی عمدہ طبع کرائے ہیں اور ریختی کی شاعری پر ایک بسیط اور فاضلانہ مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ، پاکٹ سائز، ٹائٹل پیج رنگین۔ قیمت عہ۔

ملنے کا پتہ

مکتبۂ ابراہیمیہ امداد باہمی (محدود) اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن